

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (القرآن)  
 بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (ابن ماجہ)  
 کہتے ہیں کہ درخواستی کا ہے اندازِ بیان اور (القرآن)

خطبات  
 کی دنیا کا  
 شاہکار

# خطباتِ درخواسی

(متفرق اسلامی خطبات)

جلد چہارم

از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخواسی کے علمی جانشین  
 شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والتفسیر  
 شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی نور اللہ  
 حضرت مولانا بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
 شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی امین وناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

مولانا محمد علی باغچیان درخواسی

مترجم

ناشر مہتمم مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شریعہ درخواسی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور گرین ٹاؤن ضلع رحیم یار خان  
 مرکزی  
 Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448

# صاحب تصنیف - ایک نظر میں

نام	مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی ابن مولانا عبدالرؤف صاحب درخواستی
ولادت	۱۳ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق 1947ء
وفات	۱۰ شعبان المعظم بروز جمعہ المبارک ۱۴۴۷ھ مطابق 24 اگست 2007ء
نماز جنازہ	آپ کے بڑے صاحبزادہ و جانشین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے پڑھایا
تعلیم	مکمل درس نظامی و دیگر علوم و فنون ۱۳۸۶ھ
تدریس	حدیث - تفسیر - فقہ - و دیگر اسلامی علوم کی تدریس - جامعہ مخزن العلوم خان پور ۲۰ سال دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ۱۸ سال
جانشین	علمی جانشین - شیخ الاسلام حافظ الحدیث و القرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ
اجازت	جنید وقت حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ - حافظ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ
خلافت	مرشد العلماء حضرت مولانا عبدالحی صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مناصب	1 - شیخ الحدیث و شیخ التفسیر و رئیس دارالافتاء - جامعہ مخزن العلوم خان پور ۱۵ سال - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور ۲ سال جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور ۱۸ سال 2 - بانی - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور - تاسیس 1987ء - بانی - جامعہ عائشہ صدیقہ اللہ بنات خان پور تاسیس 1987 بانی - مکتبہ شیخ درخواستی خان پور تاسیس 1997 3 - مہتمم - دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور 1985-1986 - مہتمم - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور 1987 تا 2007ء 4 - امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان 1987 تا 2007ء 5 - مرکزی سرپرست اعلیٰ - جمعیت علماء اسلام پاکستان 1995 تا 2007ء
تصانیف	تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں



# صاحب تصنیف۔ ایک نظر میں

مولانا حماد اللہ صاحب درخواسی ابن مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ

نام

۷ جمادی الثانی بروز سوموار ۱۳۸۹ھ مطابق 1969ء

ولادت

حفظ قرآن مجید ستی درخواسی۔ دادا جان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس 1980ء تکمیل درس نظامی و دیگر علوم و فنون۔ 1989ء

تعلیم

حدیث تفسیر۔ فقہ۔ و دیگر اسلامی علوم کی تدریس جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور۔ 1990ء سے 2012ء جامعہ مخزن العلوم خانیور 2013ء سے 2015ء، مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خانیور، 2016ء سے تا حال

تدریس

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ

جائشیں

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ

اجازت و خلافت

1- مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مناصب

2 مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

3 نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

4 چیرمین: شیخ درخواسی ٹرسٹ خان پور

5- مدیر۔ مکتبہ شیخ درخواسی خان پور

6- مہتمم۔ جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات خان پور

تصانیف کی فہرست بیک ٹائٹل پر ملاحظہ فرمائیں

تصانیف



ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكَ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ شَيْءٍ مُّبِينٍ  
 کہتے ہیں کہ درخواسنی کے انداز بیان اور گفت



# خطبات درخواسنی

جلد چہارم

(متفرق اسلامی خطبات)

ترجمات

شیخ مولانا تھریف علی شاہ صاحب  
 شیخ الحدیث ماسٹرین اسلام آباد اسلامیہ کالج کراچی  
 شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواسنی صاحب  
 حضرت مولانا بانی مرکزی جامعہ اسلامیہ مسعود خان پور

شیخ الحدیث حضرت درخواسنی کے جانشین  
 شیخ الحدیث ماسٹرین خلیفہ اسلام

شیخ طریقت حضرت مولانا  
 حماد اللہ درخواسنی مدظلہ مولانا درخواسنی

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
 نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

مولانا محمد انجمن خان درخواسنی

نائب مہتمم: مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

پیش

مکتبہ اشرفیہ درخواسنی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
 Web: www.shakhudarkhwasti.org Mob: 0300-0939138

## ضابطہ

جملہ حقوق طبع و نشر بنام مکتبہ شیخ درخواسی محفوظ ہیں

نام کتاب \_\_\_\_\_ **خطبات درخواسی** (جلد چہارم)

شیخ طریقت شفیق الرحمن درخواسی مدظلہ  
حضرت مولانا

شیخ طریقت حماد اللہ درخواسی مدظلہ  
حضرت مولانا

ازافادات \_\_\_\_\_

تاریخ طباعت: جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ جنوری 2021ء

تعداد طبع اول: 1100

طباعت باہتمام: شبیر احمد فاروقی

## فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
52	ایمان کا ذائقہ	15	انتساب
52	ایمان اور اسلام کی علامت	16	پیش لفظ
53	ایمان اور استقامت	18	حدیث دل
54	تکمیل ایمان	28	کلمات لطیف
54	ایمان اور امانت		فضائل ایمان
54	ایمان کی عظمت	35	ایمان کی فضیلت
55	اسلام کی وسعت	36	ایمان اور اسلام
55	منافع کی چار نشانیاں	37	احسان و اخلاص
56	فطرت نہیں بدلتی	38	ایمان قرآن کی روشنی میں
56	ایمان اور تقویٰ	50	ایمان احادیث کی روشنی میں
58	اسلام کی ابتدا	50	اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے
58	اسلام کی انتہا	50	اسلام کی 70 سے زائد شاخیں ہیں
	فضائل استقامت	51	کامل مسلم
61	استقامت قرآن کی روشنی میں	51	کامل مومن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
77	نماز قرآن کی روشنی میں	62	استقامت حدیث کی روشنی میں
81	نماز احادیث کی روشنی میں	63	استقامت تاریخ کی روشنی میں
	فضائل رمضان	63	امام ابوحنیفہؒ کی استقامت
96	آیت کا مطلب	63	امام مالکؒ کی استقامت
97	حدیث کا مختصر مفہوم	64	امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت
98	فضائل رمضان ارشاداتِ نبویؐ کی روشنی میں	64	شاہ ولی اللہؒ کی استقامت
		64	شاہ عبدالعزیزؒ کی استقامت
101	روزہ کی حقیقت و آداب	64	مجدد الف ثانیؒ کی استقامت
103	رمضان اور حضورؐ کی سخاوت	64	مرزا مظہر جان جاناؒ کی استقامت
105	سحری و افطار کی فضیلت و اہمیت	65	علماء حق کی استقامت
106	افطار کس کے ساتھ افضل ہے	65	علماء دیوبند کی استقامت
107	افطار کی دعا		فضائل نماز
109	رمضان اور قرآن کی یاری	71	نماز کی عظمت
109	رمضان تربیت کا مہینہ	72	نماز کی فرضیت
110	رمضان اور رحمت کی برسات	73	پانچ نمازوں کی ابتدا
110	رمضان اور قرآن کی سفارش	74	نماز کی جامعیت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
134	حج عشق و محبت کا سفر (دوسرا منظر)	111	رمضان کی عظمت
140	حج عشق و محبت کا سفر (تیسرا منظر)	112	رمضان کی معنوی فضیلت
	فضائل زکوٰۃ	112	رمضان کی عظمت اس کے حروف سے
147	زکوٰۃ کی عظمت	113	رمضان کی فضیلت امور عظیمہ کی نسبت سے
151	زکوٰۃ کی فرضیت		
151	زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا	114	رمضان کا انتخاب
151	زکوٰۃ کے مصارف	115	تراویح میں رکعت
153	زکوٰۃ کا نصاب	116	رمضان اور حضورؐ کی بددعا
154	قابل زکوٰۃ اثاثے	117	رمضان کے وظائف
155	نا قابل زکوٰۃ اثاثے	118	نفل روزوں کا ثواب
156	زکوٰۃ قرآن کی روشنی میں		فضائل حج
159	زکوٰۃ احادیث کی روشنی میں	125	حج بیت اللہ قرآنی آیات کی روشنی میں
	فضائل جمعہ		
169	جمعہ کی عظمت	128	حج بیت اللہ نبویؐ ارشادات کے آئینے میں
170	جمعہ قرآن کی نظر میں		
171	جمعہ احادیث کی نظر میں	131	حج عشق و محبت کا سفر (پہلا منظر)



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	فضائل علم		فضائل عیدین
197	آیت کا مطلب	181	عیدین کی عظمت
198	حدیث کا مفہوم	181	عیدین کی نماز کا وقت
200	علم و اہل علم کے فضائل	181	عیدین کا ثبوت قرآن سے
	قرآن کی روشنی میں	182	عیدین کا ثبوت احادیث سے
202	علم و اہل علم کے فضائل	184	صدقہ فطر کے فائدے
	احادیث کی روشنی میں	184	پہلا فائدہ
209	علم و اہل علم کے فضائل	184	دوسرا فائدہ
	صحابہؓ و تابعینؒ کے آثار سے	184	عید کی رات کی فضیلت
210	عالم کیلئے اخلاص ضروری ہے	185	پانچ مبارک راتیں
211	علماء کے اقسام	185	عید کے دن کی فضیلت
212	علم دین چھپانے پر وعید نبویؐ	186	احکام عید الفطر
212	علم کے ساتھ عمل ضروری ہے	189	عید کی سویاں
213	عجائباتِ علم	189	عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ
215	علم کی ترقی کیلئے خصوصی وظیفہ	190	احکام عید الاضحیٰ
		193	عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
243	قرآن سے جواب دینے والی عورت		فضائل قرآن مجید
247	قرآن مجید جامع کتاب	220	آیت کا مفہوم
249	قرآن مجید کے پڑھنے کے آداب	223	حدیث کا مفہوم
250	پانچ مقبول نگاہیں	223	فضائل قرآن
251	قرآن عظیم الشان معجزہ		آیات قرآنیہ کی روشنی میں
253	قرآن اللہ کا خط انسانیت کے نام	228	قرآن جواب دیتا ہے
253	قرآن اور حفاظت خداوندی	230	فضائل قرآن
254	قرآن کا پیغام		ارشادات نبویہ کے آئینہ میں
254	خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ	238	قرآن مجید کی تاثیرات
255	قول شیخ الہندؒ	238	پہلا واقعہ
255	قول انور شاہ کشمیریؒ	239	دوسرا واقعہ
256	قرآن مجید کی آیات	239	تیسرا واقعہ
	اور سورتوں کے فضائل	240	چوتھا واقعہ
	فضائل قربانی	241	پانچواں واقعہ
265	سورہ کوثر کی تشریح	242	قرآن مجید کا سلف صالحین
268	حدیث کا مختصر مفہوم		میں ذوق

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
277	دوسرا امتحان	269	ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت
278	تیسرا امتحان	270	قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں
278	چوتھا امتحان	272	قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ میں
279	قربانی نہ کرے پر وعید نبوی	272	قربانی کی فضیلت
279	قربانی کی ابتدا	273	قربانی کرنے میں پیغمبر کا ہمیشہ والا عمل
	<b>فضائل درود شریف</b>		
287	درود شریف کی فضیلت قرآن میں	273	قربانی کرنے میں پیغمبر کا اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کرنے کا عمل
288	درود شریف کی فضیلت احادیث میں	274	قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر کا عمل
	<b>فضائل شب برأت</b>		
296	آیت کا مفہوم	275	دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر کا عمل
298	حدیث کا مفہوم		
299	دعویٰ راتیں	275	قربانی کے بارے میں صحابہ کا عمل
299	عمومی اور خصوصی دعوت	277	حضرت ابراہیم کے امتحانات
300	فرشتوں کی عید	277	پہلا امتحان

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
319	لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق	300	ماہ شعبان کی فضیلت
	راتوں میں تلاش کرو	302	شب برأت کے فضائل
321	آخری عشرہ میں پیغمبرؐ کا عبادت کیلئے اہتمام	304	شب برأت میں حضورؐ کا پہلا عمل
		305	شب برأت میں حضورؐ کا دوسرا عمل
321	لیلۃ القدر کی رات فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں	305	غافل انسان کا عمل
		308	حضرت عائشہؓ کی عظمت
322	لیلۃ القدر کی خصوصی دعا اور خصوصی وظیفہ	308	شب برأت میں 7 غلط کاروں کی بخشش نہ ہوگی
322	رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی فضیلت	310	شب برأت کا خصوصی وظیفہ
			<b>فضائل شب قدر و اعتکاف</b>
324	حضرت عائشہؓ کے امت پر احسانات	315	سورۃ القدر کی تشریح
		317	حدیث کا مختصر مفہوم
324	لیلۃ القدر کی علامات	317	لیلۃ القدر کی معنوی فضیلت
	<b>فضائل ذکر اللہ</b>	318	فضائل لیلۃ القدر
327	آیات قرآنیہ	318	سورۃ قدر کا شان نزول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
347	اللہ کا ذکر	329	احادیث نبویہ
347	عالم کی تسبیح	333	اللہ کے نام کی عظمت
	فضائل اہل اللہ	334	اللہ اور بندے کی دوستی
351	اہل اللہ کی شان	336	ذکر اللہ پر چار انعام
353	اہل اللہ کی صحبت	338	مجلس ذکر پر چھ انعام
354	اللہ تک پہنچنے کے راستے	338	دنیا ذکر اللہ کی وجہ سے قائم ہے
356	شریعت کا ادب	339	دنیا کی ہر چیز ذکر اللہ میں
357	اللہ کا گھر		مصروف ہے
357	مدارِ نجات اللہ کا فضل ہے	341	دنیا کی سب سے لذیذ چیز
359	حضرت اویس قرنیؓ کا واقعہ	342	آخرت کی سب سے لذیذ چیز
360	حضرت حسن بصریؓ کا واقعہ	344	دل کو پتھر نہ بنا
360	حضرت مالک بن دینارؓ کا واقعہ	344	سید اسماعیل شہیدؓ کا واقعہ
361	حضرت رابعہ بصریہؓ کا واقعہ	345	حضرت بشر حافیؓ کا واقعہ
362	حضرت فضیل بن عیاضؓ کا واقعہ	346	اللہ ہو کے بڑے مزے
362	ہارون الرشیدؓ کا واقعہ	346	سب کہو سبحان اللہ
363	جو اللہ کی مرضی	346	اللہ کا بیٹھا نام

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
377	بیعت کا ثبوت	364	جدھر مولیٰ ادھر شاہ دولہ
377	تین آیات قرآنیہ	365	اللہ والوں کی حکومت
378	تین احادیث نبویہ	366	آقا اور غلام
380	بیعت کا طریق	366	نوکر، غلام اور عبد کی مثال
382	ظاہر اور باطن	367	سلطان محمود غزنوی اور
383	نفس اور شیطان		لوٹڈی کا واقعہ
383	جنت و قدم پر	368	سلطان محمود غزنوی اور
384	کائنات کی تخلیق و تقسیم		ایاز کا واقعہ
384	تصوف و سلوک کی دس منزلیں	269	حضرت عبداللہ بن مبارکؒ
387	دل کو قابو میں لا		اور لوہا ہار کا واقعہ
388	اللہ دل میں رہتا ہے	370	شیخ سعید حلبیؒ کا واقعہ
389	اقسام صوفیائے کرام	371	مولانا جمال الدینؒ کا واقعہ
390	تصوف صوفیا کی نظر میں		<b>فضائل تصوف</b>
392	سلاسل تصوف	375	تصوف کی ضرورت
393	سلاسل اربعہ کی مثال	376	تصوف کی حقیقت
393	نفس کے اقسام	377	مرشد کی ضرورت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
404	(۱۲) حبِ نساء	394	شریعت کے احکام
408	ابدال بننے کے تین طریقے	394	پہلا مجاہدہ: اوصاف حمیدہ کو اپنانا
409	انسان پانچ قسم کے ہیں	395	دوسرا مجاہدہ: اوصاف مذمومہ کو چھوڑنا
409	انمول موتی		
410	کمال شاعری	395	اوصاف مذمومہ اور ان کا علاج
	فضائلِ صوفیا	395	(۱) کثرتِ اکل
415	حضرت رابعہ بصریہ کے اشعار	396	(۲) کثرتِ کلام
416	صوفی اللہ کا انتخاب	396	(۳) غصہ
416	صوفی کی حقیقت	397	(۴) حسد
417	صوفی کی توحید	398	(۵) بخل
418	صوفی کا علم	399	(۶) حبِ جاہ
419	صوفی کا حلم	400	(۷) حبِ دنیا
420	صوفی کی عبادت	401	(۸) تکبر
420	صوفی کی محبت	402	(۹) خود پسندی
421	صوفی کی توبہ	403	(۱۰) ریاء
422	صوفی کی تواضع	403	(۱۱) بد نظری

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
435	صوفی کا دن	423	صوفی کی متاع
435	صوفی کی رات	423	صوفی کا شیطان سے مقابلہ
437	صوفی کی خوشی	424	صوفی کا بیوی سے مکالمہ
437	صوفی کا غم	424	صوفی صانع کا نظارہ کرتا ہے
438	صوفی کی دعا	425	صوفی کی نظر
439	صوفی کا پیار	426	صوفی کا ہدیہ
439	صوفی کا دوست	427	صوفی کا دل
440	صوفی کا کعبہ	427	صوفی کی دولت
440	صوفی کی تاثیر	428	صوفی کا ایمان
441	صوفی کی عمر	429	صوفی کی طہارت
441	صوفی کا خاندان	430	صوفی کا وضو
442	صوفی کی صدا	430	صوفی کی نماز
443	صوفی کی گفتگو	431	صوفی کی زکوٰۃ
443	صوفی کا ذوق	432	صوفی کا روزہ
444	صوفی کی چاہت	432	صوفی کا حج
444	صوفی کا کشف	434	صوفی کی قربانی



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
448	صوفی کا خاتمہ	444	صوفی کی توجہ
449	علمی شجرہ	446	صوفی کا خواب
451	روحانی شجرہ	447	صوفی کے آنسو

## انتساب

خطبات درخواستی جلد چہارم کو اپنی اہلیہ محترمہ کے نام سے منسوب کرتا ہوں  
جنہوں نے دکھ اور سکھ خوشی اور غم میں میرا ساتھ دیا  
جن کے تعاون اور دعاؤں نے دین کے ہر شعبہ میں کام کو میرے لئے  
آسان کر دیا

جن کی شفقتوں نے خاندان کے لئے راحتیں پیدا کر دیں اور اولاد کیلئے  
حصولِ علم اور خدمتِ قرآن و حدیث کی راہیں آسان کر دیں  
دعا ہے کہ پروردگارِ عالم ان کو صحت و عافیت سے سرفراز فرمائیں  
بار بار حج اور عمرہ کی سعادت نصیب فرمائیں  
تمام عبادات و دینی خدمات کو مقبول و منظور فرمائیں  
آمین یا رب العالمین..... بجاہ سید المرسلین..... صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ عنہ  
صاحب اللہ درخواستی

کیم ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / اکتوبر 2020ء

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

خطبات درخواستی جلد چہارم اٹھارہ (۱۸) متفرق اسلامی خطبات پر مشتمل  
ایک عظیم الشان اور ناقابل فراموش مجموعہ ہے

جن میں سے چھ (۶) خطبات حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ ہیں  
جو مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں۔

فضائل علم، فضائل رمضان، فضائل قرآن، فضائل قربانی، فضائل شبِ برآة  
فضائل شبِ قدر و اعتکاف

جب کہ بارہ (۱۲) خطبات میرے بیان کردہ ہیں  
جو مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں

فضائل ایمان، فضائل استقامت، فضائل نماز، فضائل حج، فضائل زکوٰۃ، فضائل جمعہ  
فضائل عیدین، فضائل درود شریف، فضائل ذکر اللہ، فضائل اہل اللہ، فضائل تصوف  
فضائل صوفیاء یہ ۱۸ خطبات اپنی جامعیت و کاملیت کے اعتبار سے درحقیقت

۱۸ مقالات ہیں جن میں قرآن و حدیث کا خلاصہ و نچوڑ موجود ہے

تاریخ اسلام کی جھلکیاں اور بہترین اشعار کا انتخاب موجود ہے

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت و خدمت کو مقبول و منظور فرمائیں  
 کتاب کو مقبولیت و محبوبیت سے نوازیں  
 تمام مسلمانوں کے لئے نفع و ہدایت کا ذریعہ بنائیں  
 میرے لئے، میرے اساتذہ، میرے والدین  
 اور پورے خاندان کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنائیں!  
 آمین یا رب العالمین..... بجاہ سید المرسلین..... صلی اللہ علیہ وسلم

رضوانی اللہ  
 حماد اللہ درخواستی  
 یکم ربیع الاول ۱۴۴۲ھ / اکتوبر 2020ء

## حدیثِ دل

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت **حماد اللہ درخواستی** مدظلہ صاحب  
خطیب اسلام پیر طریقت مولانا

امین و ناشر  
علوم درخواستی

مہتمم۔ مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مرکزی راہنما۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان

نائب امیر مرکزیہ۔ مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

شیخ الاسلام و المسلمین امام المحدثین و المفسرین حافظ القرآن و الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نور اللہ مرقدہ کو پروردگار عالم نے بے مثال و لازوال محاسن و کمالات و اوصاف سے نوازا تھا۔ آپ کو علم و عمل..... صورت و سیرت..... کردار و اخلاق..... عادات و اطوار..... صبر و تحمل..... قناعت و توکل..... ایثار و قربانی..... تواضع و انکساری..... جو دوسخا..... حلم و حیا..... فقر و استغناء..... مہر و وفا..... زہد و تقویٰ..... جلال و جمال..... استقامت و استقلال..... احسان و اخلاص..... انعام و اکرام..... جامعیت و نافعیت..... راہنمائی و ہدایت..... رحمت و رأفت..... نصرت و اعانت..... غیرت و حمیت..... عفو و درگزر..... بے مثال حافظ و ذہانت..... اتباع قرآن و سنت..... حب رسول و اصحاب رسول..... حب رسول و آل رسول..... حب رسول و مدینۃ الرسول..... اعلاء کلمۃ اللہ..... اصلاح بین

الناس..... اصحاب علم و عمل سے قُرب و نزدیکی ارباب اختیار و اقتدار سے بُعد و دوری..... جیسی بے شمار اوصاف حمیدہ سے نوازا گیا تھا۔ اتنا کہ الفاظ ختم ہو جائیں لیکن اوصاف ختم ہونے میں نہ آئیں۔

اور پھر زندگی کی ہر ہر ادا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور آپ کی اداؤں کو اپنانے کا جذبہ۔

اس لئے ہر کام میں..... صورت و سیرت..... عادت و اطوار..... اخلاق و کردار..... چال و ڈھال..... تکلم و گفتگو..... پوشاک و لباس..... دن و رات..... ماہ و سال..... قول و قرار..... چلنا پھرنا..... اٹھنا بیٹھنا..... ہنسنا رونا..... رہن سہن..... خوشی و غم..... پیارے نبی کی پیاری اداؤں کو اپنایا جا رہا ہے۔ اور پھر یہی..... اوصاف حمیدہ..... عادات جمیلہ..... کمالات عجیبہ..... ہمیں شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کے علمی جانشین شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی نور اللہ مرقدہ میں منتقل ہوتی نظر آتی ہیں اسی وجہ سے آپ زندگی کی ہر ہر ادا میں درس حدیث ہو یا درس تفسیر شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ کی ہو بہو تصویر..... کاپی..... اور عکس جمیل نظر آتے ہیں۔

اسی وجہ سے جب آپ بیان کرتے تو یوں نظر آتا جیسے شیخ درخواستیؒ کی روح بول رہی ہو۔ دونوں کی زندگی کا مشن و نظریہ ایک۔ خدمت و اشاعت قرآن و حدیث دونوں کی عمر بھر کی جفاکشی۔ محنت۔ جہد مسلسل کا مقصد ایک اللہ کی دھرتی پہ اللہ کے بندوں کو اللہ کا نظام نصیب ہو جائے۔

وَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِمُسْتَكْبِرٍ  
أَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمَ فِي وَاحِدٍ

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

کی حیات اور وفات میں ایک حیرت انگیز مماثلت و مشابہت نظر آتی ہے۔

چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

پیدائش ماہ محرم الحرام میں۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش ماہ محرم الحرام میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

وفات ماہ اگست میں۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

وفات ماہ اگست میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

مَوْتُ الْفُجَاءِ نِعْمَةٌ۔ کے مصداق اچانک وفات۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

مَوْتُ الْفُجَاءِ نِعْمَةٌ۔ کے مصداق اچانک وفات۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

نماز جنازہ نارل اسکول خانپور کے وسیع و عریض میدان میں۔

☼ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

نماز جنازہ نارل اسکول خانپور کے وسیع و عریض میدان میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عظیم الشان نماز جنازہ۔ ہزاروں علماء و طلباء و اہل اللہ اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق

رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کی شرکت۔

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

عظیم الشان نماز جنازہ۔ ہزاروں علماء و طلباء و اہل اللہ اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کی شرکت۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان۔ احاطہ خاص۔ جسے حضرت لاہوریؒ نے جنت کا ٹکڑا کہا۔

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کا مدفن دین پور شریف کا قبرستان۔ احاطہ خاص۔ جسے حضرت لاہوریؒ نے جنت کا ٹکڑا کہا۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر قبر کا نہ بن سکنا۔ لیکن پھر اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا متوجہ ہونا۔ اور ہمسایوں کا جگہ دینا۔ اور قبر کا کشادہ ہو جانا۔

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

بظاہر جگہ کے کم ہونے کی وجہ سے موجودہ مقام پر قبر کا نہ بن سکنا۔ لیکن پھر اللہ رب العزت کے فضل و کرم کا متوجہ ہونا۔ اور ہمسایوں کا جگہ دینا۔ اور قبر کا کشادہ ہو جانا۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے جنازہ کے موقع پر آدھا دن سخت گرمی رہی اور پھر باقی آدھا دن بارش ہوتی رہی گویا کہ آپ کی وفات پر آدھا دن زمین روتی رہی اور آدھا دن آسمان روتا رہا۔

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی رحمۃ اللہ علیہ۔



آپ کے جنازہ کے موقع پر بھی اولاً آدھا دن سخت گرمی رہی پھر جیسے ہی جنازہ پنڈال میں لایا گیا تو ایک دم ٹھنڈی ہوا اور بادلوں نے پورے میدان کو گھیر لیا اور رحمت و سکینت کی گھٹا چھا گئی

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ پر زندگی میں ایک مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا اور اللہ رب العزت نے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ پر زندگی میں ایک مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا اور اللہ رب العزت نے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے مرشد قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دستار مبارک آپ کے سر پر رکھی تھی اور آپ کی دستار بندی کرائی تھی۔ اسی وجہ سے آپ کو فنا فی الشیخ کا مقام حاصل تھا

✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے مرشد شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کئی مرتبہ ختم بخاری شریف اور اجتماعات کے موقع پر اپنا رومال اور دستار مبارک پہنا کر آپ کی دستار بندی فرمائی اور آپ کو شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے القاب سے پکارتے رہے اور اپنی زندگی میں ہی حدیث اور تفسیر کی مسند کو آپ کے حوالے کیا۔ اور خود پس پردہ اسباق سنتے رہے اور دعائیں دیتے رہے۔ اسی وجہ سے آپ کو بھی فنا فی الشیخ کا مقام حاصل تھا۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

لفظ تو لفظ ہی سکھاتے ہیں  
 آدمی آدمی بناتے ہیں  
 مکتب عشق کا دیکھا یہ نرالا دستور  
 اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

حدیث۔ تفسیر۔ فقہ اور دیگر کتب کی تدریس میں پوری توجہ کتاب پر مرکوز رہتی خصوصاً  
 حدیث و تفسیر کے اسباق گھنٹوں چلتے رہتے لیکن ذوق تدریس اور توجہ میں کوئی کمی نہ آتی۔  
 ✨ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

حدیث۔ تفسیر۔ فقہ اور دیگر کتب کی تدریس میں پوری توجہ کتاب پر مرکوز رہتی۔ خصوصاً  
 حدیث و تفسیر کے اسباق میں سات سات، آٹھ آٹھ گھنٹے گزر جاتے لیکن نشست  
 تبدیل نہیں فرماتے تھے۔ ابتدا سبق سے لے کر اختتام سبق تک منظر یہی رہتا کہ.....  
 ہاتھ قرآن و حدیث پر..... نظر قرآن و حدیث پر..... توجہ قرآن و حدیث پر..... اور  
 جس ہیئت و نشست میں بیٹھتے آخر تک اسی کیفیت کو برقرار رکھتے۔ اور قرآن و  
 حدیث کی محبت اتنی غالب رہتی کہ نشست تبدیل کرنے کا خیال بھی نہ آتا۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
 یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے  
 یہ شہادت کہ الفت میں قدم رکھنا ہے  
 لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلمان ہونا  
 وَمِنْ مَّذَهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَكَلَامِهِ  
 وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُونَ مَذَاهِبٌ

ماہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم  
إلا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللہ رب العزت نے آپ کو بے مثال قوت حافظہ سے نوازا تھا جس کا اظہار درس و تدریس و وعظ و تبلیغ۔ اور خصوصاً دورہ تفسیر میں ہوتا تھا کہ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درس تفسیر جاری رہتا اور انتہائی پروقار سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں۔

❁ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

اللہ رب العزت نے آپ کو بے مثال قوت حافظہ سے نوازا تھا جس کا اظہار درس و تدریس و وعظ و تبلیغ۔ اور خصوصاً دورہ تفسیر میں ہوتا تھا کہ بغیر حواشی و اشارات کے سادہ قرآن مجید اپنے سامنے رکھتے اور مسلسل پانچ سے سات گھنٹے تک درس تفسیر جاری رہتا اور انتہائی پروقار سنجیدہ اور خوبصورت انداز میں قرآنی سورتوں اور رکوعات اور آیات میں یوں ربط واضح کرتے چلے جاتے جیسے ایک لڑی میں موتی پروئے جاتے ہیں۔ اور یوں لگتا کہ

بلبل چمک رہا ہے ریاض رسول میں۔

★ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

دوران سبق کسی اور طرف توجہ نہ فرماتے چاہے کوئی بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے کیونکہ جب حدیث یار چل رہی ہو تو آنے والوں کو کون پوچھتا ہے۔ آنے والے یا تو قال اللہ وقال الرسول والی مجلس کا حصہ بن جائیں یا پھر اپنی راہ لیں۔

❁ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

دوران سبق کسی اور طرف توجہ نہ فرماتے چاہے کوئی بڑے سے بڑا آدمی کیوں نہ آجائے کیونکہ جب حدیث یا رچل رہی ہو تو آنے والوں کو کون پوچھتا ہے۔ آنے والے یا تو قال اللہ وقال الرسول والیٰ مجلس کا حصہ بن جائیں یا پھر اپنی راہ لیں۔

درِ فیض محمدی واہے آئے جس کا جی چاہے  
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے  
مریضانِ گناہ کو دو خبر فیضِ پیمبر کی  
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب در خواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

درس گاہ میں دوران سبق کبھی کسی کی غیبت۔ عیب جوئی۔ الزام تراشی اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرمایا۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن در خواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

درس گاہ میں دوران سبق کبھی کسی کی غیبت۔ عیب جوئی۔ الزام تراشی اور کسی کی ذات کے بارے میں منفی تبصرہ نہیں فرمایا۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت  
جس کا جتنا ظرف ہے وہ اتنا ہی خاموش ہے  
نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے  
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی  
جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید جیتے ہیں  
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب در خواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کو روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام آئے  
 ✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔  
 آپ کو بھی روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام آئے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر  
 نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید این جا  
 کے بود یارب کہ زو در یثرب و بطحا کنم  
 گاہ بمکہ منزل گاہ در مدینہ جا کنم  
 آرزوئے جنت الماویٰ بروں کردم زدل  
 جہنم این بس کہ در خاک دلت ماوا کنم  
 خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را  
 ✽ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عمر بھر کا مشغلہ۔ توحید و رسالت کا اعلان  
 درس حدیث و قرآن۔ قریہ قریہ حق کا بیان  
 ✽ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔

عمر بھر کا مشغلہ۔ توحید و رسالت کا اعلان  
 درس حدیث و قرآن۔ قریہ قریہ حق کا بیان

مریضِ عشق پہ رحمت خدا کی  
 مرض بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی

اب ڈھونڈ نہیں چراغ رخ زیبا لے کر

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔  
 پوری دنیا میں آپ کے حدیث و تفسیر اور علمی و روحانی فیض یافتہ شاگرد ہزاروں کی تعداد  
 میں موجود ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں دین متین کی خدمت میں مصروف ہیں۔  
 ✨ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔  
 پوری دنیا میں آپ کے حدیث و تفسیر اور علمی و روحانی فیض یافتہ شاگرد ہزاروں کی تعداد  
 میں موجود ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں دین متین کی خدمت میں مصروف ہیں۔  
 دنیا بھر میں پھیلتا یہ فیضانِ فیضانِ درخواستی ہے۔

☆ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔  
 حفظ قرآن و حدیث اور علم قرآن و حدیث نسل در نسل۔  
 ✨ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ۔  
 حفظ قرآن و حدیث اور علم قرآن و حدیث نسل در نسل۔  
 یوں لگتا ہے جیسے دونوں کا خمیر ایک ہی مٹی سے بنایا گیا۔

رضوان اللہ  
 صمد اللہ درخواستی  
 کیمبرج الاڈل ۱۴۴۲ھ / اکتوبر 2020ء

## کلمات لطیف

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ معاذ بن جبل رحیم یار خان پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبات درخواسی، خطابت کی دنیا کا شاہکار ہے،

قرآن و حدیث، علم و حکمت، وعظ و نصیحت، نظم و نثر، کا خزانہ ہے

خطبات درخواسی شیخ الحدیث والمفسرین امیر العلماء والصلحاء شیخ طریقت

حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواسی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بڑے صاحبزادے

وجائشین، شیخ الحدیث والتفسیر پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواسی

دامت برکاتہم العالیہ کے شاہکار بیانات کا مجموعہ ہے

خطبات درخواسی کو پروردگار عالم نے انتہائی مقبولیت و محبوبیت سے نوازا ہے

جس سے عوام و خواص نفع اور فیض حاصل کر رہے ہیں

برادر محترم حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواسی دامت برکاتہم العالیہ

أَلُوْكَدْ سِرًّا لَّبِيْهِ كَے مصداق شیخ الحدیث حضرت درخواسی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح

جامع الصفات اور آپ کے علوم و عرفان کے وارث اور امین ہیں

اللہ رب العزت نے جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواسی سے تدریس، تبلیغ،

تصنیف، تصوف، سیاست اسلامیہ اور دین کے ہر شعبہ میں کام لیا

ویسے ہی شیخ الحدیث حضرت درخواسی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے ہر شعبہ میں اپنے

بڑے فرزند اور جانشین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ کی نہ صرف یہ کہ تربیت فرمائی بلکہ علمی و روحانی میدان میں عوام و خواص کی اصلاح و رہنمائی کے لئے اجازت و خلافت سے بھی نوازا اور اپنی زندگی میں ہی اپنی علمی اور روحانی توجہات کا مرکز بنایا اور اپنا نائب و جانشین بنایا اور اپنے شاگرد، اولاد و خاندان اور متعلقین و مریدین و محبین سب سے کہا کہ مولانا حماد اللہ صاحب کو میری جگہ پر سمجھنا، میرے نام کو اسی نے روشن کیا ہے اور میرے نام کو دین کے ہر شعبہ میں اسی نے زندہ رکھنا ہے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ اور یہ اللہ رب العزت کا خاص فضل و کرم اور والدین کی خصوصی دعاؤں کا ثمرہ و نتیجہ ہے کہ برادر محترم حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ تدریس، تبلیغ، تصنیف، تصوف، سیاست اسلامیہ، دین کے ہر شعبہ میں بہترین و بے مثال خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آج مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی کے روپ میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا مشن جاری و ساری ہے

اور قدرت کا یہ عجیب اتفاق ہے کہ جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام و المسلمین حافظ القرآن و الحدیث امام الحدیثین و المفسرین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ وزیر تربیت 18 سال تک حدیث، تفسیر اور فقہ کے اسباق پڑھاتے رہے ویسے ہی حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ اپنے عظیم والد و استاذ، مربی و محسن۔ مشفق و مرشد شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ وزیر تربیت 18 سال تک حدیث تفسیر اور فقہ کے اسباق پڑھاتے رہے۔

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کئی ساتھیوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دودھ کا بھرا ہوا گلاس



لائے اور وہ دودھ شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو پلایا اور اسی طرح شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کئی ساتھیوں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دودھ کا بھرا ہوا گلاس لائے اور وہ دودھ مولانا حماد اللہ درخواستی کو پلایا اور دودھ کا پلانا اس کی تعبیر و مصداق علم و روحانیت ہی تو ہے تو یہ علمی و روحانی فیض و نسبت یونہی نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے اور اللہ رب العزت اپنے دین متین کا کام یونہی نسل در نسل لیتے رہتے ہیں اور قیامت تک علم و عمل اور معرفت و روحانیت کا سلسلہ یونہی چلتا رہتا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ برادر محترم حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی کیلئے انتہائی خوش نصیبی کی بات ہے کہ والدین کی دعاؤں کے صدقے، والدین کی زندگی میں۔ والدین کی نگاہوں کے سامنے پروردگار عالم نے انہیں قرآن و حدیث کی تدریس۔ تبلیغ۔ اشاعت اور خدمت کیلئے قبول کر لیا۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ قُرْدًا۔

آج جب شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو مولانا حماد اللہ درخواستی کی صورت میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی و روحانی فیض اور مشن جاری و ساری ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ جیسے شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نے دین کے ہر شعبہ میں شیخ الاسلام حضرت درخواستی کی یاد کو تازہ کر دیا اور ان کی روح کو خوش کر دیا ویسے ہی حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی دین کے ہر شعبہ میں شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو تازہ کر دیں اور ان کی روح کو خوش کر دیں اور شیخ الحدیث حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام صدقات جاریہ کو اور خصوصاً جامعہ عبداللہ بن مسعود، جمعیت علماء اسلام، مجلس علماء اہلسنت والجماعت

مسند حدیث و تفسیر، مسند خطابت اور مسند تصوف کو اپنی خداداد صلاحیتوں اور اپنے عظیم والد کی شفقتوں۔ محبتوں۔ دعاؤں اور تربیتوں کے صدقے چار چاند لگادیں۔

اور خانوادہ در خواستی کیلئے عزت و افتخار اور سرفرازی و سر بلندی کی علامت و نشان بن جائیں

آمین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ اعلم  
 محمد بن علی  
 نقی  
 ۱۳۰۰ھ

# فوائد ایمان

## از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآسی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
محمد اللہ درخوآسی مدظلہ علوم درخوآسی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

## ناشر

مکتبہ شریفی لاہور  
مرکزی  
گرین ٹاؤن ضلع جم پور  
پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل ایمان

### ایمان کی فضیلت

دنیا میں سب سے بڑی عظیم اور قیمتی چیز عقیدہ و ایمان ہے!

ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے

اللہ کی رضا ایمان کا بدل ہے

جنت کا داخلہ ایمان کا بدل ہے

دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ایمان کا بدل ہے

عقیدہ و ایمان کیلئے، نہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے

نہ جان کھپانا پڑتی ہے، نہ محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے

صرف نیت کو درست کرنا پڑتا ہے

دل و دماغ کو سیدھے راستے پر لانا پڑتا ہے

سیدھے راستے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے

فطرتِ اسلامی کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے

اور فطرتِ اسلامی کو اپنے اندر ڈھونڈنا پڑتا ہے

کیونکہ ہر انسان کی پیدائش فطرتِ اسلام پر ہے

عبادات میں محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے

مال و دولت خرچ کرنا پڑتا ہے

لیکن عقیدہ و ایمان کیلئے صرف دل اور نیت کو درست کرنا پڑتا ہے اور بدلے میں اللہ کی رضا اور جنت کا داخلہ نصیب ہو جاتا ہے اللہ کے وجود اور توحید کا عقیدہ ہو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ ہو جماعت صحابہؓ کی عظمت کا اقرار ہو اور اہل بیتؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے سے پیار و محبت، وفا و ایثار، کا اظہار ہو، جب انسان کا عقیدہ درست ہوگا تو رب رحمان اُس کی دنیا بھی بنا دیں گے اور آخرت بھی سجا دیں گے!

## ایمان اور اسلام

ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور اسلام تسلیم ظاہری کا نام ہے۔  
ایمان اور اسلام میں، تغایر فی المفہوم اور تلازم فی الوجود ہے۔  
یعنی دونوں کا مفہوم الگ الگ ہے لیکن دونوں کا ثبوت ایک دوسرے کے وجود کو لازم ہے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے بمنزلہ شرط کے ہیں معلوم ہوا کہ ایمان تصدیق باطنی بشرط تسلیم ظاہری کا نام ہے اور اسلام تسلیم ظاہری بشرط تصدیق باطنی کا نام ہے۔  
اب ایمان وہ معتبر ہوگا جو پھوٹ پھوٹ کر اسلام بنا چلا جائے اور اسلام وہ معتبر ہوگا جو رچ رچ کر ایمان بنا چلا جائے!

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل  
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ نغمہ فصلِ گلِ ولالہ کا نہیں پابند  
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

## احسان و اخلاص

حدیث جبرائیل میں احسان کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ، اللَّهُ كِي عِبَادَتِ اِيَسِي كَرُو جِيَسِي تَمَّ اللَّهُ كُو دِكِي هِي هِي هُو۔

یہ احسان کا پہلا درجہ ہے اور اس کا نام مشاہدہ ہے۔

فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ اور اگر تم عبادت کے وقت اپنی یہ کیفیت نہیں بنا سکتے  
کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو تو کم از کم یہ کیفیت تو پیدا کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے

یہ احسان کا دوسرا درجہ ہے اور اس کا نام مراقبہ ہے۔

تو مومن کی عبادت مشاہدہ ہونا چاہئے یا مراقبہ ہونا چاہئے اور کچھ نہیں

اور بات یہ ہے کہ اصل دخل اور اعتبار اللہ کے دیکھنے کا ہے ہمارے دیکھنے کا نہیں

اس لئے ہم چاہے دل کے بیٹا ہوں یا نابینا ہمیں پوری توجہ اور اخلاص کے ساتھ تمام

آداب اور شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اللہ کے دربار میں پیش ہونا چاہئے

اگرچہ ہم اپنے رب کو نہیں دیکھ پارے لیکن ہمارا رب تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

جیسے کوئی نابینا آدمی بادشاہ کے دربار میں پیش ہو تو پوری تیاری سے پیش ہوگا،

سج کے، سنور کے، جائے گا، قواعد و ضوابط کا پورا خیال رکھے گا،

کیونکہ اعتبار اُس کی نظر کا نہیں بلکہ بادشاہ کی نظر کا ہے۔

اُن کے خط کی آرزو ہے، اُن کی آمد کا خیال

کس قدر پھیلا ہوا ہے، کاروبار انتظار

چند تصویر بچاں، چند حسینوں کے خطوط  
بعد مرنے کے میرے گھر سے، یہ ساماں نکلا

## ایمان قرآن کی روشنی میں

وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (بقرہ: ۱۳۲)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور حضرت یعقوب کو نصیحت کی، اے میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔  
اب تمہیں موت بھی دین اسلام پر آنی چاہئے۔

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ (بقرہ: ۱۳۸)

رنگ دیا ہم کو اللہ نے اور اللہ سے بہتر کون رنگ ساز ہے اور ہم اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(بقرہ: ۲۵۶)

دین میں زبردستی نہیں بے شک ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی جو شخص شیطان کا دشمن ہو اور اللہ کا دوست ہو تو اس نے مضبوط حلقہ تھام لیا جس نے ٹوٹنا نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (بقرہ، ۲۵۷)

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے نکالتا ہے ان کو کفر کے اندھیروں سے اسلام کی روشنی کی طرف

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران: ۱۷۵)  
اگر تم مؤمن ہو تو کفار سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو

وَإِنْ تُوْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ، (آل عمران: ۱۷۹)  
اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو پھر تم اجر عظیم کے حق دار بن جاؤ گے  
وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (نساء: ۳۶)  
اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (نساء: ۴۸)  
اللہ مشرک کو معاف نہیں کرے گا باقی جس کو چاہے گا معاف کر دے گا  
وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا (نساء: ۸۷)  
اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہوگی۔

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضَعُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (انعام: ۱۵۳)  
اور بے شک یہ دین میرا سیدھا راستہ ہے اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ دوسرے  
راستے تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گے،

اس بات کا اللہ نے تمہیں تاکید کی حکم کیا ہے تاکہ تم غلط راستے سے بچ سکو۔

قُلْ إِنِّي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا قِيمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا  
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (انعام: ۱۶۱)

آپ کہہ دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے رب نے مجھے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے  
وہ دین مستحکم ہے جو دین ابراہیم حنیف کا ہے اور ابراہیم مشرک نہیں تھے۔

قُلْ إِنْ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (انعام: ۱۶۲)



آپ فرمادیتے ہیں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری نماز اور میری تمام عبادات اور میری زندگی اور میری موت سب میرے اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے  
 وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ. وَاصْبِرُوا  
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ. (انفال: ۳۶)

اللہ اور رسول اللہ کی فرماں برداری کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ (توبہ: ۳۶)  
 یہ دین مستقیم ہے۔

وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
 (یونس: ۲۵)

اللہ تم کو بلاتا ہے دار البقا یعنی جنت کی طرف اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا (یونس: ۱۹)

اور تمام لوگ ایک ہی طریقے پر تھے پھر اختلاف میں مبتلا ہو گئے  
 یعنی آدم علیہ السلام موجد اور مؤمن تھے اور ان کی اولاد بھی کافی عرصہ تک موحد اور مؤمن رہی پھر حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں اختلاف اور کفر شروع ہوا۔

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (یونس: ۱۰۵)  
 اپنے چہرے کو، دین کی طرف متوجہ کریں یکسو ہو کر اور شرک کرنے والوں میں سے مت بنیں۔

قُلْ هِدِيهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعْنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (يوسف : ۱۰۸)

آپ فرمادیتے ہیں، یہ ہے راستہ میرا بلاتا ہوں اللہ کی طرف اور اس بات پر میں اور میرے  
پیروکار دلیل رکھتے ہیں اور میرا اللہ شریک سے پاک ہے اور میں مشرکوں کا ساتھی نہیں ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَابِ (رعد: ۳۶)  
آپ فرمادیتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت  
کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں

میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (رعد: ۳۹)  
مٹاتا ہے اللہ جس حکم کو چاہتا ہے اور قائم رکھتا ہے اللہ جس حکم کو چاہتا ہے

اور اللہ کے پاس، لوح محفوظ، ہے

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ (حجر: ۹)

اللہ تک سیدھا راستہ پہنچتا ہے،

وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا. (نحل: ۵۲)

اللہ کے لئے ہے عبادت لازم

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّاهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (نحل: ۹۷)

جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو بشرطیکہ وہ صاحب ایمان ہو تو

ہم اس شخص کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی عطا کریں گے!

اور (آخرت میں) ان کے اچھے کاموں کے عوض میں بہتر بدلہ عطا کریں گے!

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

(بنی اسرائیل: ۱۱۰)

آپ فرمادیتے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کو پکارو یا رحمن کو پکارو جس نام سے پکارو گے اُس کے سب نام اچھے ہیں

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَأَعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (مریم: ۳۶)

اور بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بس صرف اللہ کی عبادت کرو یہ دین کا سیدھا راستہ ہے۔

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي (طہ: ۱۴)

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ میری ہی عبادت کرو

وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى (طہ: ۷۳)

اور اللہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ (انبیاء: ۱۸)

بلکہ پھینکتے ہیں ہم حق کو باطل پر پس حق باطل کا، بھیجا، نکال دیتا ہے

پس اچانک باطل فنا ہو جاتا ہے۔

إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ (انبیاء: ۹۲)

بے شک تمہارا یہ طریقہ ایک ہی طریقہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں تم میری ہی عبادت کرو

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ

(انبیاء: ۹۴)

جو شخص نیک کام کرے اور وہ ایمان والا ہو اس کی محنت ضائع نہیں جائے گی

کیونکہ ہم سب کچھ لکھ رہے ہیں

حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ (حج: ۳۱)

اللہ کی طرف جھکنے والے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے والے

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (حج: ۵۰)

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے

يَعْبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِنِّي فَاعْبُدُونِ (عنكبوت: ۵۶)

اے میرے ایمان والے بندو میری زمین وسیع ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

عَظِيمٌ (لقمن: ۱۳)

اور جس وقت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے،

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرانا۔ بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر: ۱۰)

اچھا کلام اور اچھا کام اللہ تک پہنچتا ہے

إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ (صافات: ۲)

بے شک تمہارا معبود ایک ہے

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا (نجم: ۶۲)

اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کی عبادت کرو۔

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (ذريت: ۱۹)

اور ان کے مالوں میں حق ہے سوائی اور غیر سوائی کیلئے

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (اعلیٰ: ۱۳، ۱۵)

بے شک کامیاب ہوا جو شخص (جسمانی و روحانی طور پر) پاک ہو اور اپنے رب کا نام

لیتارہا اور نماز پڑھتا رہا

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْرُهُ لِيُسْرَى

(لیل: ۷، ۶، ۵)

جس شخص نے اللہ کے راستہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرا اور سچی بات کو اچھا جانا تو آسان کرینگے ہم اُس کے لئے جنت کا راستہ

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا. (نساء: ۷۹، ۷۰)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ کی اطاعت کرے تو یہ لوگ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیاء اور صدیقین اور شہداء، اور نیک لوگ اور یہ لوگ بہترین رفیق ہیں یہ فضل ہے اللہ کی جانب سے اور اللہ کافی ہے جاننے والا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا (مائدہ، ۳)

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام مکمل کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔  
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (انفال: ۲)

یقیناً ایمان والے لوگ ایسے ہوتے ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں،

اور جب اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیات اُن کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَا أَمْوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا. (سبا: ۳۷)

تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم لوگوں کو ہمارا مقرب نہیں بنا سکتی مگر ایمان اور اعمال صالح تم لوگوں کو ہمارا مقرب بنا سکتے ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ. (بقرہ: ۱۶۵)

ایمان والوں کو اللہ سے شدید محبت ہوتی ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّهَا. (شمس: ۹)

یقیناً وہ شخص مراد کو پہنچا جس نے اپنی جان کو پاک کیا۔

وَمَا أَمْرُهُ إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (بینة: ۵)

اور نہیں حکم کیا گیا ان لوگوں کو مگر اس بات کا کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اللہ کی عبادت

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ، (زمر: ۳)

خبردار اللہ کے لئے ہے عبادت خالص

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ. (مؤمن: ۱۴)

اللہ کو پکارو، خالص کرنے والے اُس کیلئے عبادت کو

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ. (منافقون: ۸)

اور عزت اللہ اور اُس کے رسول اور مؤمن لوگوں کیلئے ہے

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ

(فتح: ۴)

وہ اللہ ہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان کو اتارا

تا کہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو،

إِنَّهُمْ لِنَبِيٍّ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَهُمْ هُدًى وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ (كهف: ۱۳)  
 بے شک وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے، اور ہم نے اُن کی  
 ہدایت میں اور اضافہ کر دیا تھا اور ہم نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا۔

كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ (انعام: ۱۲۵)  
 اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ (انعام: ۱۲۵)  
 جس شخص کو اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اُس کا سینہ یعنی دل  
 اسلام کے لئے کھول دیتا ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ  
 رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (بقرہ: ۲۱۸)

بے شک جو لوگ ایمان لائے، اور جن لوگوں نے ہجرت کی، اور جہاد کیا اللہ کے راستے  
 میں، یہ لوگ امیدوار ہیں اللہ کی رحمت کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران: ۱۳۹)  
 نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ، غلبہ تمہیں ہی ملے گا اگر تم ایمان پر ڈٹے رہے  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً. (بقرہ: ۲۰۸)

اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے

وَذُرُوا ظَاهِرَ الْأَيْمِ وَبَاطِنَهُ (انعام: ۱۲۰)

اور چھوڑ دو تم ظاہری گناہ کو اور باطنی گناہ کو

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)

بے شک دین اللہ کے نزدیک، اسلام، ہے

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ  
الْخَسِرِينَ. (آل عمران: ۸۵)

اور جو کوئی چاہے اسلام کے علاوہ دین تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا،  
اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى (علق: ۱۴)

کیا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ. (رعد: ۲۶)

اللہ جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم رزق دیتا ہے

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ. (قصص: ۶۸)

اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے پسند کر لیتا ہے

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ. (ق: ۱۶)

اور ہم انسان سے اُس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں

أَفَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ (جاثیہ: ۲۳)

کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (لقمان: ۱۵)

اور اس شخص کی پیروی کرو جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ (حدید: ۴)

اور اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (حج: ۳۰)

تم لوگ بتوں کی پلیدی سے بچتے رہو اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو



فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبَ الَّتِي فِي الصُّدُورِ

(حج: ۴۶)

صرف آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جاتے ہیں

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ. (حج: ۷۴)

نہ قدر جانی اللہ کی جو حق تھا اس کی قدر کرنے کا

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (يوسف: ۲۱)

اللہ غالب ہے اپنے کام پر، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ. (يوسف: ۵)

بے شک شیطان انسان کا واضح دشمن ہے

فَاللَّهُ خَيْرٌ حِفْظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ. (يوسف: ۶۴)

اللہ بہترین محافظ ہے اور وہ تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ. (يوسف: ۷۶)

ہر جاننے والے سے اوپر ایک جاننے والا ہے

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ (اعراف: ۱۷۲)

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب دیا ہاں، (آپ ہمارے رب ہیں)

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِينَ. (قصص: ۵۶)

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے ہدایت دے سکتا ہے

اور اللہ ہدایت حاصل کرنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ. (آل عمران: ۱۴۶)

اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے  
 وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (آل عمران: ۱۴۸)

اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے  
 وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ. (آل عمران: ۱۵۶)

اللہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ. (بقرہ: ۱۹۰)

بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ. (انفال: ۵۸)

بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا  
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. (مائدہ: ۴۲)

بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے  
 وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ. (مائدہ: ۶۴)

اللہ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ. (قصص، ۷۶)

بے شک اللہ نہیں محبوب رکھتا اترانے والوں کو  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ. (قصص: ۷۷)

بے شک اللہ نہیں محبوب رکھتا فساد کرنے والوں کو  
 وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (حدید: ۲۳)

اللہ تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے کو محبوب نہیں رکھتا  
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ. (آل عمران: ۷۶)

بے شک اللہ متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے  
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ. (آل عمران: ۱۵۹)  
 بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (قصص: ۵۰)  
 بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

## ایمان احادیث کی روشنی میں

### اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.  
 اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی  
 معبود نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور نماز کا پڑھنا اور  
 زکوٰۃ کا ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

### ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں

بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ

الَّذِي عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءِ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ  
ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں ان میں افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ادنیٰ تکلیف وہ  
چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے۔ اور حیا ایمان کی بڑی شاخ ہے۔

## کامل مسلم

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.  
کامل مسلمان وہ ہے کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ کے شر سے  
سلامت رہیں۔

## کامل مؤمن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جُنْتُ بِهِ.  
حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت  
تک کوئی کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے دین اسلام کے تابع نہ  
ہو جائے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ  
أَجْمَعِينَ.

تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کی طرف اس کے باپ اور اس کی اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ  
کامل مومن وہ شخص ہے کہ دوسرے لوگ اس سے اپنے خونوں اور مالوں سے امان میں رہیں۔

## ایمان کا ذائقہ

مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

ذَاقْ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا.  
اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو راضی ہو گیا۔ اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر۔

## ایمان اور اسلام کی علامت

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا  
مَا الْإِيْمَانُ كِي عَلَامَتُ اور نشانی کیا ہے۔

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا

إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْ تُكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ.

جب تیری اچھائی تجھے خوش کر دے اور تیری برائی تجھے مغموم کر دے تب تو کامل مومن ہے۔

مسند احمد میں حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا

مَا الْإِسْلَامُ اسلام کی علامت اور نشانی کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔  
 طِيبُ الْكَلَامِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ، اچھی گفتگو کرنا اور کھانا کھلانا۔  
 میں نے پوچھا مَا الْإِيمَانُ ایمان کی علامت اور نشانی کیا ہے  
 آپ نے جواب دیا، الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ، صبر کرنا اور سخاوت کرنا۔  
 میں نے پوچھا أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ افضل ایمان کی علامت اور نشانی کیا ہے  
 آپ نے جواب دیا خُلُقِي حَسَنٌ اچھا اخلاق  
 میں نے پوچھا، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، افضل اسلام کی علامت اور نشانی کیا ہے  
 آپ نے جواب دیا مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ،  
 دوسرے مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے محفوظ رہیں۔

### ایمان اور استقامت

مسلم میں حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 فرماتے ہیں۔ میں نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ  
 قَالَ قُلْ اءَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ.

اے اللہ کے رسول اسلام میں آپ مجھے ایک ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد  
 میں کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔  
 کیونکہ استقامت ایک بہت بڑی عزیمت ہے۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 فرمان ہے مجھے سورہ ہود کی اس آیت نے بوڑھا کر دیا  
 فَاسْتَقِمُّ كَمَا أَمَرْتُ جیسے حکم کیا گیا ویسے استقامت اختیار کرو۔

اور صوفیاء بھی کہتے ہیں اَلْاِسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ  
استقامت ہزار کرامات سے بڑھ کر ہے۔

## تکمیل ایمان

ابوداؤد میں حضرت ابو امامہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔  
مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.  
جو شخص محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے  
اور نہ دے واسطے اللہ کے پس پورا کیا اس نے اپنے ایمان کو۔  
یعنی ہر عمل اللہ کی رضا کیلئے ہونا چاہئے۔

## ایمان اور امانت

بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔  
قَلَّمَا خَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ  
لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ.  
کم خطبہ دیتے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اس میں یہ ضرور فرماتے اس شخص کا  
ایمان کامل نہیں جس کے پاس امانت نہیں اور اس شخص کا دین کامل نہیں جس کے  
پاس عہد نہیں۔

## ایمان کی عظمت

مسلم میں حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت سے روایت ہے فرماتے ہیں۔  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ.  
میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو شخص گواہی دے اللہ کے سوا کوئی معبود  
نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ  
حرام کر دی

## اسلام کی وسعت

مسند احمد میں حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ  
الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ وَذَلِ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمْ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ  
يُدْلُهُمْ فَيَدِينُونَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ.

زمین کی پیٹھ پر کوئی مٹی کا بنا ہوا گھر یا خیمہ باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں اسلام  
کو داخل کر دے گا۔ عزیز کو عزت دینے کے ساتھ اور ذلیل کو ذلت دینے کے ساتھ یا  
اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے گا اور ان کو اس کلمہ کا اہل کر دے گا۔ یا ان کو ذلیل کرے گا  
پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جائیں گے میں نے کہا پس تمام دین اللہ کے لئے  
ہو جائے گا۔

## منافق کی چار نشانیاں

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ



فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ  
وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

چار باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں کوئی ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک بات ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب امانت سونپی جائے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے جب عہد کرے توڑ دے جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔

## فطرت نہیں بدلتی

مسند احمد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں  
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ  
فَصِدْقُهُ وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ  
إِلَى مَا جَبَلَ عَلَيْهِ.

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور ہم آئندہ ہونے والی چیز کا تذکرہ کر رہے تھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایک پہاڑ کے متعلق سنو۔ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے اس کو سچ مان لو اور جب تم سنو کہ کوئی آدمی اپنی فطرت سے بدل گیا ہے تو اس کو سچ نہ مانو کیونکہ آدمی اس چیز کی طرف ہو جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔

## ایمان اور تقویٰ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا كَانَتْهُمْ تَقَالُوبًا فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا أَنَا فَأَصَلِيَ اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذًا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتَّقِيكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي (صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس تین آدمی آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھا جب ان کو خبر دی گئی۔ انہوں نے اس کو کم جانا اور کہنے لگے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں ایک کہنے لگا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے فرمایا تم نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں خبردار اللہ کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے بہت ڈرتا اور تقویٰ کرتا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

یہ تین صحابی حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ بن مظعون اور حضرت مقدادؓ بن اسود

یا حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ تھے۔

## اسلام کی ابتدا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ. (صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کو اولاً غریبوں نے اپنایا اور اسلام آخر میں بھی صرف غریبوں کے پاس بچ جائے گا اس لئے غریبوں کو مبارک ہو۔

## اسلام کی انتہا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِرُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِرُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان قرب قیامت میں مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بیل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فضائل استقامت

ازانادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ اشرفیہ دارخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع روم پور  
پوسٹ بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل استقامت

### استقامت قرآن کی روشنی میں

اللہ رب العزت سورہ خم السجدہ میں ارشاد فرماتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر ڈٹ گئے یعنی مرتے دم تک پھر اپنے رب رحمن کو نہیں چھوڑا۔

تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ.

ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں (اول موت کے وقت پھر قبر میں پھر آخرت میں) تم خوف اور غم نہ کرو اور وعدہ کے مطابق جنت کے ملنے پر تم خوش ہو جاؤ

نَحْنُ أَوْلِيَاءُ كُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی دوست رہیں گے۔

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ

اور جنت میں جو چاہو گے وہ ملے گا اور جو مانگو گے وہ ملے گا

نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

غفور الرحیم کی مہمانی تو ایسے ہی ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت سورہ الاحقاف میں ارشاد فرماتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدم رہے، تو ان پر قیامت کے دن نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

اللہ رب العزت سورۃ ہود میں ارشاد فرماتے ہیں

فَأَسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتُ

آپ استقامت اختیار کریں جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے! استقامت کا معنی سیدھا کھڑے ہونے کا ہے کہ دائیں بائیں کسی طرف بھی ذرا سا میلان اور جھکاؤ نہ ہو اور ظاہر ہے کہ یہ آسان کام نہیں بلکہ امور عزیمت میں سے ہے اور یہ بات اہل بصیرت سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے اور یہاں استقامت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرت، اور آداب و اخلاق میں یعنی مکمل طور پر دینی حدود میں رہے حدود سے تجاوز نہ کرے

اسی وجہ سے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہونے لگے تو بعض صحابہ کرام نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا **يَسْبِيْتُ هُوْد** مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا!

اسی طرح اللہ رب العزت نے سورۃ شوریٰ میں ارشاد فرمایا ہے

وَأَسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتُ

آپ استقامت اختیار کریں، جس طرح آپ کو استقامت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے

## استقامت حدیث کی روشنی میں

مسلم میں حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں۔ میں نے کہا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ  
قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ.

اے اللہ کے رسول اسلام میں آپ مجھے ایک ایسی بات ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد  
میں کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔  
کیونکہ استقامت ایک بہت بڑی عزیمت ہے۔ اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا فرمان ہے مجھے سورہ ہود کی اس آیت نے بوڑھا کر دیا  
فَاسْتَقِمَّ كَمَا أَمَرْتُ جیسے حکم کیا گیا ویسے استقامت اختیار کرو۔  
اور صوفیاء بھی کہتے ہیں الْأَسْتِقَامَةُ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ كَرَامَةٍ  
استقامت ہزار کرامات سے بڑھ کر ہے۔

یہ حدیث، جوامع الکلم میں سے ہے، آمَنْتُ بِاللَّهِ، میں کل ایمانیاں آگئے،  
ثُمَّ اسْتَقِمَّ، میں کل عبادات یعنی مامورات و منہیات آگئے۔

## استقامت تاریخ کی روشنی میں

### امام ابوحنیفہؒ کی استقامت

آپ کا جنازہ چار سال قید کے بعد جیل سے نکلا فرمایا ظالم حکومت ظالم  
بادشاہ کے ظلم میں شریک نہیں ہو سکتا جیل میں جانا منظور کیا وہیں موت آئی مگر ظالم  
حکومت میں عہدہ قضا قبول نہیں کیا

### امام مالکؒ کی استقامت

آپ پر حاکم وقت کی طرف سے جب کوڑے برسائے گئے اور سواری پر

سوار کر کے پھرایا گیا فرمایا جان دے دوں گا مگر حق بات کہنا نہیں چھوڑوں گا۔

### امام احمد بن حنبلؒ کی استقامت

جب آپ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا لوگوں نے کہا بادشاہ ناراض ہے کوڑوں کی سزا کا حکم ہو چکا ہے فرمایا احمد اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتا قرآن غیر مخلوق ہے غیر حادث ہے قدیم ہے قرآن کی عظمت کا اعلان کرتا رہوں گا اور جب اس کا جنازہ اٹھا تو اٹھارہ ہزار یہودی کلمہ پڑھ کر پیغمبر کے غلام بن گئے

### حضرت شاہ ولی اللہؒ کی استقامت

انگریز نے انگوٹھے نکلوائے تاکہ ان ہاتھوں سے اسلامی فلسفہ نہ لکھ سکیں مگر پھر بھی حق بات کی اشاعت کی

### حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی استقامت

انگریز نے آنکھوں سے ناپینا کیا معذور ہو گئے مگر پھر بھی دین حق کی آواز بلند کرتے رہے بلکہ پورے خاندان نے اسلام کی خدمت کی

### حضرت مجدد الف ثانیؒ کی استقامت

قلعہ گوالیار میں قید رہے مگر دین اکبری کے خلاف ڈٹ کر حق کا اعلان کیا

### حضرت مرزا مظہر جان جاناؒ کی استقامت

فرمایا گولی لگ جائے شہید ہو جاؤں گا مگر حق کا اظہار کرتا رہوں گا۔



## علماءِ حق کی استقامت

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں دس ہزار علماء کو انگریزوں نے آگرہ سے دلی تک ایک ایک درخت پر سولی سے لٹکایا مگر علماء نے تختہ دار کو چوما اور حق کا نعرہ بلند کرتے رہے

## علماءِ دیوبند کی استقامت

جنگِ آزادی کے بعد جب مسلمانوں میں مایوسی پھیل گئی کہ اب انگریز نہیں نکلے گا تب ۱۸۶۶ء میں ایک الہامی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی جس کا نام دارالعلوم دیوبند ہے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دوسرے اکابر نے سوچا کہ جب انگریز فاتحانہ شکل میں ہو اور مسلمان غلامی کی زندگی بسر کریں تو انگریز مسلمانوں کے عقائد و افکار خراب کرے گا تو ایسی درسگاہ ہو کہ جس سے فارغ ہونے والے علماء مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت کر سکیں آج آپ کو ہندو پاک میں جو دینی مدارس کا جال نظر آ رہا ہے یہ سب دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے

حضرت شیخ الہندؒ نے ۱۹۱۵ء میں تحریکِ ریشمی رومال سے پوری دنیا کے مسلم ممالک کو ایک لڑی میں پرودیا اور انگریز پردھاک بٹھادی مگر اپنوں کی وجہ سے راز فاش ہو گیا لکھا گیا ہے اگر راز نہ کھلتا تو سب انگریز ختم ہو جاتے چار سال مالٹا جیل میں گئے مگر حق بات پر قائم رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ کے فیوضات کا مرکز بنا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الہندؒ کو ایسے عظیم تلامذہ و شاگرد دیئے جنہوں نے پاک و ہند عرب و عجم میں علم دین پھیلایا

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے اللہ نے تفسیر کی خدمت کا کام لیا  
 حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری سے اللہ نے حدیث کی خدمت کا کام لیا  
 حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے اللہ نے تصنیف کا کام لیا  
 حضرت مولانا محمد الیاسؒ سے تبلیغ کا کام لیا  
 حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے سیاست کا کام لیا

یہ سب دین کے شعبے ہیں

حضرت سید حسین احمد مدنیؒ تو حضرت شیخ الہندؒ کے پورے جانشین تھے امامت کے  
 میدان میں دیکھو اور سیاست کے میدان میں دیکھو اور تفسیر کے میدان میں دیکھو اور  
 حدیث کے میدان میں دیکھو اور تالیف کے میدان میں دیکھو اور خطابت کے میدان  
 میں دیکھو اور شجاعت کے میدان میں دیکھو آپ ان تمام صفات کے حامل نظر آتے  
 ہیں جو حضرت شیخ الہندؒ میں موجود تھے

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری نے زندگی انگریز کی بغاوت کا دیا نیت کے رد میں  
 ختم نبوت کے بیان میں گزار دی

میرے شیخ حضرت مولانا محمد عبداللہؒ درخواستی کو دیکھو جس نے تفسیر، حدیث، سیاست،  
 شجاعت میں کمال دکھایا

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو دیکھو جس نے برف کی چٹانوں پر بھی کلمہ حق کہا  
 غرض یہ ہمارے اسلاف ہیں جو علماء حق ہیں جنہوں نے ہر دور میں حق کا اظہار کیا اور  
 ہر مشکل میں یہ کہا

حق بات کا ہر وقت اظہار کریں گے  
منبر نہ ہو گا تو سر دار کریں گے  
اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے  
جب خوف خدا ہو دل میں یہ قیصر و کسریٰ کچھ بھی نہیں  
یہ عظمت باطل دھوکہ ہے یہ سطوت کافر کچھ بھی نہیں  
مٹی کے کھلونے ہیں یہ سداے کفر کے لشکر کچھ بھی نہیں  
اسلام اگر منظور نہیں قرآن اگر دستور نہیں  
پھر افسوس اس آزادی پر یہ ملک یہ لشکر کچھ بھی نہیں  
ہر شخص سے کہہ دو پیش کرے اخلاص و مروت کی دولت  
کردار سے قومیں بنتی ہیں افکار کے چکر کچھ بھی نہیں  
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل نماز

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریفی لاہور  
شیخ الحدیث مولانا حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
پتہ: خان پور، پتہ: خان پور، پتہ: خان پور  
Web: www.shaikhedarqhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل نماز

### نماز کی عظمت

دین اسلام پانچ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے یعنی دین اسلام کے پانچ شعبے ہیں۔  
 (۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرات (۵) اخلاق و آداب  
 پھر عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے کیونکہ نماز تمام عبادات سے  
 زیادہ جامع ترین و کامل ترین و اہم ترین عبادت ہے۔

اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ. نماز مومنوں کی معراج ہے

معلوم ہوا کہ نماز ہے تو مومنوں کا عروج ہے نماز نہیں تو مومنوں کا زوال ہے۔

الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ نماز دین کا ستون ہے

معلوم ہوا کہ نماز ہے تو دین باقی ہے وگرنہ دین باقی نہیں ہے۔

الصَّلَاةُ نُورٌ نماز نور ہے

نماز دنیا میں مومن کے چہرے کا نور ہے۔

جیسا کہ قرآن کہتا ہے سَيَمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ

نماز قبر کی تاریکی میں اور پل صراط پر مومن کے لئے نور ہے

جیسا کہ قرآن کہتا ہے۔

نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

قَرَّتْ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت بھی یہی ہے۔

الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

نماز کی حفاظت کرو اور غلاموں کی رعایت کرو

اور کل قیامت کے دن بھی حقوق اللہ میں سب سے اول ”نماز“ کا حساب ہوگا

اور حقوق العباد میں سب سے اول ”قتلِ ناحق“ کا حساب ہوگا۔

قرآن مجید میں تیس مقامات پر اَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ کا جملہ آیا ہے جس میں

نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم اکٹھے دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ دونوں احکام میں

مماثلت و مشابہت ہے۔ کیونکہ نماز جسم کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ مال کی زکوٰۃ ہے۔

## نماز کی فرضیت

نبوت کے پانچویں سال ۲۷ رجب کو سوموار کی رات لیلۃ الاسریٰ شب معراج میں نماز

فرض ہوئی۔ مجموعی طور پر پانچ نمازیں اس امت کی خصوصیت ہیں اور انفرادی طور پر

عشاء کی نماز اس امت کی خصوصیت ہے جو پہلے کسی امت کو عطا نہیں کی گئی تھی

جبکہ باقی چار نمازیں متفرق طور پر پہلی امتوں کو عطا کی گئی تھیں!

پانچ نمازوں کی فرضیت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تہجد کی نماز اور عام

مسلمانوں کیلئے صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اور صَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

یعنی فجر و عصر کی نماز فرض اور لازم تھی۔

نماز کی فرضیت قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

اسی لئے اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ بالافتاق تمام علماء کے نزدیک کافر ہے۔

اور جو شخص عمداً یعنی جان بوجھ کر نماز کو چھوڑ دے تو ایسے تارکِ صلوٰۃ کی سزا امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک قتل ہے۔

اور ایسا شخص فاسق ہے، کافر نہیں ہے اور قتل کی سزا بطور حد کے ہے بطور کفر کے نہیں۔

اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کافر ہے

جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ فاسق ہے اور اس کی سزا قید ہے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

## پانچ نمازوں کی ابتداء

طحاوی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ صبح صادق کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعتیں بطور شکرانے کی پڑھیں تو اس پر فجر کی نماز شروع ہوئی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ظہر کے وقت قبول ہوئی اور جنت سے بطور قربانی کے مینڈھا اتارا گیا اور اسے ذبح کیا گیا تو حضرت اسماعیل نے بطور شکرانے کے چار رکعتیں ادا کیں تو اس پر ظہر کی نماز شروع کی گئی۔

حضرت عزیر علیہ السلام سو سال کی طویل نیند سے بیدار ہوئے تو عصر کا وقت تھا انہوں نے بطور شکرانے کے چار رکعت نماز پڑھی تو اس پر عصر کی نماز شروع کی گئی حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو غروب شمس کا وقت تھا تو انہوں نے بطور شکرانہ چار رکعت نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن غم اور تھکاوٹ کی شدت کی وجہ

سے تیسری رکعت پر بیٹھ گئے اور چوتھی رکعت ادا نہ کر سکے تو اس پر مغرب کی تین رکعت نماز مشروع کی گئی۔

اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو عطاء کی گئی۔

## نماز کی جامعیت

نماز کی جامعیت کے چار انداز ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اللہ کی ساری مخلوق کی عبادت کا انداز نماز والا ہے۔

درخت اور کھیت قیام کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔

چوپائے، گائے، بیل، بھینس، بھینڑ اور بکری رکوع کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں

حشرات الارض، کیڑے مکوڑے، سانپ اور بچھو سجدے کے عالم میں اللہ کی عبادت

کر رہے ہیں

بلند و بالا پہاڑ ٹیلے اور عمارتیں قعدہ اور تشہد کے عالم میں اللہ کی عبادت کر رہے ہیں۔

(۲) اللہ کی فرمانبردار مخلوق فرشتوں کی دو قسمیں ہیں۔

بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری تکوینی امور میں ہے۔

بعضوں کی ڈیوٹی اور ذمہ داری عبادتی امور میں ہے۔

جو فرشتے عبادت میں مصروف ہیں وہ ہیئت صلوة میں ہیں کوئی قیام کے عالم میں کوئی

رکوع کے عالم میں کوئی سجدہ کے عالم میں اور کوئی قعدہ و تشہد کے عالم میں اللہ کی

عبادت میں مصروف ہیں اور تا قیامت وہ اسی حالت میں اللہ کی عبادت میں مصروف

رہیں گے۔

(۳) عقلی طور پر محبوب حقیقی و مطلوب حقیقی کو راضی کرنے کی بھی یہی چار صورتیں ہیں۔ کبھی



ہاتھ باندھ کر با ادب ہو کر سامنے کھڑے ہو جائیں کبھی رکوع کے عالم میں گھٹنے پکڑ کر سامنے جھک جائیں کبھی قعدہ کے عالم میں با ادب ہو کر گھٹنوں کے بل سامنے بیٹھ جائیں اور کبھی سجدہ کے عالم میں اپنی پیشانی اور اپنا سر بھی محبوب کے قدموں میں رکھ دیں۔

(۴) اسلام کی تمام اہم عبادات بھی نماز میں اجمالاً موجود ہیں۔

نماز میں قرآن، تلاوت، ریاضت، تسبیحات، عقائد، اخلاص درود و سلام جیسی عبادات کے ساتھ ساتھ کئی اہم اسلامی عبادات کی جھلک بھی موجود ہے۔

نماز میں روزہ بھی ہے۔ روزہ کا معنی ہوتا ہے اساک رک جانا یعنی طلوع صبح صادق سے لے کر غروب شمس تک کھانے سے پینے سے خواہشات نفسانی سے رک جانے کا نام روزہ ہے۔ لیکن نماز میں روزہ سے بڑھ کر روزہ ہے کیونکہ نماز میں ان کے علاوہ چلنا پھرنا ہنسنا رونا بولنا وغیرہ امور بھی ممنوع ہیں۔

نماز میں حج بھی ہے۔ حج کا معنی ہوتا ہے توجہ الی اللہ اور تعلق بیت اللہ کا اور یہ دونوں چیزیں نماز میں بدرجہ کمال موجود ہیں۔

نماز میں زکوٰۃ بھی ہے۔ زکوٰۃ کا معنی ہوتا ہے انفاق فی سبیل اللہ کا اور نماز کے لئے بھی، مسجد، وضو خانہ، روشنی، چٹائیاں کپڑے وغیرہ پر بہت کچھ خرچ ہوتا ہے۔

نماز میں ہجرت بھی ہے۔ ہجرت کی دو قسمیں ہیں نمبراً۔ ہجرت ظاہری یعنی ایک جگہ اور مقام کو چھوڑ کر دوسری جگہ اور دوسرے مقام پر جانا۔ نمبر ۲۔ ہجرت باطنی یعنی گناہوں کو چھوڑ دینا وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ، اور نماز میں ہجرت ظاہری اور ہجرت باطنی دونوں پائی جاتی ہیں کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت کی نماز کے

لئے ہجرت ظاہری کرتا ہے۔ یعنی اپنی دوکان مکان سامان کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں جاتا ہے اور ہجرت باطنی بھی کرتا ہے یعنی گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ نماز نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے دور لے جاتی ہے۔

نماز میں اعتکاف بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی پانچ وقت اعتکاف کی نیت سے اللہ کے گھر میں ڈیرہ ڈالتا ہے اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

نماز میں قربانی بھی ہے۔ کیونکہ نمازی آدمی درحقیقت نماز میں خود کو فدا کر دیتا ہے اپنی آن بان شان کو ختم کر دیتا ہے اور زمین پر سر رکھ کر اپنی عزت نفس کو بھی قربان کر دیتا ہے!

نماز میں جہاد بھی ہے۔ ایک ظاہری جہاد ہوتا ہے جو اللہ کے دشمن کفار کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ میدان جنگ میں ہوتا ہے اور یہ جہاد اصغر ہے۔

ایک باطنی جہاد ہوتا ہے جو اپنے دشمن نفس اور شیطان کے خلاف ہوتا ہے یہ نماز میں ہوتا ہے اور یہ جہاد اکبر ہے

پھر جیسے جہاد میں میدان جنگ میں صف بندی ہوتی ہے ویسے ہی نماز میں مسجد کے اندر صف بندی ہوتی ہے۔ پھر جیسے جہاد میں اطاعت امیر ہے ویسے نماز میں بھی اطاعت امام ہے۔

پھر جیسے جہاد میں اللہ کے دشمن کفار کے خلاف قتال اور لڑائی ہے ویسے نماز میں بھی اپنے دشمن نفس اور شیطان کے خلاف قتال اور لڑائی ہے۔

## نماز قرآن کی روشنی میں

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ.

(بقرہ: ۳)

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

(بقرہ: ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ سہارا حاصل کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ

(بقرہ: ۲۳۸)

حفاظت کرو تمام نمازوں کی (عموماً) اور، صلوٰۃ وسطیٰ درمیانی نماز، یعنی نماز عصر کی (خصوصاً) اور کھڑے ہوئے کرو اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (آل عمران: ۱۹۱)

جو لوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار آپ نے ان چیزوں کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا، پاکیزہ ہے ذات تیری بچالے ہم کو

آگ کے عذاب سے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا. (نساء: ۱۰۳)

بے شک نماز مؤمنین پر فرض ہے وقت مقرر پر۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ. (ہود: ۱۱۲)

اور قائم کریں نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (اول طرف میں فجر اور آخر طرف میں

ظہر و عصر) اور رات کے کچھ حصہ میں یعنی مغرب اور عشاء

بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت، ماننے والوں کے لئے ہے

اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر موجود ہے۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ

بِالْعُدْوِ وَالْأَصَالِ. (رعد: ۱۵)

اور اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتے ہیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں

خوشی سے اور مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح اور شام کے اوقات میں

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي. (ابراہیم: ۴۰)

اے میرے رب بنا مجھ کو نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ

الْيَقِينُ. (حجر: ۹۸، ۹۹)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پس پاکیزگی بیان کیجئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اور

سجدہ کرنے والوں میں سے بنیں اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں مرتے دم تک

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ  
يُبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا. (بنی اسرائیل: ۷۸، ۷۹)

قائم کریں نماز کو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک، اور فجر کی نماز پڑھیں،  
بے شک فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھیں  
جو آپ کیلئے نفل نماز ہے۔ تیرا رب تجھے مقام محمود عطا کرے گا

وَأَوْصِنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا. (مریم: ۳۱)

اور حکم دیا مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں

(قول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام)

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا. (مریم: ۵۵)

اور تھے (اسماعیل علیہ السلام) حکم کرتے نماز اور زکوٰۃ کا اپنے متعلقین کو اور تھے اپنے

رب کے نزدیک پسندیدہ

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِزِكْرِي (طہ: ۱۴)

اور قائم کرو نماز کو میری یاد کیلئے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ

اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى. (طہ: ۱۳۰)

اور پاکیزگی بیان کیجئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے سے پہلے اور

سورج کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے کچھ حصہ میں، پس تسبیح بیان کیجئے اور دن کے

اول و آخر میں تاکہ آپ (انعام خداوندی سے) راضی ہو جائیں

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْنُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرِزُقُكَ

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى. (طہ: ۱۳۲)

اور حکم کریں اپنے گھر والوں کو نماز کا، اور خود بھی نماز پر قائم رہیں، ہم آپ سے رزق کا سوال نہیں کرتے، بلکہ ہم تو آپ کو رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام تو پرہیزگاری کا ہے

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت: ۴۵)

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بُری باتوں سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (حج: ۷۷)

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْبِغُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفَّتِ كُلُّ قَلْبٍ عِلْمَ صَلَاتِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ. (نور: ۴۱)

اے مخاطب کیا تجھ کو معلوم نہیں تمام مخلوق اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور پرندے پر پھیلائے ہوئے ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح معلوم ہے

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (روم: ۴۲)

اور قائم کرو نماز کو اور مشرکین میں سے مت ہوں

حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

يُنْسِيْ اَقِيْمِ الصَّلَاةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنَّهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْر. (لقمن: ۱۷)

اے میرے بیٹے، نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر، اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر بے شک یہ ہمت کے کاموں

میں سے ہے

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا  
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (سجدہ: ۱۶)

دور ہوتے ہیں پہلو اُن کے بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف اور امید سے  
اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں

## نماز احادیث کی روشنی میں

مسلم میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ.

طہارت نصف ایمان ہے۔

مسلم میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

جو آدمی وضو کے بعد یہ جملے کہے،

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ.

تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،

جو نئے دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے

ترمذی میں اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ کے الفاظ کا

اضافہ ہے

مسلم میں حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر سے روایت ہے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
جو آدمی وضو سے فراغت کے بعد دو رکعت نفل، تحیۃ الوضو، پوری توجہ اور اطمینان کے  
ساتھ ادا کرے، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، اس پر جنت لازم ہو جائے گی۔  
بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
میری امت کی قیامت کے دن یہ کیفیت ہوگی

غُرًّا مَحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

روشن پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے آثارِ وضو کی وجہ سے

یعنی وضو کی وجہ سے اعضاء وضو روشن ہوں گے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ  
الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.

(صحیح البخاری و صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس شخص نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک  
کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى  
طَهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (رواه الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص وضو کرے اوپر وضو کے۔ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔



عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ. (رواه احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكْفِرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنِبْتَ الْكَبَائِرُ.

پانچ نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان ہوتے ہیں۔ جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

خبر دو اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے سے نہر جاری گزرتی ہو اور وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کی میل باقی رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی میل باقی نہ رہے گی۔ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا  
ذَآمِرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

اپنی پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو  
اور اپنے حاکم کی تابعداری کرو۔ اپنے رب کی جنت میں تم داخل ہو جاؤ گے  
ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ  
أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو  
مارو جب وہ دس برس کے ہوں اور خواب گا ہوں میں ان کو الگ الگ کر دو۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ  
يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بَغُضْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ  
فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ  
الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافَتَ هَذَا الْوَرَقُ  
عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ. (رواه احمد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں  
باہر نکلے اور درختوں کے پتے جھڑتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو  
شاخیں پکڑ کر نہیں ہلایا۔ پتے ان سے جھڑنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے ابو ذر میں نے کہا میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول فرمایا مسلمان بندہ جب نماز

پڑھتا ہے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اس سے گناہ گرجاتے ہیں جیسے پتے اس درخت سے جھڑتے ہیں۔

ابوداؤد میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لَا يَرُدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.

اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا. (صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکانوں میں سے سب سے زیادہ محبوب اللہ کی طرف مسجدیں ہیں اور مکانوں میں سے سب سے زیادہ برے اللہ کے نزدیک بازار ہیں۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (صحيح البخاري و صحيح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بَيْوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِلُوهَا قُبُورًا. (صحيح البخاري و صحيح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ۔

ترمذی میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.  
اندھیروں میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو پورے نور کی خوشخبری دے دو  
قیامت کے دن کے لئے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ  
الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقِبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ  
صَلَاةً وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَيْدِيِّ يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ  
وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي  
مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ  
أَلْفِ صَلَاةٍ. (رواه ابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا آدمی کی نماز گھر میں ایک نماز ہے اور محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر  
ہے اور اس کی نماز اس مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہے پانچ سو نماز کے برابر ہے اور اس  
کی نماز مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز میری مسجد  
(مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس کی نماز مسجد حرام میں ایک  
لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلُ  
قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ  
بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدًا فَحَيْثُ مَا أَدْرَكَكَ  
الصَّلَاةُ فَصَلِّ. (صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول سب سے پہلے کون سی مسجد زمین میں بنائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام میں نے کہا پھر کون سی فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال

پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں تجھ کو نماز پائے نماز پڑھ لے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ  
الْآخِرِ وَ ذُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ. (رواه الترمذی)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے اور فرض نمازوں کے بعد۔

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا  
لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرَبَّ وَجْهَكَ.

(رواه الترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا تھا اس کو افلح جس وقت سجدہ کرتا پھونک مارتا زمین پر پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح خاک آلود کر اپنے منہ کو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ  
صَلَاةِ الْفَلْدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. (صحيح البخاری و صحيح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے فضیلت میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتَهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. (رواه ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور ان کے لئے ان کے گھر بہتر ہیں مسجدوں سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسَّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُنِي مِنْ رُخْصَةٍ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَتَّى هَلَا وَلَمْ يُرَخِّصْ.

(رواه ابوداؤد والنسائی)

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اے اللہ کے رسول مدینہ میں بہت موذی جانور ہیں اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا پاتے ہو میرے لئے رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہا ہاں فرمایا حاضر ہو اور جماعت کو چھوڑنے کی رخصت نہ دی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَادُوا بَيْنَ الْمَنَاقِبِ وَسَلُّوا الْخَلَلَ وَلَيِّنُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَدْرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللَّهُ.

(رواه ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدھا کرو صفوں کو اور برابر کرو کندھوں کو اور بند کرو شکافوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور نہ چھوڑو تم کشادگی شیطان کے لئے جس نے ملائی صف ملائے گا اس سے اللہ اور جس نے توڑی صف توڑے گا اس سے اللہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ. (صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز پڑھائے ایک تمہارا لوگوں کو چاہئے کہ ہلکی کرے نماز تحقیق ان میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی اور جس وقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا اپنے نفس کے لئے چاہئے کہ لمبی کرے جس قدر چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ.

(صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو اٹھاتا ہے اپنا سر امام سے پہلے یہ کہ بدل ڈالے اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر کی شکل میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَنْبَرَأُ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے نماز پڑھی چالیس دن جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دو خلاصیاں ایک خلاصی دوزخ کی آگ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنَطِرِينَ. (رواه ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس آیتوں کے برابر قیام کرے نہیں لکھا جاتا غافلین سے اور جو قیام کرے سو آیتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے فرمانبرداری کرنے والوں سے اور جو کوئی قیام کرے ہزار آیتوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینے والوں سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ. (صحيح البخاري و صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک کے سر کے پیچھے جس وقت وہ سوتا ہے تین گرہیں لگاتا ہے ہر گرہ پر یہ کہتا ہے تجھ پر رات بڑی لمبی ہے سو جا اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تیسری گرہ کھل جاتی ہے وہ صبح کرتا ہے شادماں اور پاک نفس وگرنہ وہ صبح کرتا ہے پلید نفس اور ست

عَنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. (صحيح البخاري و صحيح مسلم)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا



یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ورم آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ. (صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا وہ آدمی صبح تک سویا رہا نماز کی طرف کھڑا نہیں ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے یا فرمایا اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

(صحيح البخارى و صحيح مسلم)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نمازوں میں اللہ کی طرف داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں اللہ کی طرف داؤد کے روزے ہیں وہ آدمی رات سوتے اور تہائی رات قیام کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فضائل رمضان

## ازادات

شیخ الاسلام حضرت شیخ علی بن ابی طالب  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفقیر  
شیخ طریقت شفیق الرحمن در خواستی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

## ناشر

مکتبہ شفیق الرحمن در خواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن شیخ جہاڑ خان  
پت 5  
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل رمضان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى  
جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالِإِلَهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَاحِبُ جَوَامِعِ  
الْكَلِمِ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

اما بعد:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى  
وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى  
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ  
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(بقره ۲۳۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ  
إِنِّي آدَمُ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ  
لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِخُلُوفِ فَمِ  
الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ (رواه مسلم)

محترم سامعین مکرم بزرگو عزیزان جو انومیری معززہ موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع رمضان المبارک کے مہینہ کے فضائل ہیں  
پہلے تلاوت کردہ آیت و حدیث کا مختصر مطلب معلوم کر لیں۔

## آیت کا مطلب

میں نے سورۃ بقرہ کی آیت پڑھی ہے اس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس  
آیت میں چار چیزیں ذکر کی ہیں  
۱۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ رَمَضَانَ كِي فَضِيلَتِ ذِكْرِكِي هِي كِه  
رمضان المبارک وہ شان والا مہینہ ہے جس میں اللہ نے قرآن جیسی شان والی کتاب  
اتاری ہے۔

۲۔ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ: قرآن کے فضائل کا ذکر کیا ہے  
پہلی فضیلت: قرآن مجید تمام لوگوں کے لئے سرِ اُپا ہدایت ہے  
دوسری فضیلت: قرآن مجید میں ہدایت کے لئے کھلے اور واضح دلائل ہیں  
تیسری فضیلت: قرآن مجید حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

۳۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ: سے رمضان میں روزہ کا حکم ذکر کیا ہے کہ جو شخص  
رمضان کے مہینہ کو پائے اس پر فرض ہے کہ روزہ رکھے اور اگر کوئی بیمار ہے یا مسافر ہے  
تو اس کو افطار کی اجازت ہے مگر دوسرے دنوں میں ان کی قضاء کرے کیونکہ اللہ  
تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے تم پر تنگی و سختی کا ارادہ نہیں کرتا اس لئے یہ حکم دیا  
تا کہ روزوں کی تعداد گنتی پوری کرو۔

۴۔ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ مِمَّا سَبَقَ لَكُمْ: قرآن و رمضان کی نعمت عطا کرنے پر انسانوں کا فریضہ ذکر کیا ہے

کہ جب اللہ نے تم کو مہینہ عظمت والا اور کتاب عظمت والی عطا کی ہے اور ہدایت عطا فرمائی اور احکام کی راہنمائی کی ہے تو اس ہدایت والی نعمت پر تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اور دوسرا فرض یہ ہے کہ اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس رحمن نے رحمت والی بارش برسائی ہے اور تمہیں یہ روحانی دولت عطا فرمائی ہے۔

### حدیث کا مختصر مفہوم

یہ حدیث قدسی ہے جس میں حضور ﷺ نے اللہ کی طرف سے روزہ دار کے لئے تین فضائل بیان کئے ہیں۔

### پہلی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک دیتا ہوں جتنا عمل میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مگر  
إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ رَوْزَهٗ صَرْفِ مِيْرَے لَے ہے کیونکہ روزہ دار صرف میری رضاء کے لئے کھانا پینا خواہشات کو چھوڑتا ہے اس لئے اللہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو جزاء و بدلہ میں خدا خود آپ دوں گا اور دوسری روایت میں وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ کہ روزہ دار کی جزاء اور بدلہ میں خود آپ بن جاتا ہوں کہ قیامت کے دن روزہ دار کو اپنی خاص تجلی کا دیدار کراؤں گا۔

### دوسری فضیلت

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوں گی ایک خوشی افطار کے وقت جب خشکی پیاس بھوک دور ہوتی ہے اور ہونٹ تر ہو جاتے ہیں دوسری خوشی آخرت میں جب اللہ کی ملاقات کرے گا یہ روحانی خوشی ہوگی۔



ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمْضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَّةُ الْجِنِّ جِبِ رَمَضَانَ كِي بِهَلِي رَات هُوتِي هِي شِيَا طِينِ اُور سِر كَش جَنَات كُوجِكُر دِيَا جَاتَا هِي قِيد كُر دِيَا جَاتَا هِي وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ جَهَنَّمَ كِي دُرُوَا زِي بِنْد كُر دِيِي جَاتِي هِي كُوكِي دُرُوَا زِي كِهَلَا نِهِي هُوتَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ جَنَّت كِي دُرُوَا زِي كِهُول دِيِي جَاتِي هِي كُوكِي دُرُوَا زِي بِنْد نِهِي هُوتَا بِخَارِي مِي حَضْرَت اُبو هِرِيرِه كِي رُوَايَت مِي هِي وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ آسْمَان كِي دُرُوَا زِي كِهِي كِهُول دِيِي جَاتِي هِي وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ اُور رَحْمَت كِي دُرُوَا زِي كِهِي كِهُول دِيِي جَاتِي هِي يِي سَب اِس مِهِينِه كِي بَرَكَات هِي۔ يِي هِي مِي حَضْرَت اِبْن عَمْرٍو سِي رُوَايَت هِي حَضْرَت صَلِي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي فَرْمَا يَانِ الْجَنَّةُ تُزَخَّرُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلِ رَمَضَانَ كِي مِهِينِه كِي لِي پُور اِسَال جَنَّت كُومَر صَح و مَزِين كِيَا جَاتَا هِي سَنگَارَا سَنُوَارَا جَاتَا هِي پُحَر فَرْمَا يَا جِب رَمَضَانَ كَا پِهَلَا دِن هُوتَا هِي هَبَّتِ الرِّيحُ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ عَرْشِ الْهِي كِي نِيچِي دَر خَتُوں كِي چُوتُوں سِي هُوتَا چَلْتِي هِي حُورُوں پُرُوِه حُورِيں كِهِي خُوش هُوتَا كِهْتِي هِي اللّٰهُ جَن تِيرِي بِنْدُوں نِي رَمَضَانَ كِي قَدْر كِي هِي اِن كُوهَا رَا شُوهَر بِنَادِي دِيِي هِي دِكِه كِرَا نِي اَنكُهُوں كُوتُهْنَدَا كِرِيں اُور هِي اِن كُود كِهِي كِر خُوش هُوں يِي رَمَضَانَ كِي بَرَكَات هِي۔ دُوسَرِي جَزَاء: فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ اِس رَمَضَانَ مِي اِيك رَات هِي جِس كُوكِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كِهْتِي هِي يِي اِيك رَات هَزَار مِهِينِه سِي بِهْتَر هِي لِي عِنِي اِس اِيك رَات كِي عِبَادَت اِيك طَرَف اُور هَزَار مِهِينِي كِي عِبَادَت اِيك طَرَف۔

اُبو داؤد مِي حَضْرَت اُبو هِرِيرِهؓ سِي رُوَايَت هِي حَضْرَت ﷺ نِي فَرْمَا يَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ حَسَّ نِيَّتِهِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى اس کے پہلے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

تیسری جزء: جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامُ لَيْلَةٍ تَطَوُّعًا اللَّهُ نے رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں اور رمضان کی راتوں میں عبادت تراویح کو نفل کیا ہے یعنی اپنے قرب کا ذریعہ بنایا ہے

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَاحْتِسَابًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جو ایمان و احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیں گے اور فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَاحْتِسَابًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ جو ایمان و احتساب اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں عبادت کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیں گے

چوتھی جزء: مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَذَى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَذَى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ جس نے رمضان میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی نیکی کی یا نفل پڑھی اس کو دوسرے مہینوں میں فرض نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے رمضان میں ایک فرض ادا کیا اس کو دوسرے مہینے میں ستر فرض کے پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا یہ ایسا شان والا مہینہ ہے کہ اس میں نیکی کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے

پانچویں جزء: وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب نقد جنت ہے کیونکہ اس مہینے میں دن کو انسان کھانے پینے جماع خواہشات



نفسانی سے صبر کرتا ہے اور پورا مہینہ خلاف شرع کاموں سے صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ تو صبر کر میں تجھے انعام میں جنت عطا کروں گا بخاری میں سہل بن سعد کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس کا معنی سیرابی کا ہے چونکہ روزہ دار اللہ کی رضا کے لئے بھوکا پیاسا رہتا ہے اس لئے اس کو قیامت کے دن ریان دروازہ سے داخل کیا جائے گا جب اس سے داخل ہوگا تو اس کی بھوک اور پیاس ختم ہو جائے گی یہ اللہ کی طرف سے صبر پر انعام ہوگا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں

(۱) صبر علی المصائب تکلیف و مشقت پر صبر کرنا

(۲) صبر علی المعاصی گناہوں سے رکننا

(۳) صبر علی الطاعات نیکی کے کاموں پر قائم رہنا

اس لئے وہ انسان کامیاب ہوگا جو روزہ کو حقیقت و آداب کے ساتھ بجالائے گا

## روزہ کی حقیقت و آداب

روزہ صرف ظاہری صبر یعنی صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ کی حقیقت

یہ ہے کہ انسان کے پورے جسم اور روح کو روزہ ہو

تیرے ہاتھوں کو روزہ ہو ہاتھ سے کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرو

تیرے پاؤں کو روزہ ہو سینما کلب گھر کی طرف نہ جاؤ زنا شراب جو اکی گندی مجالس کی

طرف نہ جاؤ چوری ڈاکہ کے لئے نہ جاؤ

تمہارے کانوں کو روزہ ہو کانوں سے قرآن و حدیث اور اچھی باتیں سنو راگ باجہ گانا

فحش باتوں کے سننے سے کان کو محفوظ رکھو

تمہاری آنکھ کو روزہ ہو کسی کو بری نگاہ سے نہ دیکھو اس کو بد نظری سے بچاؤ

تمہاری زبان کو روزہ ہو اس سے غیبت گلہ شکوہ بیہودہ بات نہ کہو بلکہ زبان سے قرآن  
ذکر رحمان درود شریف پڑھو

تمہارے دل و دماغ کو بھی روزہ ہو ان میں اچھے خیالات لاؤ برے خیالات نہ جماؤ  
غرضیکہ تمہارا پورا بدن اللہ کی طرف متوجہ ہو دین کی طرف نیکی کی طرف متوجہ ہو

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَمْ  
يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ  
جو روزہ رکھتا ہے مگر جھوٹ بولتا ہے اور برے کام بھی کرتا ہے تو اللہ کو ایسے شخص کے کھانا  
پینا چھڑانے کی ضرورت نہیں ہے

دارمی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا كُمْ مِنْ  
صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاُ بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کو  
بھوکے پیاسے رہنے کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا وَا كُمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ  
إِلَّا السُّهْرُ اور بہت سے رات کو عبادت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کو بیدار  
ہونے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے روزہ کو اس کی حقیقت و  
آداب کے ساتھ نہیں رکھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِذَا كَانَ يَوْمُ  
صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفُّ وَلَا يَصْخَبُ جب ایک آدمی روزہ دار ہے تو بدن کو گناہ  
سے باز رکھے اور زبان کو فحش باتوں سے پاک رکھے فَإِنْ مَسَّاهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ  
فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ بلکہ اگر کوئی شخص روزہ دار سے لڑائی جھگڑا کرے تو روزہ دار

کہے اِنِّیْ اِمْرَءٌ صَائِمٌ مجھے تو روزہ ہے میں اپنا روزہ ضائع نہیں کرتا۔  
 چھٹی جزء: وَشَهْرُ الْمُوَأْسَاةِ یہ مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے  
 غریبوں سے یتیموں سے بیواؤں سے مسکینوں محتاجوں سے ہمدردی کرو مساجد مدارس  
 میں جو دین حاصل کرنے والے قرآن حدیث پڑھنے والے طلباء ہیں ان سے  
 ہمدردی کرو اس مہینہ میں بھوکے پیاسے رہنے کی مشق کرائی گئی ہے تاکہ جو بھوکا پیاسا  
 محتاج ہے اس کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مہینہ میں  
 انسانوں سے زیادہ ہمدردی کرتے تھے

### رمضان اور حضور ﷺ کی سخاوت

نبیہتی میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ جب  
 رمضان شان والا مہینہ آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر مانگنے  
 والے کی ضرورت پوری فرماتے

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ  
 حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرَائِيلُ وَكَانَ جِبْرَائِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ  
 فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرَائِيلُ  
 أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے  
 مگر رمضان المبارک میں جب جبرائیل آپ کی ملاقات کے لئے آتے تو آپ کی  
 سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی رمضان کی ہر رات میں جبرائیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

ملاقات کرتے اور قرآن کا دور کرتے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت  
 ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہو میں اتنی تیزی نہ ہوتی جو پیغمبر کی سخاوت میں ہوتی۔  
 ساتویں جزء: وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا  
 جاتا ہے اس کا منظر افطار کے وقت دیکھیں جس کو دال نہیں ملتی ایک کھانا میسر نہیں ہوتا  
 اب دسترخوان پر کئی چیزیں موجود ہیں دال ہے ساگ ہے گوشت ہے پلاؤ ہے زردہ ہے  
 حلوہ ہے فروٹ ہیں پکوڑے سمو سے ہیں رب فرماتے ہیں تم رمضان المبارک کی  
 قدر دانی کرو میں تمہاری روزی کے دروازے کھول دوں گا۔

آٹھویں جزء: مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِتْقٌ رَقَبَتِهِ مِنَ  
 النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئٌ جب اللہ نے  
 تمہارا رزق روزی بڑھا دی تو اب تم دوسرے مسلمانوں کو افطار کراؤ ان کا روزہ کھلاؤ  
 کیونکہ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کو تین نتیجے ملیں گے۔

پہلا نتیجہ: اللہ تعالیٰ افطار کرانے والے کے گناہ معاف کر دیں گے۔  
 دوسرا نتیجہ: اللہ تعالیٰ اس کی گردن کو جہنم سے آزاد کر دیں گے اس کو جہنم سے آزادی کا  
 ٹکٹ مل جائے گا۔

تیسرا نتیجہ: جیسے روزہ رکھنے والے کو ثواب ملے گا اسی طرح روزہ افطار کرانے والے کو  
 بھی ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔

نویں جزء: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُنَّا نَجِدُ مَا  
 نَفِطِرُ بِهِ الصَّائِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا  
 الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَدَقَةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ پھر حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس تو اتنا نہیں کہ ہم کسی کو پیٹ بھر کے کھلائیں تو آپ نے فرمایا اس مہینہ میں رحمت کا دریا موج میں ہوتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو دودھ کے دو گھونٹ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ پر افطار کرائے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ وہی ثواب عطا کرے گا۔

دسویں جزء: مَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پانی پلائیں گے جس وجہ سے اس کو پیاس نہ لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو

## سحری و افطار کی فضیلت و اہمیت

جس طرح دوسرے کو افطار کرانے کی فضیلت ہے اسی طرح روزہ دار کے سحری کرنے اور افطار کرنے کی بھی فضیلت ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے بلکہ فرمایا ہمارے اور یہود و نصاریٰ میں فرق یہی ہے کہ ہم سحری کرتے ہیں اور وہ سو جانے کے بعد کھانے کو حرام سمجھتے ہیں مسلم شریف میں حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ لوگ اتنے تک ہمیشہ خیر بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے

## افطار کس کے ساتھ افضل ہے

ترمذی شریف میں حضرت سلمان بن عامرؓ کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و امر وحکم ہے

آپ نے فرمایا اِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ جب آدمی افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ برکت کا سبب ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پانی پر افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے

ابوداؤد شریف میں حضرت انسؓ کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل و عمل ہے

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ

لَمْ يَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمْرَاتٍ حَسَى حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تر کھجور پر افطار کرتے اگر تر کھجور نہ ہوتی تو خشک

کھجور پر افطار کرتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتی تو پانی کے چند گھونٹ پی کر افطار

کرتے۔ معلوم ہوا کھجور اور پانی پر افطار کرنا پیغمبر کی سنت ہے اس لئے تمہارے

دستر خوان پر جہاں دس چیزیں پڑی ہیں پہلے آپ افطار کھجور پانی پر کرو پھر مزے سے

حلوہ امرود کنو پکوڑے سمو سے کھاؤ مگر پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرو بلکہ بعض

روایات میں ہے اگر سحری کے لئے دوسرا کھانا نہ ملے تو کھجور پر سحری کرو

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ

مُحَوَّرَ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ مَوْسِنٌ كَلْتِ سَحْرِي كَهَجْرَةٍ۔

## افطار کی دعا

پھر افطار کے وقت پیغمبر والی دعا بھی مانگو

ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو پڑھتے۔ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ثواب ثابت ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔

ابوداؤد شریف میں حضرت معاذ بن زہرہؓ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ يَا اللهُ تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

گیارہویں جزء: وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے تین عشرے اور حصے ہیں۔ پہلا عشرہ: پہلا حصہ یکم سے دس تک رحمت خداوندی کا ہے اس میں اللہ کی رحمت کا دریا موج میں ہوتا ہے انسان روزہ رکھ کر قرآن پڑھ کر درود پڑھ کر ذکر کرے اللہ کی رحمت کا مستحق ٹھہرتا ہے ایسے لوگوں پر رحمت کی ہوائیں چلتی ہیں۔

دوسرا عشرہ: دوسرا حصہ دس سے بیس تک مغفرت خداوندی کا ہے اس میں گناہگاروں کے گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے۔

تیسرا عشرہ: تیسرا حصہ اکیس سے آخر تک جہنم سے آزادی کا ہے بہت سے انسانوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا

يُنَادِي مُنَادِيًا يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَاللَّهُ عَتَقَاءَ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ رَمَضَانَ السَّابِقِ كِي هِر رَات مِيں مَنَادِي دِينِ وَالْاِنْدَاء كِر تَا هِي اے نِيكِي كِر نِي وَالْاِنِيكِي كِي طَرَف مَتَوَجِه هُو زِيَادِه نِيكِي كِر پِهْلِي تِلَاوَت نُو اَفْل صَدَقَه ذِكْر كَم كِر تَا تَهَاب رَحْمَت خَدَا وَنَدِي كِي سِيَزَن كَا مِهِيْنِه آ گِيَا هِي نِيكِيوں كُو كَمَالِے اُور اے بَرَائِي كِر نِيے وَالْاِب بَرَائِي سِي رَك جَا رَحْمَت بَرَكْت وَالْاِمِهِيْنِه آ گِيَا هِي اَللّٰهُ كِي اِس مِهْمَان كَا حِيَا كِر اَب زَنَا شَرَاب جُو اَتَا ش چُورِي بَد مِعَاشِي عِيَا شِي فَا شِي بِي حِيَا ئِي كِي كَامُوں سِي بَا زَا جَا اُور اِن رَاتُوں مِيں بِيْهْت سِي گَنَا هَر گَار جَهَنَم سِي اَزَادِي كَا نِكَلْت حَا صِل كِر تِي هِيں۔

بَار هُوِيں جَزَاء: فَاسْتَكْثِرُوا فِيْهِ بِارْبَعِ خِصَالٍ خِصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبِّكُمْ وَخِصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا اَمَّا الْخِصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ رَبِّكُمْ فَشَهَادَةُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَاَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْئَلُونَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُونَ مِنَ النَّارِ رَمَضَانَ مِيں چَار كَام كَثْرَت سِي كِرِيں اِن مِيں سِي دُو كِي سَا تَه تَم اَللّٰهُ كُو رَا ضِي كِر وَا گِي اُور دُو كِي تَم كُو ضُرُوْرَت هِي

پہلی دو چیزیں جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوگی

ایک لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کی کثرت تاکہ عقیدہ توحید قائم رہے

دوسرا استغفار کی کثرت تاکہ گناہوں سے انسان صاف ہو جائے۔

پھر وہ دو چیزیں جو تمہارے لیے ضروری ہیں

ایک جنت کو طلب کرنا دوسرا جہنم سے پناہ مانگنا جنت کا نکل جہنم سے آزادی پر موقوف ہے۔

تیسری چیز: وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ

جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام اور خادم کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا اور اس



کے کام میں تخفیف کی تو اللہ تعالیٰ اس کے بھی گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کو بھی جہنم سے آزادی دیتے ہیں

## رمضان اور قرآن کی یاری

رمضان اور قرآن میں یاری اور دوستی ہے اس لیے جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو رمضان اعلان کر دیتا ہے اب میرا چاند نظر آچکا ہے اب میری بادشاہت اور اقتدار شروع ہو چکا ہے اب عزت قرآن کو ملے گی، عزت قرآن والے کو ملے گی، صدر ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، وزیر اعظم ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، ایم این اے، ایم پی اے ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، سرمایہ دار، جاگیر دار ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، کروڑوں اربوں روپے کا مالک ہے پیچھے کھڑا ہو جائے، مصلیٰ امامت پر اسے کھڑے ہونے کی اجازت دوں گا جس کے سینے میں الحمد سے لے کر والناس تک تیس پارے قرآن مجید ہو گا چاہے وہ غریب فقیر کا بیٹا کیوں نہ ہو مصلیٰ پر امام و مقتدا نظر آئے گا باقی لوگ اس کے مقتدی و تابع نظر آئیں گے، یوں رمضان نے اپنی یاری اور دوستی نبھائی کہ قرآن کو اور قرآن والے کو عزت و سرفرازی و سربلندی سے نوازا دیا۔

اسی لیے جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو تراویح میں قرآن پہلے پڑھا جاتا ہے اور روزہ بعد میں رکھا جاتا ہے

## رمضان تربیت کا مہینہ

رمضان تربیت، پریکٹس، ٹریننگ کا مہینہ ہے دن کو کھاؤ نہیں، پیو نہیں، خواہشات نفسانی سے دور رہتا کہ جہاد کی پریکٹس اور ٹریننگ حاصل ہو جائے، رات کو ڈیڑھ دو

گھنٹہ تراویح میں قرآن پڑھو اور سنو تا کہ قرآن پڑھنے اور سننے کی عادت پیدا ہو جائے صبح اٹھ کر سحری کھاؤ تا کہ تہجد پڑھنے کی عادت پیدا ہو جائے اس مہینہ میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور فطرانہ ادا کر دتا کہ سخاوت کا جذبہ اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کا سلیقہ پیدا ہو جائے اور جب یہ مہینہ ختم ہو تو اب امیر و غریب کا فرق مٹ جائے محمود و ایاز ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں سبھی غسل کر کے، اچھے کپڑے پہنے ہوئے، خوشبو لگائے ہو، تکبیرات پڑھتے ہوئے عید گاہ میں پہنچیں تا کہ آپس میں پیار و محبت، اتفاق و اتحاد کا جذبہ پیدا ہو جائے

### رمضان اور رحمت کی برسات

ساون کے مہینہ میں بادلوں سے اتنی بارش نہیں برسی جتنی رمضان کے مہینہ میں رب کی رحمت برسی ہے خوش نصیب ہیں جو رمضان کے ان لمحات اور اوقات سے فائدہ اور نفع حاصل کر رہے ہیں اور قرآنی پیغام لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ کا مصداق بن رہے ہیں

### رمضان اور قرآن کی سفارش

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ جو بندہ دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو قرآن پڑھتا سنتا ہے تو قیامت کے دن رمضان اور قرآن دونوں انسان کے لئے شفاعت کریں گے يَقُولُ الصَّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ روزه کہے گا یا اللہ اس کو میں نے دن میں کھانے پینے خواہشات سے روکا اس نے تیری رضا کے لئے کھانا پینا خواہشات کو چھوڑا تیری ذات سے تعلق کو جوڑا اس

لئے میری شفاعت اس کے حق میں قبول کرو یَقُولُ الْقُرْآنُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ  
النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ قرآن کہے گا یا اللہ میں نے اس کو رات میں سونے سے  
روکا اس نے نیند کو چھوڑا تیری کلام سے تعلق کو جوڑا اس لئے اس کے حق میں میری  
شفاعت قبول کر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَيُشَفِّعَانِ اللہ تعالیٰ دونوں کی  
سفارش قبول کریں گے اور قرآن و رمضان کے قدردان کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں  
گے مسلمان کے لئے قرآن بھی سفارش کرے گا رمضان بھی سفارش کرے گا نبی آخر  
الزمان بھی سفارش کرے گا منظر اس طرح ہوگا کہ ایک طرف سے قرآن ہوگا دوسری  
طرف سے رمضان ہوگا سامنے نبی آخر الزمان ہوگا درمیان میں مسلمان ہوگا اوپر رب  
رحمان ہوگا اللہ تعالیٰ تینوں کی سفارش قبول کرے مومن کو جنت کا داخلہ عطا فرمائیں گے۔

## رمضان کی عظمت

حضرت امام جعفر صادق کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ  
شَهْرُ اللَّهِ رَمَضَانَ كَامِهَيْبَةِ اللَّهِ كَامِهَيْبَةِ رَبِّهِ تَوْجِبُ اس کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی تو اس  
کی کتنی بڑی عظمت ہوگی جو اس کی قدر کرے گا وہ اللہ والا بن جائے گا حضرت عمرؓ کی  
روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ ضَيْفُ اللَّهِ رَمَضَانَ كَا  
مِهَيْبَةِ اللَّهِ كَامِهَيْبَانَ هُوَ رَمَضَانَ كَامِهَيْبَةَ اللَّهِ كَامِهَيْبَةَ رَبِّهِ تَوْجِبُ اس سے میزبان بھی راضی ہوگا یعنی  
رمضان راضی ہو گیا تو رب رحمان بھی راضی ہوگا تمہارا ہمارا مہمان کھلانے پلانے سے  
راضی ہوتا ہے مگر اللہ کا مہمان قرآن پڑھنے سے ذکر کرنے سے درود پڑھنے سے  
استغفار کرنے سے راضی ہوتا ہے۔

## رمضان کی معنوی فضیلت

بعض نے کہا رمضان رمض سے ہے جس کا معنی جلانا ہے تو رمضان بھی گناہوں کو جلا دیتا ہے  
بعض نے کہا رمض کا معنی بارش کا برسا تو رمضان بھی انسان کے گناہوں کو ایسے دھو دیتا ہے  
جیسے بارش چیزوں کو دھو دیتی ہے۔

بعض نے کہا جس وقت میں رمضان کے روزے فرض ہوئے اس وقت موسم گرمی کی  
تھی اس لئے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا بعض نے کہا رمضان میں نصیحت و فکر  
آخرت سے دل اس طرح متاثر ہوتے ہیں جیسے گرمی سے ریت و پتھر متاثر ہوتے ہیں  
اس لئے اس کا نام رمضان ہوا

## رمضان کی عظمت اس کے حروف سے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ رمضان کے پانچ حرف ہیں  
ر۔ اس سے رضوان اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے  
کا مہینہ ہے۔

م۔ اس سے مُحَابَّةُ اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کی محبت حاصل کرنے اور  
اس کے محبوب بننے کا مہینہ ہے۔

ض۔ اس سے ضَمَانُ اللہ کی طرف اشارہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کی ذمہ داری کا ہے  
یعنی اللہ نے احسان کے طور پر اپنے ذمہ لے لیا کہ تم میرے مہمان کو راضی کرو میں تم  
سے راضی ہو جاؤں گا۔

ا۔ اس سے الفت کی طرف اشارہ ہے کہ اس مہینہ میں ایک دوسرے سے الفت و محبت کرو

ن۔ اس سے نور کی طرف اشارہ ہے کہ رمضان کے احترام کے بدلہ میں اللہ تم کو خصوصی نور عطا فرمائیں گے۔

## رمضان کی فضیلت امور عظیمہ کی نسبت سے

رمضان کے اس مبارک مہینہ میں بہت سے اہم امور واقع ہوئے ہیں۔

۱۔ رمضان میں بیس رکعت تراویح سنت کی گئی جس میں پورا قرآن ختم کرنا اور سننا سنت ہے

۲۔ رمضان میں لیلة القدر کی رات ہے جو عظمت والی رات ہے۔

۳۔ رمضان میں اعتکاف ہے۔ جس سے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

۴۔ رمضان میں صدقہ فطر ہے جس سے انسان کے روزے کامل ہوتے ہیں۔

۵۔ رمضان میں عید ہے جس دن روزہ داروں کی بخشش کا اعلان ہوتا ہے۔

۶۔ رمضان میں کتب سابقہ نازل ہوئیں۔ رمضان کی تین تاریخ کو صحف ابراہیم نازل

ہوئے اور چھ تاریخ کو توراہ اور تیرہ تاریخ کو انجیل اور اٹھارہ تاریخ کو زبور نازل ہوئی

۷۔ رمضان کی ستائیس تاریخ کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن مجید کا نزول ہوا۔

۸۔ رمضان کی چوبیس تاریخ کو قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

۹۔ رمضان کی تین تاریخ کو نبی کی نور نظر لخت جگر حضرت فاطمہؑ سیدۃ نساء اہل الجہنم کی

وقات ہوئی۔

۱۰۔ رمضان کی دس تاریخ کو مکہ فتح ہوا نبی فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

۱۱۔ رمضان کی سترہ تاریخ کو سیدہ حضرت عائشہؑ صدیقہ کی وفات ہوئی۔

۱۲۔ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو غزوہ بدر ہے جس میں اسلام و حق کا بول بالا ہوا کفر و

باطل کا منہ کالا ہوا

۱۳۔ رمضان کی اکیس تاریخ کو سیدنا حضرت علیؑ حیدر کرار کی شہادت ہے۔

## رمضان کا انتخاب

غنیۃ الطالبین میں شیخ عبدالقادر جیلانی نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نوع سے چار کو منتخب فرمایا اور پھر ان چار سے ایک کا انتخاب کیا چنانچہ فرشتوں سے اللہ نے چار فرشتے منتخب کئے حضرت جبرئیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ، حضرت عزرائیلؑ علیہم السلام پھر ان میں سے جبرئیل کو چن لیا

اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے چار کو منتخب کیا حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چار کو منتخب کیا حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ پھر ان میں سے حضرت ابوبکرؓ کو چن لیا اسی طرح تمام مساجد سے چار کو منتخب کیا مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد طور سینا پھر ان میں سے مسجد حرام کو چن لیا

اسی طرح تمام دنوں سے چار دنوں کو منتخب کیا عید الفطر کا دن، عید الاضحیٰ کا دن، عرفہ کا دن، عاشورہ محرم کی دسویں کا دن پھر ان میں سے یوم عرفہ کو چن لیا اسی طرح تمام راتوں سے چار راتوں کو منتخب کیا لیلة القدر، شب برأت جمعہ کی رات، عید کی رات پھر ان میں سے لیلة القدر کو چن لیا اسی طرح تمام بستیوں سے چار بستیوں کو منتخب کیا مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، مسجد العشا ئیر پھر ان میں سے مکہ مکرمہ کو چن لیا

اسی طرح تمام پہاڑوں سے چار کو منتخب کیا اُحد کا پہاڑ، طور سینا کا پہاڑ، لبنان کا پہاڑ،  
کام کا پہاڑ پھران میں سے طور سینا کو چن لیا

اسی طرح تمام دریاؤں سے چار کو منتخب کیا حیون، سجون، نیل، فرات، پھران میں سے  
فرات کو چن لیا

اسی طرح تمام مہینوں سے چار کو منتخب کیا رجب، شعبان، رمضان، محرم پھران میں سے  
رمضان کے مہینہ کو چن لیا۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے رمضان کا احترام کیا اور بد بخت ہے وہ انسان  
جس نے رمضان کی بے قدری کی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ اے ایمان والو اللہ  
کے دین کی نشانیوں کی نہ خود بے قدری کرو اور نہ دوسروں کو بے قدری کرنے دو  
اب وقت ہے کہ اس شان والے مہینہ کو راضی کر لو دن میں روزے رکھو رات میں بیس  
تراویح کے اندر قرآن پڑھو اور سنو جو شخص آٹھ تراویح پڑھ کر جا رہا ہے وہ باقی نماز  
سے، اور قرآن سے اعراض کر کے پیٹھ دے کر جا رہا ہے یہ قرآن اور رمضان کی بے  
ادبی ہے پوری بیس رکعت میں قرآن سنو

## تراویح بیس رکعت

مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے رمضان میں بیس رکعت تراویح وتر کی تین رکعت کے ساتھ پڑھی ہیں بعض لوگ  
بخاری کی روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے آٹھ رکعت پڑھیں حالانکہ اس  
روایت میں فی رمضان وغیر رمضان کا ذکر ہے۔ یعنی حضور ﷺ رمضان اور غیر

رمضان میں آٹھ رکعت پڑھتے تھے تو یہ نماز تہجد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تہجد کی نماز آٹھ رکعت پڑھتے تھے ورنہ غیر رمضان میں تو تراویح نہیں ہے تراویح کی نماز الگ ہے اور تہجد کی نماز الگ ہے۔ اس لئے محبت سے ذوق سے تراویح پڑھو قرآن پڑھو رمضان کو راضی کرو تا کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور رسول اللہ بھی راضی ہو جائے

### رمضان اور حضور ﷺ کی بددعا

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں منبر پر تشریف لے گئے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو آمین کہا اسی طرح دوسرے اور تیسرے زینہ پر قدم رکھتے وقت بھی آمین کہا تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے عجیب عمل کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فرمایا تین شخصوں کے لئے جبرئیلؑ نے بددعا کی ہے اور میں نے آمین کہی ہے۔

جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیلؑ نے کہا رَغِمَ أَنْفَ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَهُوَ شَخْصٌ ذَلِيلٌ هُوَ جَسَدٌ فِي رَمَضَانَ جِيسَ رَحْمَتِ وَالِ مَهِينَةٍ كُوْپَايَا اَوْر پھر بھی اپنے گناہوں کو معاف نہیں کرایا میں نے آمین کہا

پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیلؑ نے کہا رَغِمَ أَنْفَ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَهُوَ شَخْصٌ بَهِيمٌ ذَلِيلٌ هُوَ كَنَسَ جَسَدَهُ مِثْلَ مِثْلِ مِثْلٍ هُوَ جَسَدٌ فِي رَمَضَانَ جِيسَ رَحْمَتِ وَالِ مَهِينَةٍ كُوْپَايَا اَوْر پھر بھی ذلیل ہو کہ جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو میں نے آمین کہا

پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیلؑ نے کہا رَغِمَ أَنْفَ رَجُلٍ اذْرَكَ عِنْدَهُ اَبْوَاهُ الْكِبَرِ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَخْصٌ بَهِيمٌ ذَلِيلٌ هُوَ جَسَدٌ فِي رَمَضَانَ جِيسَ رَحْمَتِ وَالِ مَهِينَةٍ كُوْپَايَا اَوْر



بڑھاپے کے حال میں تھے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہیں ہوا تو میں نے آمین کہا

## رمضان کے وظائف

اس مبارک مہینہ میں چار وظائف کا خصوصی اہتمام کریں۔

پہلا وظیفہ: قرآن مجید کی تلاوت رمضان کا یہ خصوصی وظیفہ ہے کیونکہ رمضان میں قرآن نازل ہوا ہے اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور انسان قرآن کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ اس لئے ہمارے اکابر و اسلاف نے اس کا بڑا اہتمام کیا ہے

امام ابوحنیفہؒ رمضان میں قرآن کے اکٹھ ختم کرتے تھے

امام شافعیؒ رمضان میں قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے

حضرت شیخ الہندؒ مولانا محمود الحسن تراویح کے بعد سحری تک یکے بعد دیگرے حفاظ سے نوافل میں قرآن سنتے رہتے تھے

حضرت شاہ عبدالقادرؒ رائے پوری تو رمضان میں ڈاک وغیرہ کا سلسلہ بھی ختم کر دیتے تھے بس قرآن کی تلاوت ہی تلاوت ہوتی اسی طرح صالحین کا معمول رہا ہے

دوسرا وظیفہ: درود شریف کا پڑھنا اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوتا ہے انسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق ہوگا

تیسرا وظیفہ: ذکر الہی کا التزام اس سے نیکی کا جذبہ ہوتا ہے اور خاتمہ ایمان پر ہوگا

چوتھا وظیفہ: استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھتے رہو اس سے گناہ دھل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی آخر الزمان اور قرآن اور رمضان کی قدر

دانی کی توفیق نصیب فرمائے ان کی بے ادبی سے محفوظ فرمائے تینوں کو ہمارے لئے قیامت کے دن سفارشی بنائے اور ان کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرمائے (آمین)

## نفل روزوں کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے افضل ہیں اور فرضوں کے بعد رات کی نماز افضل ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْنَا صَامَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعْظِمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتُنِي بَقِيْتُ إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَنَّ التَّاسِعَ. (رواه مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول یہ ایک ایسا دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ. (رواه مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ النَّهْرِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ روزے رکھنے والے کی مانند ہوگا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى. (متفق عليه)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دن روزہ رکھنا منع ہے۔ فطر اور اضحیٰ کے دن۔

عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَدَلِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ. (رواه مسلم)

حضرت نبیۃ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ. (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرَضُ  
الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

(رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سوموار اور جمعرات کو اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں  
میرے اعمال پیش ہوں جب میں روزہ دار ہوں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا  
صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ  
عَشْرَةَ (رواه الترمذی والنسائی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے ابو ذر اگر تو مہینہ کے تین روزے رکھے تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھ۔  
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

(رواه الترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور آگ کے  
درمیان آسمان و زمین کی مسافت کے قریب خندق بنا دیتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ  
الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى

اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَنَحْنُ  
 نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى  
 مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ (متفق عليه)  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس  
 وقت مدینہ تشریف لائے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن تم روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا  
 دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کے  
 ساتھیوں کو غرق کیا تھا تو موسیٰ نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا۔ ہم بھی اس دن روزہ  
 رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسیٰ کے ساتھ تم سے زیادہ تعلق  
 رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ  
 وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (رواه ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا  
 ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ بَعَّدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرُخٌ حَتَّى  
 مَاتَ هَرَمًا. (رواه احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے۔ اللہ  
 تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان اس قدر فاصلہ کر دیتا ہے جیسے ایک کوا جو بچپن میں

اُڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مر جائے جس قدر مسافت طے کرے گا اس قدر اس کے اور جہنم کے درمیان بُعد ہوگا۔ یاد رہے پرندوں میں سب سے زیادہ عمر کوئے کی ہوتی ہے۔ کوئے کی عمر ہزار سال تک بھی ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت کو ”صومِ داؤدی“ پسند ہے کہ آدمی ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تاکہ روزہ عادت نہ بنے بلکہ عبادت بنے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فوائد

ازافادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ اشرفیہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن شیخ پور  
پوسٹ نمبر 5  
Web: www.shaikhedarqhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل حج

## حج بیت اللہ قرآنی آیات کی روشنی میں

وَأَذِيقُهُمْ أَجْرَهُمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَأَسْمِعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا  
 أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ وَآرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
 الرَّحِيمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ  
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (بقرہ)

(ترجمہ) اور یاد کرو جب اٹھاتے تھے ابراہیم بنیادیں خانہ کعبہ کی اور اسماعیل  
 (اور کہتے جاتے تھے) اے رب ہمارے ہماری خدمت کو قبول فرمائیے  
 بے شک آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

اے رب ہمارے اور بنا ہم کو فرمانبردار واسطے اپنے اور ہماری اولاد میں سے  
 ایک جماعت فرمانبردار واسطے اپنے اور سکھلا ہم کو ہمارے مناسک حج اور متوجہ  
 ہو جا اور ہمارے تحقیق آپ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے جو تلاوت کرے  
 اوپر ان کے آپ کی آیتیں اور سکھلائے ان کو کتاب اور دانائی اور پاک کر  
 دے ان کو تحقیق آپ ہی غالب حکمت والے ہیں۔

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۖ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ  
 وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ  
 وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۗ وَاتَّقُوا لِلَّهِ الْآلِبَابَ ○ (بقرہ)

حج کے مہینے معلوم ہیں پس جو شخص ان میں حج مقرر کرے پس نہ تو وہ فحش گفتگو  
 کرے اور نہ کوئی گناہ اور نہ جھگڑا اور جو تم بھلائی کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے اور زوارہ



لے لیا کرو پس تحقیق بہترین زاد گناہ اور سوال سے بچنا ہے اور اے عقل والو مجھ سے ڈرتے رہو۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ  
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَاللَّهُ  
عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ  
فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّي وَعَنِ الْعَالَمِينَ ○ (آل عمران)

(ترجمہ) تحقیق پہلا گھر جو مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ مکہ میں ہے برکت والا اور دنیا بھر کا رہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو شخص اس میں داخل ہو امن والا ہو جاتا ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ ہے اس مکان کا (یعنی خانہ کعبہ کا) حج کرنا جو شخص کہ طاقت رکھتا ہو اس کی طرف راہ پانے کی۔ اور جو شخص کافر ہو پس تحقیق اللہ بے نیاز ہیں تمام جہان والوں سے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ  
تَعْبُدُوا الْأَصْنَامَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۗ فَمَنْ تَبِعَنِي  
فَإِنَّهُ مِنِّي ۗ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ  
مِنْ دُرِّيَّتِي بُوَادِعَ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا  
الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَىٰ إِلٰهِهِمْ وَارْزُقْهُمْ  
مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ○ (ابراہیم)

(ترجمہ) اور جب کہا ابراہیم نے اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے اور مجھ کو اور میرے خاص بیٹوں کو بتوں کی عبادت سے بچالیجئے۔

اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا پھر جس شخص نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو آپ بخشنے

والے مہربان ہیں۔

اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو ایسی وادی میں جو کھیتی کے قابل نہیں آپ کے محترم گھر کے قریب بسا رہا ہوں۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں پس آپ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف متوجہ کر دیجئے اور ان کو پھلوں میں سے رزق دیجئے تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ  
لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ  
يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ (الحج)

(ترجمہ) اور جس وقت ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی جگہ بتلا دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں کیلئے اور (نماز میں) قیام اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک رکھنا۔

اور (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو آویں گے تیرے پاس پیدل اور ہر دبلے اونٹ پر آویں گے ہر راہ دور دراز سے۔

## حج بیت اللہ نبویؐ ارشادات کے آئینے میں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَزِفْثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وُلِدَتْهُ أُمُّهُ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کیلئے حج کرے اور حج کے دوران نہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور نہ دواعی جماع اور نہ فحش گفتگو کرے اور نہ ہی کوئی اور گناہ کرے تو حج سے یوں بے گناہ واپس آئے گا جیسا کہ جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے درمیانی عرصہ کے گناہوں کے لئے اور حج مقبول کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمْرَارُ وَقَدْ اللَّهُ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَعْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ (رواہ ابن ماجہ)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ سے دعا

مانگتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتے ہیں اور اگر اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ ان کی مغفرت فرماتے ہیں۔

عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما الحاج قال الشَّعْبُ الثَّغْلُ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السَّبِينُ قَالَ زَادُ وَرَاحِلَةٌ (رواه ابن ماجه)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حاجی کی صفت و کیفیت کیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پراگندہ بال اور خوشبو سے عاری وجود۔ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ حج کے کون سے افعال افضل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کے جانور کا خون بہانا۔ ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبیل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ زادراہ اور سواری۔

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أراد الحج فليعجل (رواه ابو داود)

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو وہ جلدی کرے۔

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زار قبري وجبت له شفاعتي (رواه البيهقي)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری سفارش لازم ہوگئی۔  
 عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی  
 (رواہ البیہقی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج وکعبیزنی فقد جفانی  
 (رواہ ابن عدی)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ وفائ نہیں کی۔

# حج عشق و محبت کا سفر

## (پہلا منظر)

حج کا ایک ایک رکن... ایک ایک واجب... ایک ایک سنت... ایک ایک ادا  
 عشق و محبت کی ایک عجیب و غریب اور انوکھی داستان ہے۔  
 حج میں مصروف انسان کو اپنے تن من دھن کا ہوش نہیں ہوتا۔  
 بال بکھرے ہوئے... ناخن بڑھے ہوئے... میل کچیل چڑھا ہوا...  
 چہرہ غبار آلود... کپڑے خاک آلود... ننگے سر... ننگے پیر...  
 سر پر ٹوپی نہیں... پاؤں میں جوتا نہیں... وجود پر لباس نہیں... کندھوں پر عبا نہیں  
 گھر سے بے گھر... در محبوب پہ سر... تارک مال و زر...  
 نہ کھانے کی پرواہ... نہ پینے کی خبر... نہ غسل کا دھیان... نہ نظافت کا گمان...  
 نہ صفائی و ستھرائی سے سروکار... نہ عطر و خوشبو کا۔ روادار...  
 نہ کپڑوں کی خبر... نہ زیبائش کا اثر... رگی وقار سے دل گرفتہ... آہ و بکا سے سوختہ  
 کبھی خانہ خدا کے ارد گرد چکر لگانا... کبھی خانہ کعبہ کے در و دیوار کو سینے سے لگانا  
 کبھی خانہ محبوب کے پتھروں کو چومنا... کبھی کوچہ محبوب میں دیوانوں کی طرح گھومنا  
 کبھی خانہ محبوب کے پردہ ہائے دیوار سے لپٹنا اور رونا...  
 کبھی قرب کا شکریہ... کبھی بعد کا شکوہ... پاؤں چکر میں... زبان حرکت میں...  
 کہیں آہستہ آہستہ چلنا... کہیں تیز تیز دوڑنا...  
 کہیں سر جھکا کے چلنا... کہیں سینہ تان کے چلنا...  
 کبھی صفا پر... کبھی مروہ پر... حاضر حاضر چلانا...

کبھی حطیم میں... کبھی مقام ابراہیم پر... جبین نیاز جھکانا...  
 کبھی حجر اسود کا بوسہ لینا... کبھی رکن یمانی کو سلامی دینا...  
 کبھی ملتزم سے چپکنا اور لپٹنا... کبھی شوق میں لپکنا... کبھی خوف سے تھمنا...  
 محبوب کے یاروں کا تصور آئے تو نعرہ مستانہ لگا دینا...  
 محبوب کے دشمنوں کا تصور آئے تو سینہ تان لینا...  
 بات ہو تو محبوب کی... یاد ہو تو محبوب کی...  
 فریاد ہو تو محبوب سے... راز و نیاز ہو تو محبوب سے...  
 پھر خانہ بدوشوں کی طرح کوچہ ہائے محبوب کی خاک چھاننا...  
 کبھی مکہ... کبھی منی... کبھی عرفات... کبھی مزدلفہ...  
 نہ چال میں سکون... نہ انداز میں قرار... ہر لمحہ ہر گھڑی بے چینی و بے قراری کا اظہار  
 کبھی یہاں... کبھی وہاں... دن منی میں تو رات مزدلفہ میں...  
 نہ وہاں دن پورا... نہ یہاں رات پوری...  
 زندگی کی ہر چیز ادھوری... صرف یاد محبوب پوری...  
 اپنی آن بان شان کو مٹا دینے کا جذبہ... اپنے تن من دھن کو لٹا دینے کا داعیہ  
 کبھی شیطان کو کنکریاں مارنا... کبھی اپنے سر کے بال منڈوانا...  
 کبھی اپنی کوتاہیوں کی تلافی صدقہ و کفارہ سے کرنا...  
 اور آخر میں بحکم محبوب ذبیحہ جان کا فدیہ ذبیحہ حیوان سے دینا۔  
 اور بظاہر فدیہ حیوان دے کر درحقیقت اپنے نفس کو ہی قربان و فدا کر دینا  
 اسی کا نام حج ہے... اسی کا نام عشق و محبت ہے... اسی کا نام وفاداری و چلتاری ہے  
 پھر مدینہ منورہ حاضر ہو کر روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا...

اور پاؤں کھڑے ہو کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتا...  
 اور روزِ محشر... عنایتِ خسروانہ... نظرِ مشفقانہ... اور سفارشِ کریمانہ...  
 کی درخواست کرنا اور حوضِ کوثر پر... خصوصی توجہ کی التجا و آرزو کرنا...  
 ریاضِ الجنت میں نوافل ادا کرنا... اور دنیا میں ہی جنت کی سیر کرنا...  
 اور پھر حایوں کا اپنے گھروں میں گناہوں سے پاک و صاف ہو کر یوں پلٹنا...  
 جیسے آج ان کی ماؤں نے انہیں جنم دیا ہو۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
 لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ  
 إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ  
 لَا شَرِيكَ لَكَ



## حج عشق و محبت کا سفر

(دوسرا منظر)

ماہ رمضان میں تربیت: حاجی کی تربیت ماہ رمضان سے شروع ہو جاتی ہے اور ماہ رمضان کے فوراً بعد اشہر حج (حج کے مہینے) شوال، ذیقعدہ، ذوالحج شروع ہو جاتے ہیں۔

ماہ رمضان میں... دن کو کھانے پینے، خواہشاتِ نفسانی سے دور رہتا کہ عشق و محبت کے سفر میں ان چیزوں کی قربانی دینے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... رات کو تراویح میں قرآن پڑھو یا سنو اور صبح کو اٹھ کر تہجد اور قرآن سے یاری لگاتا کہ عبادت کا ذوق پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... آخری دس دن اپنے گھریار، بیوی بچوں کو چھوڑ کر اعتکاف کی نیت سے اللہ کے گھر میں ڈیرے ڈال دو تا کہ اپنے اہل و عیال اور گھریار کو چھوڑ کر بلدا میں واقع اللہ کے اصل گھر تک پہنچنے کا شوق پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقات۔ ادا کرو تا کہ... اللہ کے راستے میں... اور اللہ کے گھر تک پہنچنے کیلئے... خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

ماہ رمضان میں... ابتدائی تربیت کے حصول کے بعد۔ اب عاشق صادق۔ کا۔ عشق و محبت کا سفر شروع ہوتا ہے۔

سفر عاشقانہ... گھریار کو چھوڑا... اپنی بستی اور شہر کو چھوڑا...

دوست احباب سے ناپٹ توڑا... آل اولاد سے منہ موڑا... اپنے ملک وطن اور قوم کو چھوڑا...

بستیاں آئیں گذر گیا... شہر آئے گذر گیا... جنگل آئے گذر گیا...  
 دریا آئے عبور کر گیا... سمندر آئے عبور کر گیا... صحرا آئے عبور کر گیا...  
 یہاں تک کہ چلتے چلتے... جنگلوں... بیابانوں... پہاڑوں... کی خاک  
 چھانٹتے چھانٹتے... چشموں... دریاؤں... سمندروں... کو عبور کرتے کرتے  
 اللہ کی مقدس سرزمین عرب پہنچ گیا۔

لباس عاشقانہ... میقات (احرام باندھنے کی جگہ) پہنچ گیا  
 میرے مولیٰ! لباس کیسا پہنوں... کہا... عاشق بن کے آئے ہو...  
 محبت بن کے آئے ہو... قافلہ عشاق کے فرد بن کے آئے ہو...  
 ذرا لباس تو عاشقانہ پہن کے دکھاؤ  
 میرے مولیٰ! کیسے... کہا...

سر سے ٹوپی اتارو... پاؤں سے جوتا اتارو... وجود سے کپڑے اتارو...  
 اور لباس عاشقانہ... کفن کے دو کپڑے پہن لو... جنہیں پہن کے تم نے قبر  
 میں جانا ہے... ایک نئی اور ہمیشہ کی زندگی کا آغاز کرنا ہے  
 من ربك... من نبيك... ما دينك... تین سوالوں کا جواب دینا ہے۔  
 زبان عاشقانہ...

میرے مولیٰ کیا بولوں... کہا... لپٹے عقیدہ کا اظہار کرو... لبیک والا ترانہ گاؤ...  
 لباس اور حلیہ عاشقانہ بنایا ہے... تو زبان اور بولی بھی عاشقانہ بناؤ...  
 تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ  
 خالق کون ہے... مخلوق کون ہے... عابد کون ہے... معبود کون ہے

ساجد کون ہے... مسجود کون ہے... رازق کون ہے... مرزوق کون ہے...  
 محبت کون ہے... محبوب کون ہے... آنے والا کون ہے اور جس کے دروازے  
 پر چل کے آیا ہے وہ ذات کون ہے... اور پھر یہ دیوانہ و فور عشق و محبت میں...  
 اور انتہاء جنون و دیوانگی میں پکارا اٹھتا ہے...

ليك اللهم ليك ليك لا شريك لك ليك ان الحمد والنعمة  
 لك والملك لا شريك لك

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ کی ذات و صفات میں کوئی شریک  
 نہیں۔ حمد و ثناء اور مدح و ستائش کے لائق صرف آپ ہی کی ذات ہے۔  
 کل نعمتیں آپ ہی کی عطا ہیں۔ آپ کی مملکت و بادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔  
 سپر پاور آپ کی ذات ہے اور ورلڈ آرڈر آپ ہی کو جتا ہے۔

افعال عاشقانہ... میرے مولیٰ کیا کروں... کہا... لباس اور زبان کو  
 عاشقانہ بنایا ہے تو افعال کو بھی عاشقانہ بناؤ... اپنی دیوانگی اور جنون کے اظہار  
 کیلئے آئے ہو تو... افعال... اعمال... اور حرکات... بھی تو دیوانوں اور  
 مجنوں جیسے کرنے ہونگے۔

کیا دیوانوں اور مجنوں کو دیکھا نہیں

کہیں کھڑے ہیں... کہیں بیٹھے ہیں... کہیں لیٹے ہیں...

کبھی چل رہے ہیں... کبھی دوڑ رہے ہیں...

کبھی پتھر مار رہے ہیں... کبھی پتھر کھا رہے ہیں...

کپڑے پھٹے ہوئے... بال بڑھے ہوئے... عقل دہوش گنولے ہوئے...

اپنوں اور غیروں کے ستائے ہوئے... اپنی ہی ایک دنیا بسائے ہوئے...

کبھی ہستی میں... کبھی شہر میں... کبھی جنگلوں میں... کبھی پہاڑوں میں...  
 کبھی آبادی میں... کبھی ویرانے میں... کبھی خلوت میں... کبھی جلوت میں...  
 کبھی مسکراتے ہوئے... کبھی روتے ہوئے...  
 کبھی کھلے ہوئے... کبھی ڈرے ہوئے...

کہیں آہستہ آہستہ... کہیں تیز تیز... کہیں سر جھکا ہوا... کہیں سر اٹھا ہوا...  
 اپنی دنیا میں مگن... ایک عجیب سی لگن...

اور بندہ کہتا ہے... لبیک... اور پھر عاشق صادق کے جنون و دیوانگی کا  
 ایک انوکھا سفر شروع ہوتا ہے... خانہ کعبہ کا طواف شروع ہوتا ہے  
 اضطباع کرنا ہے... یعنی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے  
 پر ڈالنا ہے... مل کرنا ہے یعنی پہلوانوں کی طرح سینہ تان کے... گردن اکڑا کے  
 اور... ہرن کی طرح چوکڑی بھر کے چلنا ہے...

پھر صفا اور مردہ کی سعی ہے... پھر... منی... عرفات... مزدلفہ... کی وادیاں  
 اور سنگلاخ چٹانیں ہیں... پھر رمی جمرات ہے... پھر قربانی ہے... پھر حلق یا  
 قصر ہے... پھر طواف زیارت ہے... پھر مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 حاضری ہے... ایک دیوانے کے کتنے مقام اور منزلیں ہیں... اور دیوانگی بھی  
 ایسی کہ خود کو بھول جاؤ صرف محبوب کو مرکز نگاہ بناؤ... اور حالت احرام میں اگر  
 بال بڑھتے ہیں بڑھتے رہیں... کاٹنے کی اجازت نہیں...  
 ناخن بڑھتے ہیں... بڑھتے رہیں... کاٹنے کی اجازت نہیں...

میل کچیل پیدا ہوتی ہے ہوتی رہے... نہانے کی اجازت نہیں...  
 بدبو پھیلتی ہے پھیلتی رہے... خوشبو لگانے کی اجازت نہیں...  
 بالوں میں جوئیں پیدا ہوتی ہیں ہوتی رہیں... مارنے کی اجازت نہیں...  
 ایک الگ سی دنیا ہے... ایک الگ سا سرور ہے...  
 ایک عجب سی زندگی ہے... ایک عجب سا شعور ہے...  
 عشق کی انتہا جان بھی فدا  
 اب دیوانہ سوال کرتا ہے میرے مولیٰ!

میرا لباس بدلا... میری زباں بدلی... میرے افعال و اعمال بدلے...  
 میری آن بان شان ختم ہوئی... میں نے ملک، وطن، قوم کو چھوڑا...  
 میں نے سب کے... گھر... در... اور تعلق کو چھوڑا...  
 صرف آپ کے... گھر... در... اور ذات سے تعلق جوڑا...  
 سب کی طرف پیٹھ کی... آپ کی طرف رخ کیا...  
 میرے مولیٰ! اب تو میرے گناہ معاف کر دو... اب تو مجھ سے راضی ہو جاؤ  
 اور غیب سے ندا آتی ہے کہ... ابھی ایک چیز باقی ہے  
 میرے مولیٰ کیا چیز باقی ہے... کہا... اُنٹ... تو جو باقی ہے... تیری ذات جو  
 باقی ہے

ارے سچے عاشق تو وہ ہوتے ہیں جو اپنے محبوب کے قدموں میں اپنی جان بھی  
 نچھاور کر دیتے ہیں... اب تم عاشق بن کے آئے ہو...  
 اور اپنی جان بچا کر زندہ واپس جانا چاہتے ہو... یہ محبت کے اصول کے خلاف ہے۔  
 اور پھر یہ عاشق صادق... فدیہ حیوان دے کر...  
 درحقیقت اپنی جان ہی قربان کر دیتا ہے... اور اپنے رب رحمن کو راضی کر لیتا ہے۔

مسلمانو... آؤ دوڑو... حاجی کا استقبال کرو... ایئر پورٹ پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... ریلوے اسٹیشن پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... بس سٹینڈ پر پہنچ سکتے ہو تو پہنچ جاؤ... وگرنہ حاجی صاحب کے گھر ہی چلے جاؤ اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی کیلئے دعا کراؤ... وہ اپنے گناہ معاف کرا کے آیا ہے... تمہارے لئے ہاتھ اٹھائے گا رب رحمن تمہارے گناہ بھی معاف کر دیگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 وَعَلٰی اٰلِ اَبْنِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ  
 عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ  
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
 اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی  
 اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

# حج عشق و محبت کا سفر

(تیسرا منظر)

حج: اللہ کے... چند محبوبوں... اور پیاروں کی... اداؤں... وقاؤں...  
اور دعاؤں... کا نام ہے۔

حج: اللہ کے... چند محبوبوں اور پیاروں کی... اداؤں... وقاؤں...  
اور دعاؤں کی نقل کا نام ہے۔

حج: حضرت ابراہیم علیہ السلام... حضرت اسماعیل علیہ السلام... حضرت ہاجرہ  
علیہا السلام... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی اداؤں... وقاؤں... دعاؤں... کا نام ہے۔

حج: ابراہیم خلیل اللہ... اسماعیل ذبح اللہ... محمد حبیب اللہ کی بے مثال  
ولا زوال قربانیوں کا نام ہے۔

حج: اللہ کے چند مقدس اور برگزیدہ بندوں کی لاثانی اور لافانی عشق و محبت کی  
داستان کا نام ہے۔ احرام اور تلبیہ کے بعد طواف بیت اللہ شروع ہوتا ہے۔

اضطباع اور رمل: بیت اللہ کے طواف میں سات چکروں میں سے پہلے تین  
چکروں میں پہلوانوں کی طرح اکڑ کے چلنا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام جب ۷ھ  
میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ القضاء کیلئے مدینہ منورہ سے  
مکہ مکرمہ تشریف لائے تو کفار نے خوشیاں منائیں اور طعنے دیے کہ صحابہ کو یثرب  
کے بخار نے نحیف و نزار اور کمزور و لاغر کر دیا ہے۔ تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اللہ کے حکم سے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ... ذرا اکڑ کے چلو... تاکہ  
دشمن کو پتہ چلے کہ... اصحاب محمدؐ جسم و جان کے اعتبار سے تو ضعیف ہو سکتے ہیں...

لیکن عقیدہ و ایمان کے اعتبار سے ہرگز کمزور نہیں ہیں... اور پھر صحابہ کرام اس شان سے اکڑ کے چلے... کہ دنیائے کفر میں ماتم برپا ہو گیا... اور مشرکین مکہ آپس میں کہنے لگے... ارے ان کو کمزور و ناتواں کہتے تھے... ان کی توجہ ہی نہیں بلکہ جسم بھی قوت و طاقت کے اعتبار سے بھرپور نظر آتے ہیں۔  
میرے مولیٰ!

۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں۔ آج تو وہ منظر و سماں نظر نہیں آتا۔ کہیں کمزور و ناتواں صحابہ کرام نظر نہیں آتے۔ کہیں طنز و استہزاء کرتے ہوئے مشرکین مکہ نظر نہیں آتے۔ آج اضطباع اور ریل کی کیا ضرورت ہے۔

اور غیب سے ندا آ رہی ہے کہ... نہیں... جب تک میرے پیاروں کی اداؤں کی نقل نہیں کرو گے تمہارا آنا مقبول و منظور نہیں کروں گا۔ اور ان اداؤں کی نقل اس وقت سے لیکر قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔ سبحان اللہ!

حجر اسود: حجر اسود کو چومنا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ حجر اسود کو... انبیاء نے چوما... محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوما اور جو حجر اسود کو چومے گا حجر اسود اس کے گناہوں کو چوس لے گا اور گناہوں سے

پاک و صاف کر دیگا۔ اور حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا تھا  
إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ تَوَاقُّعُ نَفْعٍ وَأَوْقَاعُ نَقْصَانٍ كَمَا لَكَ نَيْبٌ  
ہے اگر میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے بوسے نہ لیے ہوتے اور ہمیں بوسہ لینے کا حکم نہ کیا ہوتا تو عمرؓ کبھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔

مقام ابراہیم: وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى  
مقام ابراہیم پر دو رکعت سنت ادا کرنی ہے یہ وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔ یہ پتھر لفٹ کی مانند بلند اور



پست ہوتا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس پتھر پر قیامت تک کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان محفوظ کر دیے۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت سنت کا پڑھنا حضرت عمرؓ کی آرزو اور خواہش تھی اور پھر یہی آرزو اور خواہش... قرآن بن گئی... حکمِ رحمن بن گئی... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بن گئی۔

صفا و مروہ: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

صفا اور مروہ کی سعی کرنی ہے... سات چکر لگانے ہیں... میلین اخضرین کے درمیان دوڑ لگانی ہے... کیوں... اس لئے کہ یہ حضرت ہاجرہ کی سنت ہے۔ جب پانی نہیں مل رہا تھا۔ اسماعیل علیہ السلام پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے تھے۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان پست جگہ پر جہاں سے اسماعیل علیہ السلام نظر نہیں آتے تھے دوڑ لگائی تھی۔ آج حضرت ہاجرہ کی سنت کو ادا کرنا ہے۔

میرے مولیٰ! صدیاں گزر چکی ہیں۔ وہ منظر اور سماں بدل چکے ہیں۔ کوئی اسماعیل پیاسا نظر نہیں آتا۔ کوئی ہاجرہ پریشان نظر نہیں آتی۔ آب زم زم ختم ہونے میں نہیں آتا۔ صفا اور مروہ کی سعی کیوں کریں اور دوڑ کیوں لگائیں۔

لیکن غیب سے آواز آ رہی ہے کہ جب تک میری مقبول بندی ہاجرہ کی ادا کی نقل نہیں کرو گے تمہارا حج و عمرہ مقبول و منظور نہیں کرونگا۔

منیٰ۔ عرفات۔ مزدلفہ: اب منیٰ روانہ ہو جائیں رات منیٰ میں ٹھہر جائیں صبح کو عرفات میں زوال سے پہلے پہنچ جائیں اور زوال سے لیکر غروب شمس تک عرفات میں قیام کریں اور پھر رات مزدلفہ میں گزاریں اور صبح کو پھر منیٰ میں پہنچ جائیں۔

میرے مولیٰ! کیا کریں۔ کہا... بس بیٹھے رہو... لیٹے رہو... چلتے رہو  
 بڑھتے رہو... مانگتے رہو... روتے رہو... توبہ کرتے رہو...  
 نادم ہوتے رہو... اپنے رب سے اس کی رحمت طلب کرتے رہو...  
 میرے مولیٰ! یہ کیا ہے۔ کہا  
 کچھ یادیں ہیں... کچھ باتیں ہیں... گزرے کل کی کہانیاں ہیں...  
 تاریخ کی نشانیاں ہیں... کچھ ادائیں ہیں... کچھ وقائیں ہیں...  
 کچھ دعائیں ہیں... عشق و محبت کی صدائیں ہیں۔

رمی جمرات: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے حکم سے  
 حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے منیٰ کے میدان کی طرف چلے  
 تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ بھلا ایسا کبھی ہوا ہے کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح  
 کرے۔ تو حضرت ابراہیم سمجھ گئے کہ شیطان مجھے عشق و محبت کے امتحان میں  
 ناکام کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ اکبر کہہ کر شیطان کو سات کنکریاں ماریں  
 اور بھگا دیا۔ شیطان نے دوبارہ پھر سہ بارہ کوشش کی لیکن ہر مرتبہ کنکریاں  
 کھائیں اور ناکامیاں سمیٹیں۔ اور پھر یہی ادا سنت خلیل بن گئی۔  
 قربانی: دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا یہ بھی سنت خلیل اللہ ہے۔

وَقَدْ يَنْبَغُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ کے مصداق جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے  
 بدلے جنت سے مینڈھا اتارا گیا اور اسے ذبح کیا گیا تو یہ قربانی کا عمل بھی  
 قیامت تک کیلئے سنت خلیل بن گیا۔

اور جب صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مَا هَذَا الْاَضَاحِي  
 يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَه قَرْبَانِي كَيْلَا هُوَ تَوَّابٌ نَّهِي هِي جَوْل دِيَا سُنَّةَ اَبِيكُمْ اَبْرَا هِيْم

تمہارے ابا ابراہیم کی سنت ہے۔

مدینہ الرسول: آخر میں مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری دینا... اور  
روضہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنا... جہاں ایک  
طرف ایک مومن کے عشق و محبت کا اظہار ہے... وہاں دوسری طرف حضور  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کریمانہ کا استحقاق بھی ہے۔

نقل: اللہ کو اپنے پیاروں سے کتنا پیار... اور پیاروں میں کتنا اخلاص تھا...

کہ جب بھی یہ ایام آتے ہیں... اٹھ کر آتے ہیں... اللہ کی طرف سے  
اعلان ہوتا ہے... کہ اے ایمان والو... میرے ان محبوب اور پیارے بندوں  
کی... اداؤں... وفاؤں... دعاؤں... کی نقل کر کے مجھے دکھلاؤ...

نقل کر کے دکھانا تمہارا کام ہے... گناہوں سے پاک و صاف کر کے جنت کا  
وارث اور مالک بنا دینا مجھ رب رحمن کا کام ہے۔

# فوائد و مسائل روزگاری

## از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
ایمن و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راجنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

## ناشر

مکتبہ شریعہ و احکام اسلامیہ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ہاؤس سٹیٹیم پارک  
پت 5  
Web: www.shaiKHedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل زکوٰۃ

### زکوٰۃ کی عظمت

انسان کے لئے لازم ہے کہ اُس کا تعلق خالق کے ساتھ بھی ہو اور مخلوق کے ساتھ بھی ہو، خالق کے ساتھ ربط و تعلق کا ذریعہ، نماز ہے اور مخلوق کے ساتھ ربط و تعلق کا ذریعہ زکوٰۃ، اور انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

زکوٰۃ کا معنی پاکیزگی اور اضافے کا ہوتا ہے اور جب آدمی اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا باقی مال پاکیزہ بھی ہو جاتا ہے اور اس مال میں اضافہ اور خیر و برکت بھی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر لازم ہوتی ہے اور سال میں صرف ایک مرتبہ لازمی ہوتی ہے اور کُل مال، میں سے، چالیسواں حصہ، یعنی اڑھائی فیصد، لازم ہوتی ہے اور بقیہ انتالیس حصے اور ساڑھے ستانوے فیصد مال حلال اور پاکیزہ ہو جاتا ہے یعنی اگر کُل مال ایک لاکھ روپے ہو تو اُس پر اڑھائی ہزار روپے زکوٰۃ ادا کی جائے گی دیکھئے کتنا سستا سودا ہے مال بھی اللہ کا، عطا بھی اللہ کی،

اللہ فرماتے ہیں صرف چالیسواں حصہ میرے راستے میں، میرے مستحق بندوں پر خرچ کر دو، باقی انتالیس حصے تمہارے لئے حلال بھی ہو جائیں گے اور میں رب رحمان تم سے راضی بھی ہو جاؤں گا

قرآن مجید میں بتیس مقامات پر اَقِمْوُا الصَّلٰوَةَ وَاَتُوا الزَّكٰوَةَ کا جملہ آیا ہے جس میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم اکٹھے دیا گیا ہے!

اس لئے کہ دونوں احکام میں مماثلت و مشابہت ہے!

کیونکہ نماز جسم کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ مال کی زکوٰۃ ہے  
 زکوٰۃ کی فرضیت شوال ۲ ہجری میں ہوئی  
 جبکہ روزہ کی فرضیت دو ماہ پہلے شعبان ۲ ہجری میں ہو چکی تھی۔  
 سو دسے اللہ کو نفرت ہے اور زکوٰۃ سے اللہ کو محبت ہے اس لئے ارشاد فرمایا  
 أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (بقرہ: ۲۷۵)  
 اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا  
 آگے ارشاد ہے۔

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (بقرہ: ۲۷۶)  
 اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)  
 اور صدقات کو بڑھاتے ہیں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)  
 سو دخور اللہ اور رسول اللہ کے دشمن ہیں اس لئے ارشاد فرمایا:  
 فَأَذْنُوبًا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. (بقرہ: ۲۷۹)  
 اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے اعلان جنگ ہے  
 اور اقبال نے خوب کہا

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جُوا ہے  
 سو د ایک کا لاکھوں کیلئے مرگِ مفاجات  
 یہ علم ، یہ حکمت، یہ تدبیر، یہ حکومت  
 پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیم مساوات  
 بے کاری و عریانی، مئے خواری و افلاس  
 کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات

سُودِ اللہ کی مخلوق پر اور غریب عوام پر ظلم ہے  
 سود سے امیر امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا ہے۔  
 جبکہ زکوٰۃ اللہ کی مخلوق پر اور غریب عوام پر احسان ہے  
 زکوٰۃ سے غریب آدمی کو بھی جینے کا حوصلہ ملتا ہے اس لئے اسلام میں زکوٰۃ، خیرات،  
 صدقات، عشر، قرض وغیرہ کی فضیلت ہے۔ جس سے عوام الناس کو فائدہ ہوتا ہے۔  
 جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ  
 مقرر کیا گیا و کَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ تُوْجِرُ الْعَرَبِ كَفْرًا وَرَتَدُ اَوْ كِي لَيْثِ فِي  
 آ گیا بعض قبائل مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب اسود عنسی طلیحہ اسدی اور سجاح بنت  
 حارث کے متبعین میں شامل ہو گئے اور یہ فتنہ ارتداد اتنا پھیلا کہ بساط ارض پر صرف تین  
 مسجدیں ایسی رہ گئیں جن میں اللہ کی عبادت ہوتی تھی مسجد مکہ، مسجد مدینہ اور بحرین کے  
 قریہ جو اہلی کی مسجد عبدالقیس تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرتدین  
 کے ساتھ قتال کیا یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کو یمامہ میں اور اسود عنسی کو صنعا میں قتل کیا گیا  
 جبکہ طلیحہ اسدی اور سجاح بنت حارث دونوں بھاگ گئے اور بعد میں یہ دونوں مسلمان  
 ہو گئے اور بعض قبائل نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
 کہ میں مانعین زکوٰۃ سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعتراض کیا  
 کہ آپ کلمہ گو مسلمانوں سے کیسے لڑائی کریں گے تو حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ  
 جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے قتال کروں گا کیونکہ نماز اگر جسم کا حق  
 ہے تو زکوٰۃ مال کا حق ہے۔

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر لوگ مجھ سے زکوٰۃ میں ایک عقال  
 یعنی رسی کا ایک ٹکڑا یا عناق یعنی بکری کا ایک چھوٹا بچہ بھی روکیں گے ادا نہیں کریں گے

تو میں ان سے قتال کروں گا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین لوگوں کے ساتھ تالیف اور نرمی کا معاملہ کریں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا

أَجْبَازٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَازٌ فِي الْإِسْلَامِ.

عمر تم زمانہ کفر میں تو بڑے بہادر تھے اب زمانہ اسلام میں بڑی بزولی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔  
 إِنَّهُ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ وَحِيَ كَالسَّلْسَلَةِ خْتَمٌ هُوَ كَالسَّلْسَلَةِ كَمَلٌ هُوَ كَالسَّلْسَلَةِ  
 اب دین اسلام میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا اور پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے ایک ایسا اخلاص بھرا جملہ نکلا جس نے کفر و شرک اور فتنہ و فساد کی آندھیوں کے رخ کو موڑ دیا اور دین اسلام پر چھائے ہوئے کالے سیاہ بادل چھٹ گئے اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب ماہتاب اپنی پوری آب و تاب سے چمکنے لگا اور اپنی نرالی سج دھج سے دنیا کو خیرہ کرنے لگا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا  
 أَيْنُقُصُ الدِّينُ وَأَنَا حَيٌّ دِينَ إِسْلَامٍ فِي قَطْعِ وَبَرِيدٍ هُوَ كِي وَبِشِي هُوَ أَوْرَابُ بَكْرٍ زَنْدَه هُوَ  
 ایسا نہیں ہو سکتا۔

یا ابو بکرؓ کو راستے سے ہٹا دیا خود دین محمدی ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَقَّ فِي سَبْعِ بَعْدِ بَعْدِ لِيَا كِي  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق اور سچ پر ہیں اور اللہ رب العزت نے حق اور سچ کے لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ مبارک کو کھول دیا ہے اور آپ کو شرح صدر نصیب فرما دیا ہے۔

اسی لئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک پر حق اور سچ بول رہا ہے۔



## زکوٰۃ کی فرضیت

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ  
إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (توبہ: ۱۰۳)

آپ ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ان لوگوں کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیں اور  
آپ ان کیلئے دعا بھی کریں کیونکہ آپ کی دعا سے انہیں سکون قلب نصیب ہوگا اور  
اللہ سننے والا جاننے والا ہے!

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا

وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا  
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ  
تَكْتُمُونَ. (توبہ: ۳۴، ۳۵)

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے  
(یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) آپ انہیں دردناک عذاب سے خبردار کر دیجئے، جس دن  
سونا اور چاندی جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اُس سے داغا جائے گا ان لوگوں  
کی پیشانیوں اور پہلوؤں، اور پیٹھوں کو (اور کہا جائے گا) یہ وہ خزانہ ہے جسے تم نے  
اپنی ذاتوں کیلئے جمع کیا تھا، اب اپنے مال جمع کرنے کا مزہ بھی چکھو

## زکوٰۃ کے مصارف

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَافَةِ قُلُوبُهُمْ

وَفِي السَّرَّابِ وَالْغُرْمَيْنِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. (توبہ: ۶۰)

زکوٰۃ حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے حصول کیلئے جانے والوں کا اور جن کی  
دل جوئی کرنا مطلوب ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض  
ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں میں یہ حکم اللہ کی طرف سے فرض ہے  
اور اللہ علم والا حکمت والا ہے،

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف کو رب رحمان نے خود بیان کیا ہے

پہلا مصرف: فقیر اُسے کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

دوسرا مصرف: مسکین اُسے کہتے ہیں جس کے پاس نصاب سے کم ہو۔

تیسرا مصرف: عالمین صدقہ، اگرچہ مال دار اور صاحب نصاب کیوں نہ ہوں،

انہیں زکوٰۃ کے مال میں سے اجرت اور تنخواہ دی جائے گی۔

چوتھا مصرف: تالیفِ قلب، اور دل جوئی کے لئے نو مسلم کو زکوٰۃ دی جائے گی تاکہ وہ

اسلام پر پختہ ہو جائے۔

کسی غیر مسلم کو اسلام کی ترغیب کیلئے فرض زکوٰۃ دینے کی اجازت نہیں۔

ہاں غیر مسلم کو، تالیفِ قلب اور ترغیبِ اسلام کے لئے نفل صدقہ و خیرات و ہدیہ دینے

کی اجازت ہے

پانچواں مصرف: غلام سے مراد، مکاتب، ہے جسے آقا نے کہہ دیا ہو کہ اتنا مال کما کر

مجھے دے دو پھر تم آزاد ہو، ہر غلام مصرف نہیں صرف، مکاتب غلام، مصرف ہے

ساتواں مصرف: وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ ہے اس سے مراد کسی غریب اور مفلس کی دینی کام

میں معاونت کرنا ہے مثلاً حج، جہاد، طلب علم، دعوت و تبلیغ میں مصروف آدمی، کی مدد و

اعانت کرنا

چھٹا مصرف: وَالْغَارِمِينَ، ہے  
یعنی قرض دار آدمی لیکن شرط یہ ہے کہ اس نے یہ قرض کسی گناہ کے کام کے لئے نہ لیا ہو  
تب وہ مستحق قرار پائے گا

آٹھواں مصرف: وَأَبْنَاءَ السَّبِيلِ ہے

یعنی مسافر آدمی جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو،

اگرچہ اپنے وطن اور گھر میں وہ کثیر مال کا مالک ہو

زکوٰۃ کے ان آٹھ مصارف میں، ملکیت شرط ہے یعنی مستحق زکوٰۃ، کو، زکوٰۃ کے مال کا

مالک بنا دینا اور قبضہ دے دینا شرط ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

اسی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم سے مسجد و مدرسہ و خانقاہ و غریب خانہ و یتیم خانہ و تبلیغی مرکز

وغیرہ کی تعمیر درست نہیں کیونکہ یہاں ملکیت موجود نہیں ہے۔

## زکوٰۃ کا نصاب

(۱) سونا: ساڑھے سات تولہ..... کم پر زکوٰۃ نہیں

(۲) چاندی: ساڑھے باون تولہ..... کم پر زکوٰۃ نہیں

(۳) اگر کسی کے پاس نصاب سے کم سونا اور چاندی ہو اور کچھ نقد رقم ہو تو اگر تمام

چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر یا زائد ہو تو، زکوٰۃ لازم ہوگی وگرنہ

زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی

## قابل زکوٰۃ اٹاٹے

(۱) سونا خواہ زیور کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو.....

(۲) چاندی.....

(۳) نقد رقم.....

(۱)..... ہاتھ میں، بینک بیلنس، کسی کے پاس امانت.....

(ب)..... غیر ملکی کرنسی اور پرائز بانڈز (اگرچہ پرائز بانڈز اور اس پر ملنے والا انعام لینا جائز نہیں)

(ج)..... کسی بھی مقصد مثلاً حج وغیرہ کے لئے اپنے پاس جمع کردہ رقم.....

(د)..... انشورنس پالیسی میں اصل جمع کردہ رقم (مروجہ انشورنس کی تمام قسمیں جائز نہیں)

(ہ)..... قرض دی ہوئی رقم، کسی بھی مقصد کے لئے ایڈوانس دی ہوئی رقم جو اصل یا اس

کا بدل واپس ملے گا، بی سی (کمپنی) میں اپنی جمع شدہ رقم.....

(و)..... ہر قسم کے بچت سرٹیفکیٹس.....

حصص (شیرز).....

(۴) بیچنے کے لئے خریدا گیا سامان، جائیداد، حصص، خام مال.....

(۱) فروخت شدہ چیز کی قابل وصول رقم.....

(ب) تیار مال کا اسٹاک.....

کل قابل زکوٰۃ مال.....

## نا قابل زکوٰۃ اثاثے

- (۱)..... ادھار دی ہوئی رقم.....  
 (ب)..... خریدی ہوئی چیز کی قیمت.....  
 (ج)..... کمیٹی حاصل کرنے کے بعد بقیہ اقساط کی رقم.....  
 (۲)..... ملازمین کی تنخواہ جس کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو.....  
 (۳)..... کرایہ، بلز وغیرہ جن کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو.....  
 (۴)..... گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو ابھی ادا نہیں کی گئی.....  
 مجموعہ واجب الادا رقوم.....

..... قابل زکوٰۃ صافی رقم.....

..... مجموعہ واجب الادا رقوم.....

نوٹ: واجب الادا رقموں کو قابل زکوٰۃ صافی رقم سے منہا کر کے باقی جتنی رقم بچ جائے، اس کا چالیسواں حصہ (یعنی ڈھائی فیصد) زکوٰۃ کی نیت سے کسی مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر روئے دیا جائے۔

## زکوٰۃ قرآن کی روشنی میں

اب ہم قرآن کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کے فضائل بیان کرتے ہیں  
 الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (بقرہ: ۳)  
 جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا  
 اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تَقَدَّمُوا لَأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ  
 عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (بقرہ: ۱۱۰)

اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے لئے بھلائی سے  
 پاؤ گے اس کو نزدیک اللہ کے بے شک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ. (بقرہ: ۲۱۹)

اور سوال کرتے ہیں آپ سے کیا خرچ کریں فرمادےجئے، جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو،  
 (وہ اللہ کے راستے میں خرچ کر دو)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ  
 وَلَا خُلَّةً وَلَا شَفَاعَةً وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (بقرہ: ۲۵۴)

اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں، اس سے پہلے کہ  
 وہ دن (قیامت کا) آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ (اللہ  
 کی اجازت کے بغیر) کوئی سفارش ہوگی اور ظلم تو کافر لوگ کرتے ہیں (تم ایسے نہ بنو)  
 مَنْ ذَا الَّذِي يقرضُ اللّٰهَ قرضًا حسنًا فيضعفه له أضعافًا كثيرة.

(بقرہ: ۲۴۵)

کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر اللہ رب العزت اس کا ثواب بڑھا کر کئی گنا کر دے گا

وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا. (مائدہ: ۱۲)

قرض دو تم اللہ کو اچھے طور پر قرض دینا

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى. (بقرہ: ۲۶۴)

اے ایمان والو! احسان جتلا کر یا تکلیف پہنچا کر اپنی خیرات کو بر باد مت کرو۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.

(بقرہ: ۲۶۱)

مثال اُن لوگوں کی جو اللہ کے راستے میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں جیسے مثال ایک دانہ کی جس سے اُگیں سات بالیں ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ وسعت والا جاننے والا ہے۔

يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ

الْأَرْضِ. (بقرہ: ۲۶۷)

اے ایمان والو! خرچ کرو اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزوں کو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیں۔

وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ. (انعام: ۱۴۱)

اور دو حق شریعت کا جس دن پیداوار کو زمین سے تم کاٹو۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي

الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْفُفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا

يَسْتَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ.

(بقرہ: ۲۷۳)

(صدقات کے سب سے زیادہ مستحق) وہ لوگ ہیں جو قید کئے گئے اللہ کے راستے میں (یعنی جو لوگ دین کی خدمت و اشاعت میں مصروف ہیں) اسی مصروفیت کی وجہ سے وہ لوگ زمین پر چلنے پھرنے کی ہمت اور فرصت نہیں رکھتے اُن کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف آدمی اُن کو مال دار گمان کرتا ہے تم اُن کو پہچان سکتے ہو اُن کے چہرے کے فقر وفاقہ کے اثر سے نہیں سوال کرتے لوگوں سے لپٹ کر اور جو مال تم خرچ کرتے ہو اللہ اُس کو جاننے والا ہے

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (بقرہ: ۲۷۳)

جو لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں دن کو اور رات کو، پوشیدہ اور ظاہر اُن کیلئے اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

لَنْ تَسْأَلُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ. (آل عمران: ۹۲)

ہرگز نہ پہنچو گے تم بھلائی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اپنی محبوب چیز کو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ اس کو جاننے والا ہے

إِنَّ الْمُصَدِّقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يَضَعُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ. (حدید: ۱۸)

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو لوگ قرض دیتے ہیں اللہ کو قرض اچھا وہ صدقہ ان کیلئے بڑھا دیا جائے گا اور اُن کیلئے اجر ہوگا پسندیدہ



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ.

(منفقون: ۸)

اے ایمان والو! نہ غافل کرے تم کو مال تمہارا اور اولاد تمہاری اللہ کی یاد سے  
وَأَنْفُسُكُمْ مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ  
لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقْتُ وَأَكُنُ مِنَ الصَّالِحِينَ.

(منفقون: ۱۰)

اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو  
موت آئے پھر وہ بطور حسرت کے کہے اے میرے رب مجھے کچھ دن اور مہلت دیتا  
تاکہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہوتا

وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تَقَدَّمُوا لَأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ  
عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَوْعَظَمَ أَجْرًا. (مزل: ۲۰)

اور قرض دو اللہ کو قرض اچھا اور جو کچھ آگے بھیجو گے تم اپنی جانوں کیلئے بھلائی سے  
پاؤ گے تم اس کو نزدیک اللہ کے وہ بہتر اور اجر میں عظیم ہے

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ  
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا. (دھر: ۸، ۹)

اور کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو (اور کہتے ہیں) ہم تم کو  
صرف اللہ کی رضا مندی کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے بدلہ اور شکر کے طلبگار نہیں ہیں

## زکوٰۃ احادیث کی روشنی میں

اب ہم احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کے فضائل بیان کرتے ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. (متفق عليه)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تو ایک قوم اہل کتاب کے پاس جا رہا ہے ان کو اس بات کی گواہی کی طرف بلا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اگر انہوں نے اس کو مان لیا تو ان کو خبر دو تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو خبر دو اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے مالداروں سے لی جائے اور ان کے فقیروں پر تقسیم کی جائے اگر اس کو مان لیں تو ان کے اچھے مال کو لینے سے بچ اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتا رہ اس لئے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً فَلَمْ يُؤِدِّ زَكَاةً مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبْيَتَانِ يُطَوَّقُهُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِأُذُنَيْهِ يَعْنِي شَذْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا  
كَتْرُكٌ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ نے مال دیا سو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لئے گنجا سانپ بنایا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈالا جائے گا۔ پھر سانپ اس کے منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باجھوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَاهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ. (متفق عليه)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے پاس اونٹ، گائے یا بکری ہو جس کا وہ حق ادا نہیں کرتا یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن وہ اس حال میں لائی جائے گی کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوگی وہ اس کو اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگ سے مارے گی جب پہلی گزر جائے گی آخری لائی جائے گی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّفْ قَتَهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْشَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنَى آجِلٍ. (رواه ابو داؤد والترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو ظاہر کر دے اس کی ضرورت پوری نہ کی جائے گی اور جو اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے قریب ہے کہ اللہ اس کو جلد ہی فائدہ پہنچائے یا تو اس کو جلد موت دے کر اپنا مہمان بنالے یا تاخیر سے مال و دولت عطا فرمادے۔

عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَإِنْ كُنْتُ  
لَأَبْدُقَسَلِ الصَّالِحِينَ (رواه ابو داؤد والنسائي)

حضرت ابن الفراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فراسی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں اپنی ضروریات کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال نہ کر اگر سوال کرنے سے چارہ کار نہ ہو تو صالح لوگوں سے سوال کر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ  
الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا  
وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح جب بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ عَلَيْكَ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل شخص اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور آگ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی طرف بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ. (رواه الترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن شخص میں جمع نہیں ہو سکتیں بخل اور برا اخلاق۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ (رواه مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کسی نیکی کو حقیر نہ جان اگر چہ تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَنَّتْ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنْ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہی اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہو سکتا سب سے پہلے آپ نے فرمایا اے لوگو سلام خوب پھیلا یا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ. (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ خیرات اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بَشْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ (رواه ابو داؤد)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ام سعد فوت ہو گئی ہے کون سا صدقہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی حضرت سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کیلئے ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيذُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ سِئَةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ

فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ  
تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ. (رواه الترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین ہلنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے ان کو زمین پر ٹھہرایا تو وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا اور کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی کوئی چیز سخت ہے فرمایا ہاں لوہا ہے کیونکہ وہ پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب تیری مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی سخت ہے فرمایا ہاں آگ ہے کیونکہ آگ لوہے کو بھی پگھلا دیتی ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار آگ سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں پانی ہے کیونکہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار پانی سے بھی کوئی سخت چیز تیری مخلوق میں ہے فرمایا ہاں ہوا ہے کیونکہ ہوا پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ فرشتوں نے کہا اے ہمارے پروردگار تیری مخلوق میں ہوا سے بھی کوئی چیز سخت ہے۔ فرمایا ہاں ابن آدم جب وہ صدقہ کرتا ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھپا لیتا ہے (کیونکہ ابن آدم کا یہ صدقہ اللہ کے غضب کو اور جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل جمعہ

## از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

## ناشر

مکتبہ اشرفیہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع جم پور  
پوسٹ بک نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448



## فضائل جمعہ

### جمعہ کی عظمت

لفظ جمعہ میں تین لغتیں مشہور ہیں (۱) میم کے ضمہ کے ساتھ جُمُعَہ، یہ لغت فصیح ہے (۲) میم کے سکون کے ساتھ جُمُعَہ یہ لغت مشہور ہے (۳) میم کی فتح کے ساتھ جُمُعَہ یہ لغت کثیر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے تخلیق آدم کے لئے آدم کے مادہ کو اسی دن جمع کیا تھا اس لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ کعب بن لوی اس دن اپنی قوم کو جمع کر کے وعظ و نصیحت کرتا تھا اس لئے اس دن کو جمعہ کہا جانے لگا۔

بعض حضرات نے کہا جمعہ اسلامی نام ہے کیونکہ اس روز لوگ نماز کے لئے زیادہ جمع ہوتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں اسے عروبہ کہتے تھے۔

پہلا جمعہ المبارک ۱۲ ربیع الاول سنہ ہجری کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں پڑھایا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام میں پہلا جمعہ مدینہ الرسول میں مسجد نبوی میں قائم کیا گیا (ہجری) اور دوسرا جمعہ مسجد جوائی (مسجد عبدالقیس) بحرین میں ادا کیا گیا (۸ ہجری)

جمعہ کے دن غسل کرنا، صاف ستھرے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا مسنون و مستحب ہے۔  
افضل الايام، یوم نحر، یوم عرفہ اور یوم جمعہ ہیں۔

جمعہ کی نماز میں دو خطبے درحقیقت دو رکعتوں کے قائم مقام ہیں اس لئے خطبہ کے آداب

بھی نماز والے ہیں کیونکہ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام تھی اور ظہر کی چار رکعتیں تھیں یہود کے لئے محترم دن ہفتہ کا ہے، عیسائیوں کے لئے محترم دن اتوار کا ہے۔ اور مسلمانوں کیلئے محترم دن جمعہ کا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

يَوْمُ الْمَوْعُودِ، قِيَامَتُكَادِنِ هِ،

يَوْمُ الْمَشْهُودِ، عَرَفَةُكَادِنِ هِ

يَوْمُ الشَّاهِدِ جَمْعُهُكَادِنِ هِ

ان تینوں ایام کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ البروج میں ہے۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جس دن یہ آیت اتری

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ

الْإِسْلَامَ دِينًا. (مائدہ: ۳)

اُس دن ہماری دو عیدیں تھیں کیونکہ وہ دن یوم جمعہ بھی تھا اور یوم عرفہ بھی تھا

## جمعہ قرآن کی نظر میں

اللہ رب العزت سورۃ الجمعہ میں نماز جمعہ کی فرضیت و عظمت و اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اس میں نماز جمعہ کی فرضیت کا بیان ہے۔

فَاسْعُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَذَرُوا الْبَيْعَ وَدُورَ الْبَيْعِ

ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز جمعہ کیلئے بلایا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف

تم دوڑ پڑو، اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو (کیونکہ نماز جمعہ کا نفع باقی ہے جبکہ

خرید و فروخت کا نفع فانی ہے) یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم عقل و شعور رکھتے ہو۔

جب نماز جمعہ پوری ہو چکے تو اب تمہیں اجازت ہے اللہ کی زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ

کے فضل کو تلاش کرو لیکن اس حالت میں بھی اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ تمہیں

کامیابی نصیب ہو۔

## جمعہ احادیث کی نظر میں

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان ہے مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَسَّ نَجَسٍ مِنْ

أَحْسَنِ ثِيَابِهَا وَأَرْجَمَ كَبْرَىٰ مِنْ طَيْبٍ

إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأَرْجَمَ كَبْرَىٰ مِنْ طَيْبٍ

إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأَرْجَمَ كَبْرَىٰ مِنْ طَيْبٍ

إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأَرْجَمَ كَبْرَىٰ مِنْ طَيْبٍ

طِيبِ امْرَاءِ تِه، اگر اپنی نہ ہو تو بیوی کی خوشبو لگائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں  
وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَّرَ لَهُ جو خوشبو اُسے مہیا اور میسر ہو وہ لگائے، تھوڑی یا زیادہ،  
ادنیٰ یا اعلیٰ اپنی یا بیوی کی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں  
فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلْمَاءُ طِيبٌ، اگر اس کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی اس کے لئے خوشبو ہے  
یعنی اس کو غسل کافی ہے

ایک روایت میں ہے عَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ جمعہ کے دن مسواک ضرور کرو۔

ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ پھر جمعہ کے لئے جائے

فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقِ النَّاسِ

لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، یعنی صفوں کو چیر کر آگے نہ جائے۔

ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ پھر تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، سنت، نفل، جو نماز اس کے  
نصیب میں ہے وہ ادا کرے۔

ثُمَّ انصت إذا خرج إمامه پھر جب امام خطبہ کیلئے منبر پر آئے تو خاموشی اور  
اطمینان کے ساتھ خطبہ سنے۔

حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ یہاں تک کہ امام نماز اور دیگر تمام امور جمعہ سے فارغ ہو جائے

كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا.

تو یہ جمعہ کی نماز گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پورے ہفتہ کے گناہوں اور خطاؤں  
کا بدلہ اور کفارہ بن جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت میں ہے وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ کہ مزید تین دن کے  
گناہ معاف ہوں گے۔ کیونکہ سنت اللہ ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَالِهَا اِيك نیکي کا اجر دس گنا ملے گا۔

ابوداؤد شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے وَمَنْ لَعَاوَتْحَطَى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظَهْرًا. جس نے لغوا اور بے ہودہ حرکت کی اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگا اور صفوں کو چیرا تو اس کی ظہر کی نماز ہوگی اور وہ نماز جمعہ کے اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔

حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاعْتَسَلَ. جس نے جمعہ کے دن اپنے وجود کو پانی اور مٹھی یا صابن سے صاف کیا ثُمَّ بَكَرَ وَابْتَكَرَ پھر نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کے لئے اول وقت میں مسجد چلا گیا، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ اور پیدل جائے اور سواری پر سوار نہ ہو، وَذَنَا مِنْ الْإِمَامِ وَاسْمَعُ وَلَمْ يَلْغُ اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور پوری توجہ سے خطبہ سنے اور خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو نہ کرے اور نہ ہی کوئی لغوا اور بے ہودہ حرکت کرے۔

كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةِ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے ”صِيَامِ يَوْمٍ“ یعنی روزہ، اور ایک سال کے قیام لیل، یعنی تہجد کا ثواب ملے گا۔ سبحان اللہ۔

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ. جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا۔ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَتْ مَقَرَّبَ بَدَنَةً. پھر اول ساعت میں نماز جمعہ کیلئے مسجد چلا گیا اسے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملے گا۔ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَتْ مَقَرَّبَ بَقْرَةً.

اور جو شخص دوسری ساعت میں مسجد گیا اُسے گائے تیل کی قربانی کا ثواب ملے گا،  
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَبَ وَأَوْجُوحًا تِسْرِي  
ساعت میں مسجد گیا اسے سینگ دار مینڈھے اور دنبے کی قربانی کا ثواب ملے گا۔

وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ ذَبَابَةً  
اور جو شخص چوتھی ساعت میں مسجد گیا اس نے مرغی کا صدقہ کیا۔

وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً  
اور جو شخص پانچویں ساعت میں مسجد گیا اس نے انڈہ صدقہ کیا،

اور نسائی کی روایت میں ہے وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ السَّادِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ  
عُصْفُورًا اور جو شخص چھٹی ساعت میں مسجد گیا اس نے چڑیا کا صدقہ دیا۔

فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

جب امام خطبہ جمعہ کیلئے آتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مصروف  
ہو جاتے ہیں، معلوم ہوا کہ جمعہ کے لئے جن اعزازات کا ذکر اس حدیث میں ہے  
وہ خطبہ کے شروع ہونے تک ہے۔

جو بعد میں شریک ہوگا اس کی صرف نماز ہوگی اعزاز و انعام سے محروم رہے گا۔

اس روایت میں ساعت کے لفظ سے 'ساعات زمانیہ' یعنی گھنٹے مراد ہیں کیونکہ دن بارہ  
گھنٹوں کا ہوتا ہے تو اول دن یعنی صبح صادق سے لے کر زوال شمس تک چھ ساعات  
یعنی چھ گھنٹے اور چھ حصے ہوں گے جن کا تذکرہ اس حدیث میں ہے اور ہر ساعت میں  
نماز جمعہ کے لئے آنے پر اعزاز و انعام کا اعلان ہے تو گویا کہ ان ساعات کا وقت  
زوال شمس تک ہے اور بعض حضرات کے نزدیک ساعت سے مراد "لحظات لطیفہ" ہیں  
یعنی لحظہ لوحی، سیکنڈ و منٹ، تو اس وقت ساعات کی ابتداء زوال شمس سے مانی جائے گی

اور خطبہ کے شروع ہوتے ہی ساعات کا اختتام ہو جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج نکلا جمعہ کا دن ہے اس میں آدم پیدا ہوئے اس دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ کے دن۔

ایک روایت میں ہے حضرت آدم کی توبہ کی قبولیت اور وفات بھی جمعہ کے دن ہوئی۔ حضرت آدم کو جنت سے نکالا گیا تو آپ کو خلیفۃ اللہ فی الارض کا اعزاز ملا اور قیامت تک ”اربوں کھربوں کی تعداد میں“ اولادِ آدم کا انعام ملا اور قیامت کا قائم ہونا مومن کے لئے یوں انعام ہے کہ اب ”وصالی یار“ ہے۔ رب رحمن کا دیدار ہے، حور و علمان اور رب رحمان کا پیار ہے۔ اور ایک روایت میں ہے جن وانس کے علاوہ اللہ کی ساری مخلوق جمعہ کے دن، قیام قیامت، کے ڈر کی وجہ سے خوفزدہ رہتی ہے۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ .

جمعہ کے دن ایک گھڑی قبولیت کی ہے آدمی رب سے جو مانگتا ہے رب عطا فرمادیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ وقت عصر اور مغرب کے درمیان کا ہے

اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبوں کے درمیان کا وقت ہے  
 عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ).  
 حضرت ابوالجعد ضمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جس نے سستی کی وجہ سے تین جمعہ چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر نفاق کی  
 مہر لگا دیتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ  
 الْمَسْجِدِ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
 بَنَ مَسْعُودٍ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر  
 پر بیٹھے صحابہ کو فرمایا بیٹھ جاؤ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو مسجد کے دروازے  
 کے پاس سنا وہ وہیں بیٹھ گئے جب ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا  
 اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔

نہ پوچھ درد مندوں سے کہاں بیٹھ گئے

تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

بخاری میں حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم،  
 حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، کے زمانہ میں جب امام جمعہ کے دن منبر پر بیٹھ جاتا تو اس  
 کے سامنے اذان دی جاتی تھی پھر امام خطبہ دیتا تھا، پھر دوسری اذان کہی جاتی مراد تکبیر  
 ہے پھر امام نماز جمعہ پڑھاتا لیکن حضرت عثمانؓ کے دور میں جب مسلمانوں کی کثرت



ہوگئی تو مقامِ زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ کیا گیا مراد اذان اول ہے، مقامِ زوراء، مدینہ کے بازار میں خارج مسجد ایک بلند جگہ تھی جس کو، احجارِ زیت، بھی پکارا جاتا تھا جہاں مؤذن کھڑے ہو کر اذان دیا کرتا تھا۔

جمعہ کی تین اذانوں سے مراد پہلی اذان جو اطلاع کے لئے ہوتی ہے

دوسری اذان جو خطبہ سے پہلے ہوتی ہے

تیسری اذان سے مراد تکبیر ہے جو نماز کے لئے ہوتی ہے

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب، خطبہ جمعہ، ارشاد فرماتے تو آپ کی کیفیت ایسے ہوتی اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، آپ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں وَعَلَا صَوْتُهُ، اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، اور آپ کا غصہ شدید ہو جاتا یوں لگتا تھا جیسے آپ ہمیں کسی حملہ کرنے والے لشکر سے ڈرا رہے ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت غیر اختیاری ہوتی تھی اور آپ کا یہ غصہ اور جلال امت کے پیار اور محبت کی وجہ سے ہوتا تھا تا کہ لوگ اللہ سے ڈریں اور جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔

مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جمعہ کے دو خطبے ارشاد فرماتے دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی مختصر ہوتی تھی اور خطبہ بھی مختصر ہوتا تھا۔ ابوداؤد میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، جمعہ کے دونوں خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے تھے۔

ابوداؤد میں حضرت سہلؓ بن سعد سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں سبابہ یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے، یعنی انگوٹھے اور درمیانی

انگلی کو بند فرماتے تھے اور صرف، سبّابہ، سے اشارہ فرماتے تھے۔  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر تھا جس کے تین درجے تھے یہ منبر، عائشہ انصاریہؓ،  
نے اپنے غلام میمونؓ سے بنوایا تھا اور ایک روایت میں حضرت تمیم داریؓ نے بنوایا تھا  
دونوں روایتیں ابوداؤد کی ہیں

ابوداؤد میں روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عَصَا يَأْتِي كَمَا ن، ہاتھ میں لے کر خطبہ  
جمعہ ارشاد فرماتے تھے!

ابوداؤد میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور  
عیدین کی نماز میں سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پہلی رکعت اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ  
الْغَاشِيَةِ دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔

یعنی آپ اکثر یہ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے ویسے دوسری سورتوں کے پڑھنے کا ذکر بھی  
احادیث میں موجود ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فعاك عیین

ازفادات

شخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
شخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
ایشین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیعہ درخواسی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
کریں ناگن ضلع جھانسی

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل عیدین

### عیدین کی عظمت

عید عذو سے ماخوذ ہے کیونکہ یہ دن ہر سال خوشی اور مسرت کو لے کر لوٹتا ہے۔  
عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن خوشی کے عطا کئے گئے ہیں۔  
اور یہ خوشی تکمیل عبادت کی وجہ سے ہے۔

صوم رمضان کی تکمیل پر عید الفطر کو مشروع کیا گیا  
حج بیت اللہ کی تکمیل پر عید الاضحیٰ کو مشروع کیا گیا۔  
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں بطور شکرانے کے ادا کی جاتی ہیں  
کہ رب رحمن نے ہمیں ان عبادات کی تکمیل کی توفیق نصیب فرمائی۔

### عیدین کی نماز کا وقت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز دیر سے ادا فرماتے جب سورج دو نیزہ کی  
بلندی پر ہوتا کیونکہ نماز کے بعد فراغت ہوتی کوئی امور شرعیہ متعلق نہ ہوتے  
جبکہ عید الاضحیٰ کی نماز جلدی ادا فرماتے جب سورج ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا  
کیونکہ نماز کے بعد قربانی اور اس کے متعلقہ امور کو سرانجام دینا ہوتا ہے۔

### عیدین کا ثبوت قرآن سے

جمہور کے نزدیک سورۃ بقرہ میں اللہ رب العزت کے فرمان **وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ  
مَا هَدَاكُمْ**، سے عید الفطر کی مشروعیت کا ثبوت ہے۔

اور سورۃ کوثر میں فَصَّلَ لِرَبِّكَ وَانْحَوُ سے عید الاضحیٰ کی مشروعیت کا ثبوت ہے۔

### عیدین کا ثبوت احادیث سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ آذَانٍ وَأَقَامَةٍ. (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی نہ ایک بار نہ دو بار بلکہ بہت مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (صحيح البخاری و صحيح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وَتَرًا. (صحيح البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کو نہ جاتے یہاں تک کہ کھجوریں کھاتے اور طاق کھجوریں کھاتے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. (صحيح البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا عید گاہ آنے میں دو مختلف راستے اختیار کرتے (اس عمل سے اسلام اور

مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَا يَوْمَئِذٍ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ. (رواه ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور ان کے دودن تھے جن میں وہ کھیلتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دودن کیسے ہیں انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں ہم ان دنوں میں (یعنی نوروز اور مہرجان) میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کے بدلہ میں تمہیں دودن بہتر عطا فرمائے ہیں عید قربان کا اور عید الفطر کا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. (رواه الترمذی)

حضرت بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن باہر نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ کھا لیتے اور قربانی کے دن نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے۔ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کھانے میں مقام عبدیت کا اظہار ہے کہ جس رب کے کہنے پر پورا رمضان دن کو روزہ رکھا تو اسی کی اجازت سے اس کی خوشنودی کے لئے صبح ہی صبح اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا ہے

اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھانے کی حکمت اللہ کی دعوت کو قبول کرنا ہے یعنی قربانی کے گوشت کو سب سے پہلے تناول کرنا ہے۔

## صدقہ فطر کے فائدے

صدقہ فطر ادا کرنے سے ایک حکم شرعی کے انجام دینے کا ثواب تو ملتا ہی ہے۔ اس کے ساتھ مزید دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

### پہلا فائدہ

صدقہ فطر روزوں کو پاک صاف کرنے کا ذریعہ ہے۔ روزہ کی حالت میں جو فضول باتیں کہیں اور جو خراب اور گندی باتیں زبان سے نکلیں۔ صدقہ فطر کے ذریعہ روزے ان چیزوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

### دوسرا فائدہ

عید کے دن ناداروں اور مسکینوں کی خوراک کا انتظام ہو جاتا ہے۔ اور اسی لئے عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دیکھئے کتنا سستا سودا ہے کہ محض دو سیر گندم دینے سے تیس روزوں کی تطہیر ہو جاتی ہے یعنی لایعنی اور گندی باتوں کی روزہ میں جو ملاوٹ ہو گئی اس کے اثرات سے روزے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور غریب کی روٹی روزی کا بندوبست ہو جاتا ہے

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ. (رواه ابو داؤد)

## عید کی رات کی فضیلت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعَيْتَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ. (رواه ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دونوں عیدوں (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کا یقین رکھتے ہوئے زندہ رکھا تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔!

## پانچ مبارک راتیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْيَا اللَّيَالِيِ الْخَمْسِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةُ التَّرْوِيَةِ وَلَيْلَةُ الْعَرَفَةِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ. (رواه الاصبهانی)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے (ذکر و عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقر عید کی رات، عید الفطر کی رات، اور پندرہویں شعبان کی رات۔

## عید کے دن کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندہ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا، اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں



ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گزر گزرنے کے لئے نکلے ہیں قسم ہے میری عزت و جلال اور کرم کی اور میرے علو اور ارتقاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ لہذا اس کے بعد (عید گاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (رواہ البیہقی)

### احکام عید الفطر

رمضان المبارک کے گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانے کے طور پر دو رکعت نماز عید ادا کرنا واجب ہے۔ عید الفطر کے احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ عید کے دن غسل کیا جائے، مسواک کی جائے۔ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہن کر خوشبو لگائی جائے، بالوں میں کنگھی کر کے تیل لگایا جائے۔

☆ صبح سویرے اٹھ کر عید گاہ جلدی پہنچنے کی کوشش کی جائے اور نماز عید کے لئے عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھالی جائے۔!

☆ عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دیا جائے۔

☆ عید کی نماز پڑھنے کے لئے ایک راستے سے جائے اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے عید گاہ اگر ممکن ہو تو پیدل چل کر جائے۔

☆ راستے میں یہ تکبیریں آہستہ آہستہ پڑھے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْعَمْدُ

☆ نماز عید سے پہلے کسی جگہ نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نوافل

پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم عید گاہ میں نماز کے بعد بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے ادا کی جائے۔

☆ عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے۔ پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اور

دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جائے۔

☆ عید کے دونوں خطبوں کے درمیان امام کے لئے تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

☆ عید کے دن عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لئے بھی نماز عید سے پہلے

نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ عیدین کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ البتہ معذوروں کے لئے مساجد

میں نماز عید ادا کرنا جائز ہے۔

☆ نماز عید کے لئے جماعت شرط ہے۔ لہذا اگر کسی وجہ سے کوئی شخص نماز عید کی

جماعت میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ تنہا نماز عید ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کی نماز

عید کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

☆ اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ پڑھی جاسکے تو دوسرے دن نماز عید

پڑھ سکتے ہیں۔

☆ اگر امام صاحب رکوع سے پہلے زائد تکبیریں کہنا بھول جائیں اور رکوع کی حالت

میں انہیں وہ تکبیریں یاد آجائیں تو وہ حالت رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لیں، قیام کی

طرف نہ لوٹیں۔

☆ تاہم اگر غلطی سے امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے یہ زائد

تکبیریں کہیں تو یہ صورت بھی جائز ہے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

☆ جمعہ کی عید عوام یا حاکم پر بھاری نہیں ہوتی بلکہ مومن کے لئے ڈبل عید اور ڈبل خوشی

ہو جاتی ہے۔

☆ کفار سے عید ملنا درست نہیں کیونکہ کافر اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی حرام ہے۔

☆ عید کے دن اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہ سمجھا جائے محض خوشی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ آج کے زمانہ میں عید کارڈ بھیجنا ایک رسم بن چکا ہے جو بوجہ اسراف اور فضول خرچی ہونے کے اور دیگر مفاسد اور برائیوں کے ناجائز اور غیر درست ہے۔

☆ عید کے دن اگر کوئی مصافحہ اور معانقہ کو خاص عید کی سنت یا عید کی وجہ سے لازم اور ضروری نہ سمجھے اور پھر عید کے دن اتفاقاً وہ بوقت ملاقات سلام کر کے مصافحہ کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں، یا جو عزیز یا رشتہ دار یا دوست عید کے دن سفر سے آئے اور سفر سے آنے کی بنا پر اس سے گلے ملے تو بھی نہ صرف جائز بلکہ سنت ہے لیکن عید کے دن مصافحہ اور معانقہ کو عید کی سنت سمجھنا، یا واجب جاننا اور خاص عید کی وجہ سے اس کا اہتمام کرنا جیسا کہ عام طور پر رواج ہے تو ایسا مصافحہ اور معانقہ بلاشبہ ناجائز ہے اور اس کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

☆ اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قرأت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے، اور اگر امام رکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں جائے اور اگر خیال ہو کہ اتنے عرصہ میں امام رکوع سے اٹھ جائے گا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں رکوع کی تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے ہاتھ اٹھائے بغیر، اور اگر

اس کی تکبیریں پوری نہیں ہوئی تھیں۔ امام رکوع سے اٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے، امام کی پیروی کرے اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قرأت کرے، پھر تکبیریں کہے اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

### عید کی سویاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن عید گاہ طاق عدد (یعنی تین، پانچ، سات) چھوہارے کھا کر تشریف لے جاتے تھے۔

(جمع الفوائد)

تشریح: علماء اور فقہاء نے اس حدیث کو اور اس جیسی دیگر احادیث کو سامنے رکھ کر فرمایا ہے کہ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے طاق عدد کھجور یا چھوہارے کھا کر جانا افضل ہے اگر کھجوریں موجود نہ ہوں تو کوئی دوسری میٹھی چیز کھالے، میٹھی چیز بھی نہ ہو تو جو چیز بھی ہو وہی کھالے اور اگر بغیر کچھ کھائے پے کوئی شخص نماز عید کے لئے چلا جائے تب بھی کچھ گناہ نہیں۔

لہذا خاص سویوں کو عید کی سنت قرار دینا یا انہیں عید کے دن پکانے کو ایسا لازمی اور ضروری سمجھنا کہ جو شخص عید کے دن سویاں نہ پکائے اس پر شرعی حیثیت سے نکیر کی جائے ناجائز ہے۔ البتہ جو لوگ ایسا نہ سمجھیں بلکہ محض اپنی سہولت یا پسند کے مطابق اس کو معمول بنائیں تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔

### عید الفطر کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح

نیت کریں:-

”نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ مع چھ واجب تکبیروں کے منہ کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے، پھر امام کی تکبیر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کریں، پہلے امام کے ساتھ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھیں اس کے بعد امام کے ساتھ تین زائد تکبیریں کہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت سنیں اور دوسری نمازوں کی طرح امام کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ اور دوسری رکعت میں جب امام صاحب قرأت سے فارغ ہو جائیں تو تین زائد تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ کو اٹھا کر کھلے چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں، باقی نماز امام کے ساتھ پوری کریں۔ نماز کے بعد خطبہ سناوا واجب ہے، خواہ آواز آئے یا نہ آئے۔ عید گاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔

### احکام عید الاضحیٰ

- ☆ عید کے دن غسل کیا جائے، مسواک کی جائے۔ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہن کر خوشبو لگائی جائے، بالوں میں کنگھی کر کے تیل لگایا جائے۔
- ☆ صبح سویرے اٹھ کر عید گاہ جلدی پہنچنے کی کوشش کی جائے اور نماز عید کے لئے عید گاہ جانے سے پہلے کوئی چیز نہ کھائی جائے!
- ☆ عید کی نماز پڑھنے کے لئے ایک راستے سے جائے اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے عید گاہ اگر ممکن ہو تو پیدل چل کر جائے۔
- راستے میں یہ تکبیریں بلند آواز سے پڑھتا جائے۔

☆ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ**  
 ☆ نماز عید سے پہلے کسی جگہ نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ تاہم عید گاہ میں نماز کے بعد بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔  
 ☆ نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے ادا کی جائے۔

☆ عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے۔ پہلے خطبہ میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جائے۔

☆ عید کے دنوں خطبوں کے درمیان امام کیلئے تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔  
 ☆ عید کے دن عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لئے بھی نماز عید سے پہلے نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا مسنون ہے۔ البتہ معذوروں کے لئے مساجد میں نماز عید ادا کرنا جائز ہے۔

☆ نماز عید کیلئے جماعت شرط ہے۔ لہذا اگر کسی وجہ سے کوئی شخص نماز عید کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ تنہا نماز عید ادا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کی نماز عید کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

☆ اگر امام صاحب رکوع سے پہلے زائد تکبیریں کہنا بھول جائیں اور رکوع کی حالت میں انہیں وہ تکبیریں یاد آ جائیں تو وہ حالت رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لیں، قیام کی طرف نہ لوٹیں۔

☆ تاہم اگر غلطی سے امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے یہ زائد تکبیریں کہیں تو یہ صورت بھی جائز ہے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

☆ جمعہ کی عید عوام یا حاکم پر بھاری نہیں ہوتی بلکہ مومن کے لئے ڈبل عید اور ڈبل خوشی

ہو جاتی ہے۔

☆ کفار سے عید ملنا درست نہیں کیونکہ کافر اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی حرام ہے۔

☆ عید کے دن اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہ سمجھا جائے محض خوشی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ آج کے زمانہ میں عید کارڈ بھیجنا ایک رسم بن چکا ہے جو بوجہ اسراف اور فضول خرچی ہونے کے اور دیگر مفاسد اور برائیوں کے ناجائز اور غیر درست ہے۔

☆ عید کے دن اگر کوئی مصافحہ اور معانقہ کو خاص عید کی سنت یا عید کی وجہ سے لازم اور ضروری نہ سمجھے اور پھر عید کے دن اتفاقاً وہ بوقت ملاقات سلام کر کے مصافحہ کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں، یا جو عزیز یا رشتہ دار یا دوست عید کے دن سفر سے آئے اور سفر سے آنے کی بنا پر اس سے گلے ملے تو بھی نہ صرف جائز بلکہ سنت ہے لیکن عید کے دن مصافحہ اور معانقہ کو عید کی سنت سمجھنا، یا واجب جاننا اور خاص عید کی وجہ سے اس کا اہتمام کرنا جیسا کہ عام طور پر رواج ہے تو ایسا مصافحہ اور معانقہ بلاشبہ ناجائز ہے اور اس کو ترک کرنا چاہئے کیونکہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔

☆ اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قرأت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے، اور اگر امام رکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیر تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں جائے اور اگر خیال ہو کہ اتنے عرصہ میں امام رکوع سے اٹھ جائے گا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں رکوع کی تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے ہاتھ اٹھائے بغیر، اور اگر اس کی تکبیریں پوری نہیں

ہوئی تھیں۔ امام رکوع سے اٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے، امام کی پیروی کرے اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قرأت کرے، پھر تکبیریں کہے اس کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔

## عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو کر صفیں سیدھی کر کے پہلے اس طرح نیت کریں:-

”نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ مع چھ واجب تکبیروں کے منہ کعبہ شریف کی طرف پیچھے اس امام کے، پھر امام کی تکبیر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کریں، پہلے امام کے ساتھ سُبْحٰنَكَ اللَّهُمَّ پڑھیں اس کے بعد امام کے ساتھ تین زائد تکبیریں کہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت سنیں اور دوسری نمازوں کی طرح امام کے ساتھ رکعت پوری کریں۔ اور دوسری رکعت میں جب امام صاحب قرأت سے فارغ ہو جائیں تو تین زائد تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ کانوں تک ہاتھ کو اٹھا کر کھلے چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں، باقی نماز امام کے ساتھ پوری کریں۔

☆ نماز کے بعد خطبہ سننا واجب ہے، خواہ آواز آئے یا نہ آئے۔ عید گاہ سے خطبہ ختم ہونے سے پہلے نہ نکلیں۔

☆ جس طرح دوسری نمازوں کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے اسی طرح نماز عید کے بعد بھی دعا مانگنا مستحب ہے۔



☆ عورتوں کو عید گاہ میں لانا درست نہیں ہے۔ عورتوں کی عبادت گھر میں ہی سب سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.  
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فضائل علم

## از افادات

شیخ الاسلام حضرت درخوشی آسی کے علمی جائزیشن  
شیخ الحدیث و المفسرین امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و التفسیر  
شیخ طریقت شفیق الرحمن درخوآستی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبدالقادر بن مسعود نان پور

## ناشر

مکتبہ شفیق الرحمن درخوآستی جامعہ عبدالقادر بن مسعود خان پور  
کریں تاؤن ضلع جسر پور  
پست نمبر 5  
Web: www.shahkhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل علم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْأَصْفِيَاءِ

..... اما بعد

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (مجادله رکوع ۲)  
عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ  
وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي (متفق عليه)

لَيْسَ الْجَمَالُ بِأَنْوَابٍ تَزِينُنَا إِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالْآدَبِ  
لَيْسَ الْيَتِيمُ الَّذِي قَدَمَاتُ وَالِدُهُ إِنَّ الْيَتِيمَ يَتِيمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبُ

میرے ہاتھ میں قلم ہے میرے ذہن میں اجالا  
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظلمتوں کا پالا  
مجھے فکر امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا ڈر  
میں طلوع ہو رہا ہوں تو غروب ہونے والا

محترم سامعین، مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معززہ و موقرہ دینی ماؤ، بہنو، بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع علم اور اہل علم کے فضائل ہیں

### آیت کا مطلب

پہلے تلاوت کردہ آیت و حدیث کا مختصر مفہوم ذہن نشین کر لیں



میں جدید تعلیم کا باغی نہیں یہ بھی وقت کی ضرورت ہے پڑھو اس کے ذریعہ دین کا کام کرو مگر یہ بات یاد رکھو سکولوں کالجوں یونیورسٹیوں میں جو دنیا کے علوم پڑھے پڑھائے جاتے ہیں یہ علم نہیں یہ فن ہیں یہ ہنر ہیں علم وہ ہے جس سے اللہ کی پہچان حاصل کرنا مقصود ہو آخرت کی زندگی سنوارنا مقصود ہو اور جس سے معاش کیلئے ڈگری حاصل کرنا اور کھانے پینے کمانے کے طریقے حاصل کرنا مقصود ہو وہ فن اور ہنر اور صنعت و حرفت ہے جیسے انجینئری ڈاکٹری دستکاری وغیرہ ان فنون کے سیکھنے سے آپ اعلیٰ درجے کے انجینئر تو بن جائیں گے بڑے ماہر ڈاکٹر تو بن جائیں گے مستری دستکاری کرنے والے تو بن جائیں گے جس کی وجہ سے ہوائی جہاز بنائیں گے ٹیلیفون بنائیں گے دیگر مشینیں بنائیں گے اعلیٰ فرنیچر بنائیں گے اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر لیں گے مگر یہ سارے پیٹ کے دھندے ہیں معاش کی فکر کا کام ہے ان سے آپ محدث مفسر بزرگ قطب ابدال اولیاء اللہ نہیں بنیں گے

یہ قرآن و حدیث کا علم ہے جس سے آپ کو اپنے رب کی پہچان حاصل ہوگی تو اس سے آپ اللہ کے ولی بزرگ بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کی مدار فن و ہنر نہیں بلکہ علم ہے

حضرت آدم علیہ السلام کو خلافت کا منصب اور ملائکہ پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

حضور ﷺ کو تمام انبیاء پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

حضرت ابو بکرؓ کو تمام صحابہؓ پر فضیلت علم کی وجہ سے ہوئی

اس لئے علماء طلباء سے کہوں گا دین کے علم کا مقابلہ صدارت وزارت گورنری محل بنگلے

کاریں تاج و تخت نہیں کر سکتے یہ بہت بڑی نعمت ہے دنیا و مافیہا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

آج کل سکول کالجوں کی درسگاہوں کی دیواروں پر فضیلت علم کی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور بزرگوں کے اقوال لکھے ہوئے ہوتے ہیں مگر غور سے سنو یہ بہت بڑی زیادتی ہے قرآن و حدیث میں ان فنون کی فضیلت نہیں ہے نہ بزرگوں نے معاشی پروگرام والے ہنرفن کے لئے فضائل بیان کئے ہیں یہ حق صرف اور صرف قرآن و حدیث و دین کے علم کا ہے جس سے خدا کی پہچان ہوتی ہے اور انسان اپنی زندگی پیغمبر کے طریقوں پر ڈھال لیتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عدل و انصاف عطا فرمائے اور علم دین عطا فرمائے۔

### علم و اہل علم کے فضائل قرآن کی روشنی میں

اہل علم کی فضیلت پر ایک آیت ذکر ہو چکی ہے اب دیگر آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں

(۲) شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ

(ال عمران ۲۷) اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید پر پہلا گواہ اپنی ذات کو بنایا دوسرا گواہ

فرشتوں کو بنایا تیسرا گواہ اہل علم کو بنایا اس سے علم و علماء کی عظمت کو واضح کیا گیا

کہ اللہ کی توحید پر تیسری گواہی علماء کی ہے

(۳) وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طہ ۶۷) پیغمبر کو رب نے تعلیم دی کہ آپ یہ دعا

پڑھتے رہیں اے رب مجھے اپنی معرفت والے علم میں ترقی عطا فرما

معلوم ہوا علم فضیلت والی چیز ہے اس لئے تو اللہ نے پیغمبر کو کہا علم کی زیادتی اپنے رب

سے طلب کرتے رہو۔

(۴) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (زمر ۱)

ہر حکومت آئے دن کوئی نہ کوئی اعلان کرتی ہے مگر جب کسی خاص چیز کا اعلان کرنا ہو تو اس کا طریقہ بھی خاص ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں بھی جب کسی خاص اہم چیز کا اعلان کرنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قُلُّ کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو یہ اہم اعلان تھا اس لئے قُلُّ کہا پھر علماء نے لکھا ہے کہ اہل استفہام کا حرف ہے معنی نغمی کا ہے اور اس میں تشبیہ بھی ہے تو اب اللہ کا اہم اعلان ہوا کہ لَا يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اے پیغمبر آپ اپنی زبان مبارک سے یہ اہم اعلان کریں کہ عالم اور غیر عالم برابر نہیں ان کو تشبیہ کی گئی جو ان کو برابر سمجھتے ہیں فرمایا خبردار قرآن و حدیث اللہ کی معرفت کا علم رکھنے والے عالم دین کو اس کے برابر مت کہو جو جاہل ہے جس کو اللہ کی پہچان نہیں ہے اور دین کا علم حاصل نہیں کیا یونیورسٹی کا سند یافتہ اور دینی مدرسہ کا فارغ التحصیل برابر نہیں ہیں۔

(۵) اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر ع ۴)

جن کے دل میں اللہ کا خوف اور ڈر ہے وہ علماء ہیں

امام غزالی فرماتے ہیں علم اصل میں خشوع و خضوع کا نام ہے جس میں خشوع و خضوع نہیں وہ جاہل ہے اہل سب سے بڑا جاہل شیطان ہے کہ اس نے علم پر غرور کیا جو خشوع خضوع سے خالی ہوگا وہ شیطان کا بھائی ہوگا

تو جن کو اللہ نے اپنی پہچان کا علم دیا ہے ان میں تواضع و خشوع و خضوع ہوتا ہے تو فضیلت اسی کی ہے جس میں اللہ کا خوف ہے اور یہ اہل علم میں ہے۔

(۶) وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(آل عمران آیت: ۷۳، ۷۴) اللہ رب العزت نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا  
 (۷) قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ  
 (یونس ع ۶۷) اللہ کے علم کے خزانے وسیع اور فراخ ہیں جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت  
 عطا فرماتا ہے اللہ بڑا فضل والا ہے تو جس کو اللہ نے علم والی نعمت و فضل عطا کیا وہ اس پر  
 خوش ہو کیونکہ یہ دولت اس دنیا سے بہتر ہے جس کو لوگ صبح شام جمع کرنے میں لگے  
 ہیں تو علم کی نعمت دنیا سے بہتر اور افضل ہے اس لئے علماء طلباء اپنے آپ کو احساس کمتری  
 کا شکار نہ کریں اللہ نے جو دولت علم والی تم کو عطا کی ہے وہ زمین جائیداد سونے چاندی  
 محلات سے بہتر دولت ہے

## علم و اہل علم کے فضائل احادیث کی روشنی میں

ایک حدیث پہلے ذکر ہو چکی ہے اب باقی احادیث ملاحظہ فرمائیں  
 حدیث ۲: علم کا راستہ جنت کا راستہ: ابوداؤد شریف میں حضرت ابوالدرداءؓ کی  
 فضیلت علم میں جامع روایت ہے حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں کُنْتُ جَالِسًا مَعَ  
 أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ حضرت ابوالدرداءؓ کے ساتھ  
 دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک آدمی آیا فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي  
 جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثِ بَلْغَنِي إِنَّكَ  
 تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اس نے کہا اے ابوالدرداءؓ میں نے اتنا لبا سفر کیا ہے  
 مدینہ منورہ سے یہاں پہنچا ہوں صرف ایک حدیث کے لئے جس کے بارے میں مجھے  
 معلوم ہوا کہ آپ بلا واسطہ براہ راست وہ حدیث حضور ﷺ سے بیان کرتے ہیں





اپنے پروں سے اس پر سایہ کرتے ہیں یا اس کے نیچے اپنے ہڈ بچھالیتے ہیں۔  
تیسرا ثمرہ

وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحَيَاتَانِ فِي  
جَوْفِ الْمَاءِ اس عالم کے لئے تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں رہتی ہیں  
مغفرت اور بخشش کی دعا کرتی ہیں اور مچھلیاں بھی پانی میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں  
اور دوسری روایت میں ہے حَتَّى النَّمْلَةُ فِي جُحْرِهَا چیونٹیاں بھی اپنے سوراخوں  
میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں اور تیسری روایت میں ہے وَالطَّيْرُ فِي الْجَوِّ پرندے  
فضا میں اس کے لئے دعا کرتے ہیں یعنی اللہ نے تمام چیزوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ  
میرا بندہ میری معرفت کے حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے تم سب اس کے لئے دعا کرو  
چوتھا ثمرہ

وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ  
الْكُوَاكِبِ عالم کی فضیلت راتوں میں عبادت کرنے والے پر اس طرح ہے جیسے تمام  
ستاروں پر چودھویں کے چاند کی فضیلت ہے۔ دوسری روایت میں ہے كَفَضْلِي  
عَلَى أَذْنَاكُمْ پیغمبر نے کہا عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں  
سے ادنیٰ آدمی پر ہے اس لئے حدیث میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا غَلَمَاءُ أُمَّتِي  
كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ کہ میری امت کے علماء کی مثال بنی اسرائیل کے انبیاء کی  
طرح ہے کیونکہ وہ بھی ایک بستی ایک قبیلہ اور قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے تو نبی کی  
امت کا عالم بھی اپنی اپنی جگہ پر اپنی اپنی قوم و قبیلے میں اصلاح کا کام کرتا ہے۔

## پانچواں ثمرہ

إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ علماء انبیاء کے وارثین ہیں اور انبیاء کی وراثت دنانیر دراهم مال دنیا دولت نہیں ہے بلکہ ان کی وراثت علمی ہے علماء کو اسی علم کا وارث بنایا گیا ہے جس نے علم کی دولت حاصل کر لی اس نے دین کا بہت بڑا حصہ بلکہ پورا حصہ حاصل کر لیا

یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ کے بازار میں گئے لوگ دکانوں پر بیٹھے تھے تو فرمایا اَنْتُمْ مُشْتَغِلُونَ هُنَا وَمِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَسَّمُ فِي الْمَسْجِدِ تم دکانوں پر تجارت میں مشغول ہو اور پیغمبر کا ورثہ تو مسجد نبوی میں تقسیم ہو رہا ہے صحابہؓ نے دکانوں کو بند کیا مسجد نبوی میں آئے منظر دیکھا نہ دنانیر نہ دراهم نہ سونا نہ چاندی نہ مال کوئی دولت تقسیم نہیں ہو رہی واپس چلے گئے دکانوں پر بیٹھ گئے حضرت ابو ہریرہؓ پھر آئے فرمایا تم واپس آگئے کہنے لگے ہم نے تو کوئی دنیا کی تقسیم نہیں دیکھی تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تم نے کیا دیکھا کہنے لگے رَأَيْنَا جَالًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُونَ اللَّهَ صحابہ قرآن پڑھ رہے تھے ذکر الہی کر رہے تھے ابو ہریرہؓ نے فرمایا آپ بھول گئے ہو ہَذَا مِيرَاثُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ پیغمبر کی وراثت تو یہی تھی اس لئے نبی کا ورثہ قرآن و حدیث کا علم اور اس پر عمل ہے اللہ ہمیں نبی کا صحیح وارث بنائے علم کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

حدیث (۳) علم صدقہ جاریہ

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا اِنَّ مِمَّا يُلْحَقُ



ساتویں چیز: اپنی زندگی میں تندرستی میں اپنے مال سے کچھ حصہ نکال کر غریب مسکین  
 بیوہ یتیم دین کے غریب طلباء پر صدقہ کرے گا خرچ کرے گا اس کے دفتر میں ہمیشہ  
 کے لئے نیکی لکھی جائے گی

حدیث (۴) عالم کی مثال سخی کی طرح ہے

بیہقی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اَهْلُ  
 تَلْرُوْنِ مَنْ اَجُوْدٌ جُوْدًا تم جانتے ہو کون زیادہ سخی ہے تو صحابہؓ نے کہا اَللّٰهُ وَ  
 رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ تو حضور ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُ اَجُوْدٌ جُوْدًا سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ  
 ہے جس نے مجھے بھی دیا انبیاء ملائکہ کو بھی دیا اور جس نے ساری دنیا کو دنیا دی ہے  
 دنیا و آخرت کے نفع کی چیزیں عطا کی ہیں اَنَا اَجُوْدٌ بَيْنِيْ اَدَمَ پھر حضور ﷺ نے  
 فرمایا اولاد آدم میں سے میں سب سے زیادہ سخی ہوں وَاَجُوْدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ  
 عِلْمٌ عَلِمًا فَنَشْرُوْهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحَدَّهٗ حضور ﷺ نے فرمایا میرے  
 بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جس نے علم دین حاصل کیا پھر اس کی اشاعت کی  
 قیامت کے دن ایسا شخص امیر بن کر آئے گا۔

حدیث (۵) علم کا حاصل کرنا فی سبیل اللہ جہاد کی طرح ہے

ترمذی میں حضرت انسؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ  
 الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ جَوْعًا وَ يَأْتِيْهِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ  
 گھر کو نہ لوٹے مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے امام ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ کی اس سلسلہ میں  
 بحث ہوئی کہ علم میں زندگی خرچ کرنا افضل ہے یا جہاد میں اتنے بڑے فقیہ و مجتہد متقی

دونوں نے کہا اگرچہ جہاد کی بھی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجاہد کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا چلنا پھرنا یہ سب عبادت ہے یہاں تک کے اس کے گھوڑے کے بول و براز کو بھی قیامت کے دن مجاہد کے اعمال صالحہ میں تولا جائے گا مگر جہاد جزء وقتی عبادت ہے کہ جب کفر مسلمانوں پر حملہ کرے اس وقت مسلمان مقابلہ کے لئے نکلیں لیکن علم دین میں مشغول ہونا یہ ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے علم کا حاصل کرنا افضل ہے حدیث (۶) طلب علم گناہوں کے لئے کفارہ ہے

ترمذی میں حضرت سخمرہ ازدیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَىٰ عِلْمَ دِينٍ حَاصِلٍ كَرْنِي كِي اتني فضيلىت هـ كـ اس سـ كـ زشتـ گناہوں كو معاف كر ديا جاتا هـ۔

حدیث (۷) عالم سے محبت کرو

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا دُنْيَا اور اس کے اندر کی چیزیں اللہ کے رحمت سے دور ہیں اِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَمَا وَاوَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا مگر ذکر الہی کرنے والا اور عالم اور محکم اور ان سے دوستی رکھنے والا وہ اللہ کی رحمت کے حقدار بن جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

كُنْ عَالِمًا عَالِمٌ بِنُو

اَوْ مُتَعَلِّمًا يَاعِلْمٍ حَاصِلٍ كَرْنِي وَاَلِي بِنُو

اَوْ مُسْتَمِعًا يَاعِلْمِي بَاتِ سَنِي وَاَلِي بِنُو

اَوْ مُجِيبًا اَكْرَتِي وَاَلِي بِنُو سَكُو تَوَكْمِ اَزْ كَمِ اِنِ سِي مَحَبَّتِ رَكْنِي وَاَلِي بِنُو

علماء دین علماء حق سے بغض حسد رکھنا قرآن و حدیث سے بغض رکھنا ہے

اس لئے فرمایا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسُ فَتُهْلِكَ علم کے سلسلہ میں پانچویں نہ بننا  
یعنی اہل علم سے عداوت دشمنی کرنے والے نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

حدیث (۸) عالم شفاعت کریں گے

ابن ماجہ میں حضرت عثمانؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
ثَلَاثَةٌ قِيَامَتِ كَے دن تین کی سفارش قبول ہوگی اَلَا نَبِيَّاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ  
پہلے انبیاء شفاعت کریں گے پھر علماء شفاعت کریں گے پھر شہداء شفاعت کریں گے  
مفتاح السعادت میں روایت ہے کہ قیامت کے دن شہداء کا خون اور علماء نے جو دین لکھا  
اس کی سیاہی کو تولا جائے گا تو علماء کے لکھنے کی سیاہی شہداء کے خون پر بڑھ جائے گی  
يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِذَاذُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَتَرَجَّحَ مِذَاذُ  
الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ.

علم و اہل علم کے فضائل صحابہؓ و تابعینؓ کے آثار سے

علم کی فضیلت پر حضرت علیؓ کا جامع قول کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے

۱۔ علم دین انبیاء کی وراثت ہے اور مال فرعونوں سرکشوں کی میراث ہے

۲۔ مال خرچ کرنے سے ختم ہوتا ہے مگر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے

۳۔ مال کی انسان نگرانی کرتا ہے اور علم عالم کی نگرانی کرتا ہے

۴۔ انسان مرنے کے بعد مال چھوڑ جاتا ہے اور علم قبر میں بھی عالم کے ساتھ جاتا ہے

۵۔ مال کو مؤمن و کافر دونوں حاصل کر سکتے ہیں اور علم دین صرف مؤمن کو حاصل ہوتا ہے

۶۔ مال کی طرف سب محتاج نہیں لیکن علم کی طرف امیر و غریب سب محتاج ہیں

ے۔ مال والا جب مرجاتا ہے اس کا نام ختم ہو جاتا ہے مگر اہل علم کا نام زندہ رہتا ہے تو مال فانی ہوا اور علم دین باقی ہوا علم والوں کا نام بھی زندہ رہتا ہے اور ان کا کام بھی زندہ رہتا ہے امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں حضرت ابوالدرداءؓ کا قول ذکر کیا ہے کہ علم بڑی عزت و عظمت والی چیز ہے کیونکہ الْمُلُوكُ حُكَّامٌ عَلَى النَّاسِ وَالْعُلَمَاءُ حُكَّامٌ عَلَى الْمُلُوكِ بادشاہ تو لوگوں پر حکومت کرتے ہیں مگر علماء بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں

عالم کے لئے اخلاص ضروری ہے

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُتَغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس علم دین سے اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے جو شخص یہ علم اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ دنیا حاصل کرے فرمایا ایسا انسان جنت کی خوشبو نہ پائے گا بہت بڑی وعید ہے اس لئے اہل علم کو چاہئے علم کے حصول و اشاعت میں اخلاص کو پیش نظر رکھیں تاکہ اللہ راضی ہو اور اسلام زندہ ہو

چنانچہ مسند دارمی میں حضرت حسن بصریؒ سے مرسل روایت ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ دَرَجَةٌ جس کی زندگی علم دین کی طلب میں گزر گئی اور اس کا مقصد اسلام کو بلند کرنا تھا اس حال میں اس کی موت آئی تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا

سبحان اللہ علم دین کی کتنی بڑی فضیلت ہے مگر شرط اخلاص ہے



اللہ ہم سب کو یہ دولت نصیب فرمائے

## علماء کے اقسام

مسند دارمی میں حضرت حکیمؒ سے روایت ہے مَسْأَلٌ رَجُلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ كَسَى فِي حَضْرَةِ ﷺ سِرَّ اور برائی اور فتنوں کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَاسْأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ مجھ سے شرفتنہ کے بارے میں سوال نہ کرو بلکہ خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھو پھر فرمایا اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ سِرَّ اَزْ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ اس زمین پر تمام شریر لوگوں سے بدترین لوگ شریر علماء ہیں اور تمام اچھے لوگوں سے بہترین لوگ اچھے علماء ہیں حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک دونوں قسم کے عالم رہے ہیں

ایک علماء حق علماء خیر جنہوں نے دین اسلام کو صحیح طریق پر پھیلایا ہے۔ حرص طمع لالچ تکبر کتمان حق سے پاک تھے جنہیں دنیا کے حصول کی فکر نہ تھی بلکہ احیاء دین کا جذبہ تھا جن کو کفر مرعوب نہ کر سکا

دوسرے علماء سوء جنہوں نے دنیا کی لالچ میں آ کر کفر سے مرعوب ہو کر دین اسلام میں تحریف کی حق کو چھپایا

حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ جیسے باغیرت باحیا جن میں طمع حرص نہ تھا انہوں نے دنیا کے کونے کونے میں دین پھیلایا حق کو پہنچایا پھر تابعین سلف صالحین نے یہ کام کیا اسلاف کی زندگیوں پر نگاہ ڈالیں جنہوں نے باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دین اسلام کا جھنڈا ہرا یا حق کو بلند رکھا

## علم دین چھپانے پر وعید نبوی

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا مَنْ سُبِّلَ عَنْ عِلْمٍ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمْعَ بِلَجَامٍ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے دنیا کی لالچ سے مرعوب ہو کر حق بات کو چھپایا حق نہ بتایا تو قیامت کے دن ایسے شخص کے منہ میں جہنم کی لگام دی جائے گی۔

بیہقی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا ایک وقت آئے گا لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ اسلام کا صرف نام باقی ہوگا وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ اور قرآن کی صرف ظاہری رسم رہ جائے گی پڑھنے پڑھانے والوں سے اصل روح نکل جائے گی مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَوَابٌ مِنَ الْهُدَىٰ مساجد ظاہری آبادی میں پُر رونق مگر ہدایت سے خالی ہوں گی لڑائی جھگڑے دنیوی باتیں ہوں گی عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعَوُّذٌ علمائے سوہ مخلوق سے بدترین ہونگے انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور وہی دین اسلام میں دنیا کیلئے رخنہ ڈالیں گے۔

## علم کے ساتھ عمل ضروری ہے

آپ نے علم کے فضائل سنے ہیں مگر یہ فضیلت اسی وقت ہے جب انسان علم کے مطابق عمل کرے کیونکہ میرے پیغمبر جہاں معلم بن کر آئے ہیں وہاں تڑکیہ و تصفیہ کے لئے بھی آئے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا اللہ نے مجھے قرآن و

حدیث کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا ہے پھر فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ  
الْأَخْلَاقِ اللّٰهِ نَے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں دنیا کو اچھے اخلاق سکھلاؤں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق دے پھر اس کی اشاعت  
کی توفیق دے پھر اس علم دین پر صحیح طریق پر عمل کرنے کی توفیق دے

### عجائباتِ علم

یہ چیز علم کے عجائبات میں سے ہے کہ جس شخص نے علم کو حاصل کیا چاہے وہ عربی ہو یا  
عجمی ہو، خوبصورت ہو یا بدصورت ہو، امیر ہو یا غریب ہو، بیانا ہو یا ناپیانا ہو، تندرست  
ہو یا اپاہج ہو علم نے اُسے دنیا کا امام بنا دیا عوام و خواص کا محبوب بنا دیا اپنوں اور  
غیروں کا پیارا بنا دیا

جس کی مثالیں، تاریخِ عالم، اور تاریخِ اسلام، میں بکھری پڑی ہیں  
صرف تین نمونے ملاحظہ فرمائیں

(۱) حضرت عطاء بن ابی رباح ایک عظیم محدث ہیں لیکن شکل و صورت میں انتہائی قبیح تھے  
رنگ کالا تھا، اعضاء میں تناسب نہ تھا، جب سفید لباس پہن کر درسِ حدیث دیتے تھے  
تویوں لگتا تھا جیسے سیاہ کوا، سفید کپاس، پر بیٹھا ہو، لیکن علم نے شان اتنی بڑھادی کہ  
امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ

میں نے عطاء بن ابی رباح سے کوئی افضل آدمی نہیں دیکھا

آپ خصوصیت کے ساتھ، مسائلِ حج، کے، سپیشلسٹ تھے

ایک مرتبہ ایامِ حج، میں آپ بیت اللہ میں موجود تھے لوگوں کا ازدحام اور رش تھا

جو آپ سے مسائلِ حج، پوچھنے میں مصروف تھے اتنے میں وقت کا بادشاہ سلیمان بن عبد الملک اپنے دو شہزادوں کے ساتھ خدمت میں حاضر ہوا کچھ مسائل پوچھے اور چلا گیا حضرت عطاء بن ابی رباح نے خصوصی توجہ نہ دی بلکہ عمومی انداز اپنایا، کسی پر ٹوکول اور درباری انداز کو نہ اپنایا

جیسے عوام کی راہنمائی فرما رہے تھے ویسے ہی سلیمان بن عبد الملک کی بھی راہنمائی فرمادی باہر نکل کر سلیمان نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا، میرے بچو، علم حاصل کرو، کیونکہ جو عزت و عظمت و شانِ عالم کی ہے وہ کسی بادشاہ کی نہیں ہو سکتی

آج اس، عبد اسود، کی شانِ بے نیازی کے سامنے ہمارا تاج و تخت بھی شرمندہ اور بے آبرو نظر آتا ہے

محدثین کے نزدیک جو حیثیت مالک "عن نافع عن ابن عمر" سند کو حاصل ہے وہی حیثیت ابو حنیفہ "عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس" سند کو حاصل ہے محدثین کی اصطلاح میں ان دونوں سندوں کو سلسلۃ الذہب کے نام سے پکارا جاتا ہے (۲) مأمون الرشید کے دو فرزند فراء نحوی سے تعلیم حاصل کرتے تھے!

ایک مرتبہ فراء کسی کام کیلئے، مسجدِ مدرس، سے اٹھے تو دونوں شہزادے استاد کی جوتی سیدھی کرنے کیلئے دوڑ پڑے دونوں میں جوتا سیدھا کرنے کے معاملہ پر جھگڑا ہو گیا تو فیصلہ اس بات پر ہوا کہ ایک شہزادے نے ایک جوتا سیدھا کیا اور دوسرے شہزادے نے دوسرا جوتا سیدھا کیا

مأمون الرشید کو واقعے کی خبر ہو گئی اُس نے فراء نحوی کو بلا لیا اور اُس سے سوال کیا مجھے بتاؤ، آج دنیا میں سب سے زیادہ معزز و محترم کون ہے

فراء نے جواب دیا، امیر المؤمنین سے زیادہ معزز و محترم کون ہو سکتا ہے

۱. مومن نے جواب دیا نہیں بلکہ آج سب سے زیادہ معزز و محترم وہ شخص ہے جس کے جوتے اٹھانے کیلئے بادشاہ کے دو بیٹے آپس میں جھگڑا کر رہے تھے، اور کہا استاذ اور باپ کی خدمت ذلت نہیں عزت ہے اور پھر ما منون الرشید نے دونوں بیٹوں کو سعادت مندی اور فزاء کو حسن تعلیم و تربیت کے صلے میں دس دس ہزار درہم بطور انعام کے عطا کئے (۳) مثل مشہور ہے

لَمْ يَدْرِ اعْجَازَ الْقُرْآنِ إِلَّا الْأَعْرَجَانِ  
قرآن کے اعجاز کو دو لنگڑوں نے جانا ہے  
(۱) علامہ زبختری (۲) علامہ جرجانی

## علم کی ترقی کے لئے خصوصی وظیفہ

پہلا وظیفہ: ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ حِفْظَ النَّبِيِّنَ وَفَهْمَ الْمُرْسَلِيْنَ  
وَالْهَامَ الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ تین مرتبہ پڑھیں  
دوسرا وظیفہ: جو اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو بتایا  
چلتے پھرتے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا پڑھیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فوائد قرآن

ازافادات

شیخ الاسلام حضرت درخوہی اسی بک کے علمی جائزین  
شیخ الحدیث و مفسرین امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و تفسیر  
شیخ طریقت شفیق الرحمن درخوہی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شفیق الرحمن درخوہی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرمی ناکون ضلع نیم پور  
پت 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل قرآن مجید

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ آخِرَ الزَّمَانِ لِهِدَايَةِ الْإِنْسِ  
وَالْجَنِّ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ مَحْبُوبِ الرَّحْمَنِ وَعَلَى  
إِلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَوْلِيَاءِ الرَّحْمَنِ..... اما بعد!

كَيْتَبُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

(ص ۳۷)

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ  
الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (رواه البخاری)

صَدَقَ اللَّهُ مُوَلَانَا الْعَظِيمِ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ.

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ تَقَاصِرُ عَنْهُ الْفَهَامُ الرَّجَالِ

گر تو میخوانی مسلمان زیستن

نیست ممکن جز بقرآن زیستن

نبی ای ام الکتاب درس ده

نخوانده مصحف کشف رمز اوحی را

یتیم مکه او کرسی نشین درس بعرش

ز جبرئیل برده سبق فخری را

گمراه نه مے گا تمہیں شیطان سے بدر

اور ہادی نہ مے گا تمہیں قرآن سے بہتر

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلمان ہو کر  
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر  
یا الہی تو ہمیں عاملِ قرآن کر دے  
پھر نئے سرے سے مسلمان کو مسلمان کر دے  
وہ پیبر جسے سرتاجِ رسل کہتے ہیں  
اس کی امت کو ذرا تابع فرماں کر دے

محترم سامعین مکرم بزرگو، عزیز نوجوانو اور میری معززہ و موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو  
آج کے خطبہ کا موضوع قرآن کی فضیلت و اہمیت ہے۔  
پہلے تلاوت کردہ آیت و حدیث کا مختصر مفہوم معلوم کر لیں۔

## آیت کا مفہوم

میں نے یہ آیت سورۃ ص کے تیسرے رکوع سے پڑھی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ  
نے قرآن مجید کی فضیلت کو ذکر کیا ہے اہل علم جانتے ہیں کتاب کی تنوین تعظیم کی ہے  
جس میں قرآن کی عظمت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ قرآن عظمت والی کتاب ہے  
کتاب کا اصلی معنی جمع کرنے کا ہے تو اس عظمت والی کتاب میں آیات اور سورتوں کو  
جمع کیا گیا ہے اور اسی طرح اس میں تمام علوم و صنائع کو جمع کیا گیا ہے۔ جس طرح ہم  
آگے چل کر اس کے جامع ہونے پر روشنی ڈالیں گے اور کتاب کا معنی مکتوب فی  
اللوح المحفوظ بھی ہے کہ یہ عظمت والی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے پھر  
یہ کتاب عظمت والی کیوں ہے اسکی دلیل ہے انزلناہ الیک اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو



ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتارا ہے۔ انزلنا میں منزل اتارنے والے کا ذکر ہے کہ وہ رحمن ہے، ضمیر میں منزل کا ذکر ہے کہ جس کو اتارا گیا وہ قرآن ہے الیک میں منزل الیہ کا ذکر ہے جس کی طرف اتارا گیا وہ نبی آخر الزمان ہے یہ قرآن کی صداقت و حقانیت کا ذکر ہوا کہ یہ کتاب سچی ہے کیونکہ اس کے بھیجے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا اللہ سے اور کون زیادہ سچا ہے مبارک میں قرآن کی فضیلت کا ذکر ہے کہ یہ شان والی کتاب سراپا برکت ہے اس کی طرف جس کی نسبت ہو گئی وہ بھی برکت والی ہو گئی۔

اگر ہاتھ سے اٹھائیں گے تو ہاتھ برکت والے ہو جائیں گے۔  
اگر قدم کے ساتھ چل کر قرآن سننے جائیں گے تو قدم برکت والے بن جائیں گے  
اگر دل و دماغ سے اس کا مطالعہ کریں گے تو دل و دماغ میں برکت آجائے گی  
اگر کان سے سنیں گے تو کانوں میں برکت آجائے گی۔  
اگر آنکھ سے دیکھیں گے تو آنکھ برکت والی ہو جائے گی۔  
اگر زبان سے اس کو پڑھیں گے تو زبان میں برکت آجائے گی۔  
اسی طرح ہر کپڑا ویسے تو عام ہے مگر جو قرآن کا غلاف بن گیا تو وہ برکت والا ہو گیا  
انسان اس کو بوسہ بھی دیتا ہے اور آنکھوں سے بھی لگاتا ہے۔  
اسی طرح ہر لکڑی عام ہے مگر جو قرآن کے رکھنے کے لئے رحل بن گئی وہ لکڑی بھی  
برکت والی بن گئی۔

اسی طرح ہر کاغذ عام ہے مگر جس کاغذ کی نسبت قرآن سے ہو گئی جس پر قرآن لکھا گیا  
وہ کاغذ بھی برکت والا بن گیا انسان اس کو آنکھوں سے لگاتا ہے اور چومتا ہے۔

اسی طرح ہر گتہ عام ہے مگر جو قرآن سے مل گیا جس سے قرآن کی جلد بنائی گئی وہ گتہ بھی برکت والا بن گیا۔

اسی طرح جس سینہ میں قرآن کے الفاظ یا معانی و مطالب آگئے وہ سینہ بھی برکت والا بن گیا۔

جب قرآن پڑھنے پڑھانے والے برکت والے ہو گئے تو جس جگہ قرآن کا مشغلہ ہے وہ جگہ بھی برکت والی بن جاتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جس جگہ قرآن پڑھا پڑھایا جا رہا ہے وہ جگہ دن میں فرشتوں کو ایسی چمکتی نظر آتی ہے جیسے رات کو تمہیں آسمان پر ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔

لَيْدَبَّرُوا آيَاتِهِ قرآن کے اتارنے کی غرض ہے کہ قرآن مجید اس لئے بھیجا ہے تاکہ انسان ساری زندگی اس کی آیات میں تدبر غور و فکر کرتے رہیں قرآن سہل بھی ہے کہ اس کا پڑھنا آسان ہے اور مشکل بھی ہے کہ اس میں غور و فکر کر کے مسائل کا نکالنا مشکل ہے جیسے ائمہ مجتہدین نے کیا وَلْيَتَذَكَّرْ أُولُو الْأَلْبَابِ یہ دوسری غرض ہے قرآن اس لئے اتارا تاکہ عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں یعنی جو عقائد و اعمال و اخلاق قرآن نے بتلائے ہیں ان پر عمل کریں عقلمند وہی کہلائے گا جو لیل و نہار شب و روز دن و رات کے لمحات و اوقات میں اللہ کی کلام پڑھتا پڑھاتا رہے اور اس کو سنتا سنا رہے اور اس پر عمل کرتا رہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان  
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

## حدیث کا مفہوم

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے افضل و اعلیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو دیکھے اور پھر ساری زندگی دوسروں کو سکھائے خواہ الفاظ سیکھے سکھائے یا معانی و مطالب سیکھے سکھائے اب آپ غور کریں کہ پیغمبر کا ارشاد کیا ہے کہ تم میں سب سے بہترین وہ نہیں جس کے پاس سامان، مکان، دولت، مال، زمین، رقبہ جائیداد بہت ہے بلکہ بہترین وہ ہے جس نے قرآن سے دل لگالیا۔

## فضائل قرآن آیات قرآنیہ کی روشنی میں

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْوِينُكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ (يونس ۶۷)

اس میں اللہ نے قرآن کی پانچ فضیلتیں ذکر کی ہیں۔

**پہلی فضیلت:** اے لوگو! قرآن تمہارے رب کی طرف سے تم سب کے لئے وعظ و نصیحت ہے اسلئے نصیحت کو قبول کرو۔

**دوسری فضیلت:** قرآن تمہارے سینہ کی تمام جسمانی و روحانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے لہذا اس سے شفاء حاصل کرو۔

**تیسری فضیلت:** یہ کتاب تمہیں گمراہی سے ہدایت دینے والی ہے

لہذا اس سے ہدایت حاصل کرو۔

**چوتھی فضیلت:** یہ کتاب مؤمنین کے لئے رحمت ہے لہذا اس رحمت کو حاصل کرو

**پانچویں فضیلت:** یہ کتاب دنیا سے بہتر ہے جس کو لوگ جمع کرتے ہیں کیونکہ دنیا کی دولت فانی ہے اور قرآن کی دولت باقی ہے جو دنیا و قبر و حشر میں کام آئے گی اس لئے ترغیب دی کہ اللہ کے اس فضل و رحمت کیساتھ خوش ہو جاؤ اور اس کو حاصل کرو جن کو اللہ نے قرآن جیسی عظیم نعمت دی وہ دنیا کی طرف للچائی نگاہ سے نہ دیکھیں ورنہ ناشکرے شمار ہوں گے۔

(۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا  
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ  
وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا. (نساء ۲۴ع)

اس میں قرآن کی دو فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں۔

**پہلی فضیلت:** اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کی طرف سے برہان آچکا ہے یعنی واضح اور کھلی دلیل اس کے بعد تمہیں کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔

**دوسری فضیلت:** اللہ نے تمہاری طرف نور مبین کو اتارا ہے جو کھلا نور ہے اس کے بعد تمہیں اور کسی نور کی ضرورت نہیں اللہ نے چاند کو صرف نور کہا مگر قرآن کو نور مبین کہا، اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی صرف رات کو ہوتی ہے مگر قرآن کی روشنی نہ دن کو ختم ہوتی ہے اور نہ رات کو ختم ہوتی ہے۔ قرآن کا فیض دن و رات جاری ہے اور

فیض یاب ہونے والے اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں پھر جو فیض یاب ہوئے ان کے دو نتیجے ذکر کر دیئے۔

**پہلا نتیجہ:** جو اللہ پر ایمان لایا اور قرآن کے ساتھ اعتصام کیا ان کو اللہ اپنی رحمت و فضل میں داخل کریں گے۔

**دوسرا نتیجہ:** اللہ ان کو صراطِ مستقیم سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے گا اور ہمیشہ اس پر چلائے گا۔

(۳) اَلَمْ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (بقرہ ع ۱) اس میں قرآن کی فضیلت ذکر کی گئی ہے کہ یہ شان والی کتاب سچی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے علماء لکھتے ہیں کہ ریب نکرہ ہے اور لافنی کے تحت ہے اور جو نکرہ لافنی کے بعد ہو وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی نہ اتارنے والے میں شک ہے جو اللہ ہے اور اللہ سچا ہے اور نہ لانے والے میں شک ہے وہ جبرائیل ہے اور جبرائیل امین ہے اور سچا ہے اور نہ اس میں شک ہے جس پر یہ کتاب اتاری گئی وہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور پیغمبر سچا ہے اور نہ اس کتاب میں شک ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ کفار اور منکرین کو چیلنج کیا۔

**پہلی مرتبہ:** قُلْ لِّسِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَّاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَّلَوْ كَانَتْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظٰهِيْرًا. (بنی اسرائیل ع ۱۰)

یہ چیلنج پوری کتاب کے مثل لانے کا تھا جس سے وہ عاجز آگئے پھر فرمایا اگر تمام انسان و جن جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں تب بھی قرآن کی مثل نہیں لاسکتے

دوسری مرتبہ: اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاَتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرِيَاتٍ

(ہود ۲۶)

پھر دوسری مرتبہ یہ چیلنج تھا کہ اگر پورے قرآن کی مثال نہیں لاسکتے تو اس جیسی دس سورتوں کی مثال لے آؤ اس سے بھی وہ عاجز آگئے۔

تیسری مرتبہ: وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُوْرَةٍ

مِنْ مِّثْلِهِ وَاذْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (بقرہ ۳۶)

پھر یہ چیلنج تھا کہ دس سورتیں اس جیسی نہیں لاسکتے تو اس جیسی ایک سورت کی مثال لے آؤ تو وہ اس سے بھی عاجز آگئے جس سے واضح ہو گیا کہ یہ کتاب لاریب ہے اس کے زیرِ بربط پیش شدہ جزم میں شک نہیں۔ اس کے کسی حرف میں شک نہیں۔ حروفِ مل کر کسی کلمہ میں شک نہیں کلمات مل کر کسی جملہ میں شک نہیں۔ جملے مل کر کسی آیت میں شک نہیں۔ آیات مل کر کسی رکوع میں شک نہیں۔ رکوع مل کر کسی ربع میں شک نہیں۔ ربع مل کر کسی پارے و سورۃ میں شک نہیں۔ پارے و سورتیں مل کر کسی منزل میں شک نہیں۔ ساری منزلیں ساری سورتیں سارے پارے مل کر مکمل قرآن میں شک نہیں جو شک کرے گا وہ کافر ہوگا اس کی نجات نہ ہوگی۔ قرآن سارے کا سارا محفوظ ہے اس میں شک کیسے ہو۔ جب اللہ کا اعلان ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (المجرع ۱) ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔ جس کا محافظ اللہ ہو اس میں نہ شک ہو سکتا ہے اور نہ تحریف ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی تو سترہ ہزار آیات تھیں یہ روافض جھوٹے ہیں جو

کہتے ہیں کہ اصل قرآن عار میں امام مہدی کے پاس ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل قرآن کے چالیس پارے تھے۔ دس پارے اہل بیت کے شان میں تھے جن کو نبی کے صحابہ نے چھپا دیا کبھی کہتے ہیں دس پارے بکری کھا گئی کبھی کہتے ہیں یہ قرآن محرف ہے حالانکہ قرآن کے علاوہ دوسری کتابوں میں توراہ، زبور، انجیل میں تحریف ہو چکی تغیر تبدیل ہو چکا لیکن قرآن کل بھی محفوظ تھا اور آج بھی قرآن محفوظ ہے۔

آپ عیسائیوں کی بائبل کو دیکھیں مختلف ملکوں میں ایک نہ ہوگی بلکہ ہر ملک میں آپ کو بدلی ہوئی نظر آئے گی۔ مگر قرآن مجید الحمد سے لے کر والناس تک پوری دنیا میں آپ کو ایک ہی ملے گا نہ ملکوں میں مختلف چھپا ہوا ہوگا نہ سینوں میں مختلف ہوگا بلکہ جو قرآن پاکستان میں آپ کو نظر آ رہا ہے۔ یہی ہندوستان میں ہے، یہی سعودیہ میں ہے، یہی امریکہ، افریقہ، برطانیہ، فرانس، متحدہ عرب امارات، شام، دمشق، بصرہ، کوفہ، بغداد سب میں ایک جیسا لکھا ہوا ہے۔ جو قرآن بچے کے سینہ میں ہے وہی نوجوان کے سینہ میں وہی بوڑھے کے سینہ میں۔ جو عربی کے سینہ میں وہی پاکستانی، ہندوستانی، افریقی، امریکی، فرانسیسی، بھری، کوفی، بغدادی، پٹھان، بلوچ، پنجابی، سرائیکی، بنگالی، برمی وغیرہ کے سینہ میں ہے ایک حرف کا فرق نہیں ہے۔ سات سال کے بچے کے سینہ میں پورا قرآن محفوظ ہے۔ قرآن نبی کا معجزہ ہے۔ پیغمبر کی نبوت دائمی اور ہمیشہ کیلئے ہے۔ تو آپ کا یہ معجزہ قرآن بھی دائمی ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا تو قیامت تک دنیا کی ہدایت کے لئے اب نئی کتاب نہیں آئے گی۔ اس لئے اللہ نے اس کتاب کو محفوظ کر دیا۔ دیگر انبیاء کے معجزے عارضی تھے وہ صرف ان کے دور

تک محدود رہے لیکن قرآن ہمیشہ کیلئے رہے گا۔

اس لئے قرآن مجید میں واضح اعلان کر دیا گیا وَاِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ۔ یہ کتاب عزت والی ہے باطل نہ اس کے آگے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے یہ کتاب اس ذات کی طرف سے ہے جو حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔ یہ کتاب اس کی حکمت و علم کا نمونہ ہے لہذا قرآن میں تحریف یا شک کی بات کرنے والے کے ایمان میں اور اس کے مذہب میں شک ہے وہ مؤمن نہیں ہو سکتا جو قرآن کو محرف کہے یا مشکوک کہے۔ قرآن محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن مجید کے اجزاء سورت و آیات و کلمات و حروف کی تعداد کو بھی محفوظ رکھا گیا چنانچہ قرآن کی منزلیں سات ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین کا معمول تھا کہ وہ ہفتہ میں سات احزاب کی تلاوت کر کے قرآن ختم کرتے تھے قرآن کے پارے تمیں ہیں قرآن کی سورتیں ایک سو چودہ ہیں۔

## قرآن جواب دیتا ہے

قرآن مجید زندہ آسمانی کتاب ہے یہ اپنے متعلق ہر سوال کا جواب دیتی ہے اس سے پوچھیں تیرے اتارنے والا کون ہے۔

جواب دیتی ہے۔ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ مجھے رب العالمین نے اتارا ہے۔ اس سے پوچھیں تجھے کون لایا۔

جواب دیتی ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ جِبْرِيلُ امين لایا ہے۔

اس سے پوچھیں تجھے کس پر اتارا گیا

جواب دیتی ہے۔ نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔



روافض کی تردید ہوگئی جو کہتے ہیں کہ جبرائیل نے خیانت کی وحی تو لائی تھی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مگر وہ لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اس سے پوچھیں تجھے کیوں اتارا گیا۔

جواب دیتی ہے لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُنذِرِينَ تاکہ آپ لوگوں کو ڈرائیں کہ اگر اس کتاب کو نہ مانو گے تو تمہارے لئے عذاب ہوگا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس لغت میں اتارا گیا

تو جواب دیتی ہے بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ مجھے عربی زبان میں اتارا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَجِبُوا الْعَرَبَ لِشَلَاثٍ لِيَايَ عَرَبِيٍّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ عرب سے محبت رکھنا کیونکہ میں محمد عربی ہوں اور قرآن بھی عربی ہے اور جنتیوں کی بولی جنت میں عربی ہوگی۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مرکز میں بھیجا گیا قرآن جواب دیتا ہے۔ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ میرا پہلا مرکز بیت اللہ ہے جو مکہ میں ہے اور جو برکت والا مقام ہے اور تمام انسانیت کیلئے ہدایت ہے۔

اگر آپ اس سے پوچھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے سے پہلے تیرا مقام تیری جگہ کونسی تھی

تو قرآن جواب دیتا ہے۔ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ میں لوح محفوظ میں تھا

اگر آپ اس سے پوچھیں تیری تاثیر کیا ہے

جواب دیتا ہے۔ وَنُنزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

میں ظاہری باطنی جسمانی روحانی تمام بیماریوں کے لئے شفاء ہوں اور مومنین کے

لئے اللہ کی خصوصی رحمت ہوں۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس مہینہ میں اتارا گیا۔  
تو جواب ملتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ  
مہینہ میں مجھے اتارا گیا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تجھے کس رات میں اتارا گیا  
تو جواب ملتا ہے اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس کلام کو اللہ نے لیلۃ القدر میں نازل  
فرمایا۔

اگر آپ اس سے پوچھیں تو کیسی کتاب ہے تو جواب دیتی ہے وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ  
یہ کلام اللہ کی طرف سے حق ہے اور سچی کلام ہے۔

اس لئے حافظ ابن کثیر نے خلاصہ بیان کرتے ہوئے کلام اللہ کی عظمت ذکر کی ہے  
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ أَشْرَفَ الْكُتُبِ عَلَى أَشْرَفِ الرُّسُلِ بِوَسِيَّةِ أَشْرَفِ  
الْمَلَائِكَةِ فِي أَشْرَفِ بُقَاعِ الْأَرْضِ فِي أَشْرَفِ شُهُورِ السَّنَةِ فِي أَشْرَفِ  
الليالي فَكَمَلُ الْقُرْآنِ مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ اللّٰهُنَّ أَفْضَلُ كِتَابٍ يَعْنِي قُرْآنِ كُو  
افضل پیغمبر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل فرشتہ یعنی جبرئیل امین کے واسطہ سے  
افضل جگہ یعنی مکہ مکرمہ میں افضل مہینہ یعنی رمضان کے اندر افضل رات یعنی لیلۃ القدر  
میں اتارا تو قرآن تمام وجوہ سے کامل مکمل ہو گیا۔ لِهَذَا لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَا شَكَّ فِيهِ۔

## فضائل قرآن ارشادات نبویہ کے آئینہ میں

حدیث (۱) قرآن بلندی کا ذریعہ ہے

مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ جو قرآن کے الفاظ یا معانی  
و مطالب کو پڑھتے پڑھاتے ہیں سیکھتے سکھاتے ہیں۔ ساری زندگی اس پر عمل کرتے

ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بلند کرتے ہیں۔

جو اس کتاب سے اعراض کرتے ہیں ان کو اللہ ذلیل و پست کرتے ہیں۔

حدیث (۲) قرآن شفاعت کر کے انسان کو جنت میں لے جائے گا

مسلم میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْرَأِ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ قرآن مجید کی تلاوت کرو قیامت کے دن یہ کتاب اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرے گی قرآن سفارش کرے گا رحمان جنت کا داخلہ عطاء فرمائے گا۔

حدیث (۳) قرآن کی چار برکتیں

مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَا رَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ جب چند لوگ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کلام پڑھتے پڑھاتے ہیں ان پر چار نجات مرتب ہوتے ہیں

(۱) ان پر سکون و اطمینان نازل ہوتا ہے تو قرآن سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہوا۔

(۲) ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے تو قرآن رحمت خداوندی کے حاصل کرنے کا

ذریعہ ہوا۔

(۳) زمین سے لے کر آسمان تک فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں تو قرآن فرشتوں کی

نگرانی کرنے کا ذریعہ ہوا۔

(۴) اللہ ان کا ذکر اس جماعت میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہے

یعنی اللہ فرماتے ہیں تم فرش پر میری کلام پڑھو میں عرش پر فرشتوں میں تمہارا تذکرہ کروں گا

کہ میرے بندے کیسے ہیں جو ہر وقت میری کتاب سے دل لگائے ہوئے ہیں۔

حدیث (۴) قرآن دل کی آبادی کا سبب ہے

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ اِنِّ الَّذِي لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْئٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ جس سینہ میں قرآن نہیں وہ سینہ ویران مکان کی طرح ہے

انسان کے سینہ کی آبادی قرآن سے ہے

گھر کی آبادی قرآن سے۔

بستی کی آبادی قرآن سے۔

شہر کی آبادی قرآن سے۔

پوری دنیا کی آبادی قرآن سے۔

یہ انقلابی کتاب ہے اس کے آنے سے

جو دل کفر و جہالت کی وجہ سے غیر آباد تھے وہ آباد ہو گئے۔

جو بت پرست تھے وہ خدا پرست بن گئے۔

جو جاہل تھے وہ عالم بن گئے۔

جو غیر متمدن تھے وہ متمدن بن گئے۔

جو غیر مہذب تھے وہ مہذب بن گئے۔

جو غافل تھے وہ اللہ کے نام لینے والے بن گئے۔

جو جہنم کے کنارہ پر کھڑے تھے وہ جنت کے حقدار ہو گئے۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ذَيِّنُوا مَنَازِلَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ** اگر اپنے گھروں کو مزین کرنا ہے تو نماز اور قرآن کی تلاوت سے مزین کرو۔



خرچ کرتا ہے تو تم اللہ سے دعاء کرو کہ یا اللہ مجھے بھی ایسا بنا دے۔

حدیث (۷) (قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کا مقام بہت اونچا ہوگا ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ ابن العاص سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتِلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اخِيْرِ آيَةِ تَقْرُؤِهَا اے قرآن کو اپنا مشغلہ بنانے والے آج قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کی سیڑھیوں پر چڑھتے جاؤ اور جس طرح دنیا میں ترتیل سے درست کر کے قرآن پڑھتا تھا آج بھی ایسے پڑھتا جا جہاں قرآن کی آخری آیت ہوگی وہی جنت میں تیرا مقام ہوگا۔

حدیث (۸) قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے والدین کا اکرام مسند احمد اور ابوداؤد میں حضرت معاذؓ جہنی سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَرَأَ لِقُرْآنٍ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ اَلْبَسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو اس محنت کے صلہ میں قیامت کے دن ایک نورانی تاج پہنایا جائے گا وہ تاج کیسا ہوگا فرمایا ضَوْءٌ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ لَوْ كَانَتْ فِي بِيوتِ دُنْيَاكُمْ اس تاج کی روشنی اس سورج کی روشنی سے بھی زیادہ عمدہ ہوگی اگر یہ سورج تیرے گھر کے اندر آ جائے یہ تو والدین کا شان ہے تو فرمایا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي قَرَأَ وَعَمِلَ بِهِ

پھر اس کا کیا مقام ہوگا جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا۔

حدیث (۹) قرآن کی دو آیتوں کا پڑھنا دو اونٹوں کی دولت سے بہتر دولت ہے مسلم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اصحاب صفہ سے کہا اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ

أَوَ الْعَقِيقِ فَيَأْتِي مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْ مَا وَبَيْنَ فَبِي غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ تَمَّ مِنْ  
 سے کون اس کو دوست رکھتا ہے کہ صبح کو وادی بطنان یا عقیق کی طرف جائے اور اس کو  
 بغیر ڈاکہ قطع رحم کے دو اونٹیاں عمدہ اعلیٰ قیمتی اونچی کوہان والی مل جائیں تو صحابہ نے  
 کہا كُنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اے اللہ کے  
 رسول ہم میں سے ہر شخص اس کو پسند کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَقْلًا  
 يَغْدُوا أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ  
 مِنْ نَاقَتَيْنِ فرمایا کہ صبح تم مسجد یعنی اللہ کے گھر جاؤ دو آیتیں سیکھ لو ان کا معنی 'مطلب'  
 تفسیر، تشریح، تفصیل سمجھ لو تو یہ دو آیت کی دولت دو اونٹ کی دولت سے بہتر ہے۔ تین  
 آیات تین اونٹ سے چار آیات چار اونٹ سے اسی طرح آیات کا عدد اونٹوں کے  
 عدد سے بہتر ہے کیونکہ دنیا کی دولت بے وفا ہے قرآن کی دولت با وفا ہے۔  
 یہ دنیا میں، قبر میں، حشر میں کام آئے گی۔

حدیث (۱۰) قرآن وہ شان والی کتاب جس کی تلاوت خود رب العالمین نے کی ہے  
 داری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے فرشتوں کے  
 سامنے سورۃ طہ اور یسین کو پڑھا جب فرشتوں نے اللہ کی شان کے مناسب اللہ سے  
 اس کے کلام کو سنا تو تین جملے کہے

پہلا جملہ: طُوبَى لَأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَهِيَ امْت بڑی برکت والی ہوگی جس کے  
 حصہ میں تیس پارے قرآن کی دولت آئے گی۔

دوسرا جملہ: طُوبَى لَأَجْوَابٍ تَحْمِلُ هَذَا وَهِيَ سِنَةٌ بِيْهِمْ مَبْرُكٌ هُوْنَ كَيْ جُوْ قُرْآنِ  
 کے خزانے بنیں گے۔

تیسرا جملہ: طُوبَىٰ لِّأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا وَهَذَا بَيْنَ يَدَيْهِ مَبَارَكٌ هُوَ الَّذِي جِوَّالَهُ اللَّهُ كِي كَلَامِ كَاوَرِدْ كَرِيں كِي۔ كِي سِي شَانِ وَاٰلِي كِتَابِ هِيَ جَس كُو اٰهْلِ اللّٰهِ نِي پڑھا اور اصحاب رسول اللّٰهِ صلي اللّٰهِ عليہ وسلم نِي پڑھا اور حضرت محمد رسول اللّٰهِ صلي اللّٰهِ عليہ وسلم نِي پڑھا اور خود شانِ وَاٰلِي اللّٰهِ نِي پڑھا۔

حدیث (۱۱) قرآن تمام کلاموں کا بادشاہ ہے

كَلَامُ الْمَلُوكِ مُلُوكُ الْكَلَامِ بَادِشَاهُ هُوَ كَا كَلَامِ تَمَامِ كَلَامُوكَا بَادِشَاهُ هُوَا هِيَ۔ اللّٰهُ تَعَالَىٰ سَبْ كَا بَادِشَاهُ هِيَ تُوَا سِ كِي كَلَامِ بِي سَبْ كِي بَادِشَاهُ هِيَ جِي سَا كِي تَرْمِذِي مِيں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے حضور صلي اللّٰهِ عليہ وسلم نِي فرمایا فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَاوِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهِ جَس طَرَحِ اللّٰهِ كُو تَمَامِ مَخْلُوقِ پَر فَضِيلَتِ هِيَ اِسی طَرَحِ قُرْآنِ كُو بِي تَمَامِ كَلَامُوكَا پَر فَضِيلَتِ هِيَ اِس لِيءِ حَدِيْثِ قَدِ سِي هِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَرَمَاتِي هِيں۔ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْئَلَتِي اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اَعْطِيَ السَّائِلِيْنَ جَس نِي قُرْآنِ كُو اِنَا مَشْغَلَه بِنَا لِيَا اِس كُو دُوسَرِي ذِكْرِ كِي فَضْلَتِ نِيں اور اِس كُو كِ سِي دُوسَرِي چيزِ كِي مَانْ كِنِي كِي فَضْلَتِ نِيں تُو اللّٰهُ فَرَمَاتِي هِيں مِيں اِس كُو مَانْ كِنِي وَاوَلُوں سِي بِي اَفْضَلَ عَطَا فَرَمَاوُنْ كَا۔ اَكْثَرُ نِيں كِيَا كِي بِيءِ دُوں كَا بَلْ كِه اَفْضَلَ كِيَا هِيَ اور وِه اَفْضَلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ كَا دِي دَارِ هِيَ لِيءِنِي رَبِّ فَرَمَاتِي هِيں اِي سِي فَخْصِ كُو مِيں اِنَا دِي دَارِ كَرَاوُنْ كَا

حدیث (۱۲) اپنی اولاد کو تلاوت قرآن کا ادب سکھلاؤ

كُنْزِ الْعَمَالِ ج ۶ مِيں حضرت علي رضی اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ سِي روایت ہے حضور صلي اللّٰهِ عليہ وسلم نِي فرمایا: اَدَّبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰی ثَلَاثَةِ خِصَالٍ اِنِّيْ اَوْلَادُكُمْ تَمِيْنُ چيزُوں كَا ادبِ سَكْهَلَاو۔ (۱) حُبِّ نَبِيِّكُمْ اِنِّيْ نَبِيٌّ صلي اللّٰهِ عليہ وسلم كِي مَحَبَّتِ (۲) وَحُبِّ اَهْلِ



بَيْتِهِ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ هَلْبَيْتِ كِي مَحَبَّتِ (۳) وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ تِلَاوَتِ قُرْآنِ كَا ذَوْقِ  
فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ  
حَالِيْنَ قُرْآنِ قِيَامَتِ كِي دِنِ أَنْبِيَآءِ وَأَصْفِيَآءِ كِي سَاتِھِ عَرْشِ كِي سَاۓۓ مِيں ھُوۓ۔

حدیث (۱۳) تِلاوَتِ قُرْآنِ كِي فَوَائِدِ

كَنْزِ الْعَمَالِ ج ۱ مِيں ھَضْرَتِ عَفِيفِہِ بِنِ الْحَارِثِ سِي رَوَايَتِ ھِي ھَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نِي فَرَمَايَا اِنَّ اَرْدَتْ عَيْشَ السُّعْدَاءِ اِكْرَمِ سَعَادَتِ مَنَدُوں وَالِي زَنْدِگِي چَاھْتِي ھُو  
وَمِيَّتَةَ الشُّهَدَاءِ اَوْرِ شَھِيدُوں وَالِي مَوْتِ چَاھْتِي ھُو وَالنَّبَاةِ يَوْمَ الْحَشْرِ اَوْرِ  
قِيَامَتِ كِي دِنِ نَجَاتِ وَالْاَمْنِ يَوْمِ الْخَوْفِ اَوْرِ خَوْفِ وَالِي دِنِ اَمْنِ وَالنُّورِ يَوْمِ  
الظُّلْمَاتِ اَوْرِ اَنْدَھِيروں وَالِي دِنِ رُشْنِي وَالظِّلِّ يَوْمِ الْحَرُورِ اَوْرِ گَرْمِي وَالِي دِنِ  
سَايِہِ وَالرَّيِّ يَوْمِ الْعَطَشِ اَوْرِ پِيآسِ وَالِي دِنِ سِيْرَابِي وَالْوَزْنِ يَوْمِ الْخَفِيَّةِ اَوْرِ ھَا  
پِنِ كِي جِگِہِ وَزِنِ اَعْمَالِ كَا ھَمَارِي ھُو نَا وَالْھُدَى يَوْمِ الضَّلَالَةِ اَوْرِ گَمْرَا ھِي سِي ھِدَايَتِ  
چَاھْتِي ھُو تَوْفَادِرِ سِ الْقُرْآنِ قُرْآنِ كُو پڑھتِي رَھُو كِيونكِيه فَاِنَّہِ ذِكْرُ الرَّحْمٰنِ يِہِ اللّٰه كَا  
ذِكْرُ ھِي۔ وَجُرُؤْمِنِ الشَّيْطَانِ شَيْطَانِ سِي ھَفَاظَتِ كَا ذَرِيعِہ ھِي وَرَجْحَانِ فِي  
الْمِيْزَانِ اَوْرِ ھَسَابِ وَكُتَابِ كِي تَرَاوِيں مِيں اَعْمَالِ صَالِحِ كِي وَزْنِ كِي غَالِبِ ھُونِي كَا  
ذَرِيعِہ ھِي۔

حدیث (۱۴) طبرانی مِيں ھَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ عَمْرُو بِنِ الْعَاصِ سِي رَوَايَتِ ھِي  
ھَضْرَتِ اَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ ھِي الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ كَلِ  
قِيَامَتِ كِي دِنِ رَمَضَانَ اَوْرِ قُرْآنِ مَوْمِنِ بِنْدِي كِيلِي سَفَارَشِ كَرِيں گِي۔

دَائِيں رَمَضَانَ آۓ گَا بَائِيں قُرْآنِ آۓ گَا سَا مَنِي پِيَارَا نَبِي آخِرِ الزَّمَانِ آۓ گَا  
تِيں سَفَارَشِ كَرِيں گِي اَوْرِ رِجْمَنِ مَوْمِنِ بِنْدِي كُو جَنَّتِ كَا دَاخِلِہِ اَوْرِ نَكَلَتْ عَطَا فَرَمَادِيں گِي

## قرآن مجید کی تاثیرات

اللہ کی کلام میں بڑا اثر ہے جس نے اخلاص سے توجہ سے سنا وہ گرویدہ ہو گیا اس پر چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

### پہلا واقعہ

جنات کے متاثر ہونے کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جنات آسمانوں پر جاتے تھے اور آسمانوں کی خبریں معلوم کر کے لاتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وحی آنی شروع ہوئی تو جنات کو آسمانوں پر جانے وہاں کی خبر لانے سے روک دیا گیا اگر یہ اوپر جاتے تو آسمان سے شہاب کے ذریعہ ان کو مارا جاتا تو جنات نے سمجھا کوئی نئی چیز پیش آئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں روک دیا گیا اور آسمانوں پر پہرے لگا دیئے گئے تو جنات نے اپنی مختلف جماعتوں کو مغرب، مشرق، شمال، جنوب کے اطراف میں بھیج دیا۔ تو جنات کی ایک جماعت وادی بطن نخلہ سے گزری جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کو سنا تو ان کے دلوں میں انقلاب آ گیا کیونکہ قرآن ویسے ہی پراثر کتاب ہے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرکشش آواز سے سنا تو متاثر ہوئے اور ایمان لے آئے اور واپسی میں اپنی قوم سے آ کر کہا ہم نے عجیب شان والی کتاب شان والے نبی سے سنی ہے اور یہی چیز ہے جس کی وجہ سے ہمیں آسمانی خبروں کے چرانے سے روک دیا گیا ہے تو اس پر سورۃ جن نازل ہوئی

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا  
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ.

### دوسرا واقعہ

بخاری شریف جلد اول میں ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں جائے نماز بنا رکھی تھی جہاں نوافل بھی پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے تو آپ بہت روتے مکہ کے مرد عورتیں بچے آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر جمع ہوتے ابو بکر خود بھی روتے دوسروں کو بھی رلاتے لکھا گیا ہے کہ آپ کی اس پرسوز تلاوت کو سن کر تیرہ مردوں نے اسلام قبول کیا

### تیسرا واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے جب ان کے سامنے سورۃ طہ پڑھی تو فاروق اعظم پر اس کا اثر ہوا تو فاروق اعظم نے کہا یہ کتاب مجھے دکھلا تو بہن نے کہا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ قرآن مجید کو پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں پہلے وضو غسل کر کے پاک ہو کر آؤ پھر ہاتھ لگانے دوں گی جب فاروق اعظم نے اللہ کی کلام کو سنا اور دیکھا تو بہن سے کہا مجھے اس پیغمبر کی طرف لے جا جس پر یہ عظمت والی کتاب اتری ہے تو بہن کی اس تلاوت سے فاروق اعظم کے دل میں انقلاب آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اسلام قبول کیا۔

### چوتھا واقعہ

طفیل بن عمرو دوسی جو قبیلہ دوس کا امیر کبیر سرمایہ دار آدمی تھا اور بڑا شاعر تھا ابو جہل نے اس کو دعوت دی جب طفیل اپنی جماعت کے ساتھ دعوت کیلئے آیا تو ابو جہل نے حرم سے باہر نکل کر اس کا بڑا استقبال کیا اور ابو جہل نے طفیل کیلئے دعوت کا بڑا اہتمام کیا رات کو کھلایا پلایا پھر ابو جہل طفیل کو علیحدہ لے گیا اور کہا تم ہمارے مہمان ہو میں میزبان ہوں میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں کہ مکہ میں ایک شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کی توہین کرتا ہے اس کا مشن ایک خدا کی دعوت دینا ہے وہ کہتا ہے صرف ایک اللہ ہے جو معبود ہے، معبود ہے، حیات و موت، عزت و ذلت، نفع و نقصان، تندرستی و بیماری، شفاء کا مالک ہے، بیٹا بیٹی دینے والا ہے، نذر و منت کا مستحق ہے۔ ابو جہل سے طفیل نے کہا وہ کون ہے؟ کہا وہ ہمارا غیر نہیں اپنا ہے میرا بھتیجا ہے۔ جس کا نام محمد ہے مگر اس نے نئی بات کر ڈالی ہے اس لئے اس کے قریب نہ جانا طفیل نے کہا اس کی وجہ کیا ہے کہا جو اس سے ملتا ہے وہ اس کا ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ حسین اتنا ہے کہ چاند اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اخلاق اس کے ایسے ہیں کہ جو اس کی بات کو سن لیتا ہے اس کے دل میں انقلاب آجاتا ہے، آواز اس کی ایسی پیاری ہے کہ جو اس سے قرآن سن لیتا ہے وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے یہاں تک کہ باپ بیٹے سے جدا ہو جاتا ہے اور بیٹا باپ سے جدا ہو جاتا ہے۔ خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے الگ ہو جاتی ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار سے علیحدہ ہو جاتا ہے ابو جہل نے کہا یہ کپاس کے دو پنہ ہیں ان کو کانوں میں رکھ دو تا کہ اس کی آواز آپ کے کانوں تک نہ پہنچے۔ طفیل سو گیا صبح کو اٹھا تو کپاس کا پنہ کان سے نکل گیا اور یہ سیر کرتے کرتے بیت اللہ کے دروازے سے گزرا تو اندر سے ایک پرکشش پُرسوز آواز سنائی دی بس اس میٹھی آواز میں مست ہو گیا دل پر اثر ہوا آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور رونگٹے کھڑے ہو

گئے کہنے لگا جا کر دیکھوں تو سہی کون ہے جب دیکھا تو اب پیغمبر کے چہرہ پر آنکھیں بھی فدا ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو طفیل جو پیغمبر کی محبت میں جکڑا جا چکا تھا ساتھ ساتھ جا رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کا دروازہ کھولا پیغمبر کے سامنے ادب سے بیٹھ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہو؟ کہا طفیل قبیلہ دوس سے، کہا کیسے آئے طفیل کی چیخ نکلی زار و قطار رونے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے تو روکا گیا، ٹوکا گیا مگر اللہ کی رحمت نے آپ تک پہنچا دیا اب کلمہ پڑھائیں تو حید کا سبق سکھائیں آپ نے سر پر شفقت والا ہاتھ پھیرا کلمہ پڑھایا یہ اسلام میں داخل ہوئے پھر اللہ نے ان کے ذریعہ اسی افراد کو کلمہ نصیب کیا محمد کا غلام بنایا یہ سارا انقلاب قرآن کی برکت سے آیا۔

## پانچواں واقعہ

ایک مرتبہ دہلی میں چوک کے اندر ایک پادری نے چیلنج دے دیا کہ مسلمانو! اگر تمہاری کتاب سچی ہے تو تم اپنی کتاب قرآن لاؤ میں اپنی کتاب انجیل لاتا ہوں سامنے آگ کا چیمہ جلایا اور کہا تم بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالو میں بھی اپنی کتاب آگ میں ڈالتا ہوں جس کی کتاب بچ گئی اس کا مذہب سچا اور جس کی جل گئی اس کا مذہب جھوٹا تو ایک آدمی نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کو آکر اطلاع دی کہ اس طرح پادری نے چیلنج دے دیا ہے۔ مسلمان پریشان ہیں آگ کا چیمہ سامنے جل رہا ہے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ تشریف لے گئے آپ نے نور بصیرت سے سمجھ لیا کہ اس نے اپنی کتاب کو مصالحہ لگایا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس طرح قرآن کو آگ میں ڈال دینا تو بے ادبی ہے تم اس طرح کرو تم اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاؤ میں بھی اپنی کتاب اپنے سینہ سے لگاتا ہوں

پھر تم اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاؤ میں بھی اپنی کتاب کے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاتا ہوں ہم میں سے جو اپنی کتاب کے ساتھ بچ جائے گا اس کا مذہب سچا ہوگا اور جو جل جائے گا وہ جھوٹا ہوگا

اب پادری بھاگنے لگا لوگوں نے کہا کیوں بھاگتا ہے کہنے لگا میں نے انجیل کو مصالحو لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ جلتی اور میں نے اپنے بدن پر تو مصالحو نہیں لگایا۔

یہ قرآن کی تاثیر ہے جس نے قرآن والے کے دل کو مضبوط کر دیا۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں اس آگ کے چیمہ سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ بات ڈال دی گئی کہ اے عبدالعزیز! اگر ابراہیمؑ پر نمرود کی آگ گلزار ہو سکتی ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر بھی قرآن کی تاثیر سے یہ آگ گلزار ہو سکتی ہے

مومن کا یہ کردار ہے مومن کی یہ پہچان

اخلاص میں ہو روح تو اخلاق میں ہو جان

ایمان کی بجلی ہو تڑپتے ہوئے دل میں

ایک ہاتھ میں تلوار ہو ایک ہاتھ میں قرآن

## قرآن مجید کا سلف صالحین میں ذوق

کسی کی رات زنا میں، شراب میں، چوری ڈکیتی میں، لڑائی جھگڑے میں، غلط کاموں میں گزرتی ہے مگر اللہ والوں کی راتیں نماز اور قرآن پڑھنے میں گزرتی ہیں کسی کی موت دکان، سامان، مکان، جائیداد، مال حاصل کرنے کی فکر میں آتی ہے

مگر اللہ والوں کی موت نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہوئے آتی ہے۔  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت فجر کی نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے آئی  
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں کبھی دو رکعت میں پورا قرآن ختم  
 کرتے تھے یہاں تک کہ جب شہادت آئی تو قرآن پڑھتے ہوئے  
 اس لئے آپ کو شہید قرآن کہا گیا

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میدان کربلا میں قرآن پڑھتے آئی  
 امام اعظم ابوحنیفہؒ رمضان میں اکٹھ قرآن کے ختم کرتے ایک ختم دن کو ایک ختم رات  
 کو ایک ختم تراویح میں  
 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رمضان میں قرآن کے ساٹھ ختم کرتے تھے اور نماز تہجد  
 میں پندرہ پارے پڑھتے تھے۔

بی بی رابعہ بصریہؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی دو رکعت میں پورا قرآن ختم کرتی تھیں

### قرآن سے جواب دینے والی عورت

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ایک عورت کا واقعہ نقل کیا ہے جس کے دل میں قرآنی  
 ذوق تھا اور اس کی زبان اس کے ذوق کی ترجمانی کرتی تھی۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں  
 میں اس پر حیران رہ گیا جب اس عورت نے ہر بات کا جواب قرآن پڑھ کر دیا۔  
 فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ جنگل بیابان ویران سنان بے آباد جگہ میں پہنچا  
 ایک عورت برقعہ اوڑھے ہوئے پردہ میں بیٹھی تھی

میں نے کہا السلام علیکم!

جواب دیا سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحِيمِ.

میں نے کہا کہاں سے آرہی ہے اور کدھر جا رہی ہے۔

جواب دیا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهِ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

حج کرنے گئی تھی اب بیت المقدس جا رہی ہوں۔

میں نے کہا اس جگہ کیسے آگئی کہنے لگی۔

مَنْ یُّضِلِّ اللّٰهُ فَلَآ هَادِیَ لَهٗ۔ میں راستہ بھول گئی۔

میں نے کہا اس جگہ کوئی مکان دوکان انسان نظر نہیں آتا

تیرے لئے کھانے پینے کا انتظام کیسے ہوتا ہے۔

جواب دیا هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ۔ جو خدا پوری کائنات کی غذا کا انتظام کر رہا ہے

وہ میری بھی غذا کا انتظام کر رہا ہے۔

پھر میں نے کہا اس جگہ پانی نہیں ہے تو وضو کس طرح کرتی ہے۔

جواب دیا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَمَمُّوْا صَعِیْدًا طَبِیْاً

پانی نہیں مگر مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کر لیتی ہوں۔

میں نے کہا تیرے پاس روٹی پانی نہیں ہے میرے پاس روٹی پانی ہے

اگر تجھے ضرورت ہو تو دے سکتا ہوں۔

جواب دیا اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا اے عبداللہ بن مبارک جنگل میں

بیٹھی ہوں مگر تعلق رب سے جوڑے ہوئے ہوں میں روزہ کے حال میں ہوں

مجھے کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں نے کہا تیرے پاس سواری نہیں اگر تجھے قافلہ تک پہنچنے کیلئے ضرورت ہو تو پیش

کر سکتا ہوں۔ جواب دیا وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۔

اگر تو نیکی کا کام کرے گا تو اللہ تجھ کو بدلہ دے گا۔



میں نے سواری کو بٹھایا سوار ہونے لگی کپڑا پالان میں آ کر پھٹ گیا تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ آيَاتِكُمْ جو مجھے تکلیف پہنچی یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہے۔

میں نے سواری کے زانو کو باندھا اور پھر بٹھایا تو سوار ہونے لگی دایاں قدم رکھا کہتی ہے بِسْمِ اللّٰهِ پھر بایاں قدم رکھا کہتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر سوار ہو کر بیٹھی کہتی ہے سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ یا اللہ ہماری تو طاقت نہ تھی یہ تیری مہربانی ہے کہ ایسے قد آور طاقتور جانور کو بھی ہمارے لئے مسخر کر دیا کہ بچہ بھی مہار پکڑ کر جا رہا ہے آواز آتی ہے۔

یہ کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے  
جانور پیدا کر دیئے تیری بقا کے واسطے  
چاند سورج اور ستارے ہیں تیری ضیا کے واسطے  
یہ سارا جہاں تیرے لئے مگر بندہ تو ہے خدا کے واسطے

اب سوار ہو کر بیٹھی میرے ہاتھ میں مہار ہے اچانک میری نگاہ اوپر اٹھی تو قرآن پڑھ کر کہتی ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْضُؤْنَ مِنْ اَبْصَارِهِمْ اِے مؤمنین جب کسی شارع عام گلی کو چے سڑک سے تمہارا گزر ہو تو اپنی آنکھوں کو نیچے کر لو کہیں اجنبیہ پر غلط نگاہ پڑنے سے تیری آنکھ جہنم کا ایندھن نہ بن جائے۔

تو ابن مبارک فرماتے ہیں میں نے نگاہ نیچے کر لی اور حدی خوانی یعنی اشعار پڑھنے لگا تو مجھے کہتی ہے فَاقْرَؤْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ اشعار کا دلدادہ نہ بن اللہ کا قرآن پڑھتا جا میں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔

جب قافلہ کے قریب پہنچا تو میں نے کہا اگر یہ تیرے تعلق دار رشتہ دار ہوں تو یہ تیری

منزل ہے۔

کہنے لگی الْمَسَالُ وَالْبُنُونَ یہی میرا مال بھی اور عیال بھی ہے تو اس جگہ وہ اتر گئی تو اس نے بنوں جمع کا صیغہ کہا تو میں نے سمجھ لیا اس کی اولاد ایک سے زیادہ ہے تو میں نے کہا اگر تیرے بیٹے ہیں تو ان کا نام کیا ہے۔

کہنے لگی وَاتَّخَذَ اللَّهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا اور كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا.

اشارہ کیا کہ میرے بیٹوں کے نام ابراہیم اور موسیٰ ہیں۔

تو میں نے کہا ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ کہنے لگی مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيْدٌ انسان جو بھی کہتا ہے فرشتے کر امانا کاتبین اس کی بات لکھ رہے ہیں اس لئے میری تمنا یہ ہے کہ میرے دفتر میں قرآن کے علاوہ کچھ بھی نہ لکھا جائے۔ تو میں نے کہا تو نے ہر بات کا جواب قرآن سے دے کر مجھے حیرت میں ڈال دیا میں تیرا قصہ بیان کر کے قرآنی ذوق کی دعوت دوں گا اس لئے تو اپنا نام تو بتا قرآن پڑھ کر جواب دیتی ہے مریم! کہ میں مریم نامی عورت ہوں بھول کر سنسان جگہ میں پہنچی تو نے احسان کیا مجھے اپنی منزل تک پہنچا دیا پھر میں نے ان کے لڑکوں سے کہا تمہاری ماں عجیب ہے جس کا سینہ قرآن کا خزانہ ہے ہر بات کا جواب قرآن سے دیتی ہے۔

انہوں نے کہا یہ ایک ماہ ایک سال کی مدت نہیں بلکہ چالیس سال ہو گئے ہماری ماں قرآن کے بغیر جواب بھی نہیں دیتی۔

پہلے زمانہ میں عورتوں میں بھی کلام الہی کا شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ آج بھی مردوں میں عورتوں میں اپنی کلام کا ذوق نصیب فرمائے۔

## قرآن مجید جامع کتاب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بَيِّنَاتٍ لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ نحل ع ۱۲) اے پیغمبر ہم نے آپ پر اپنی کتاب اتاری ہے جو ہر چیز کو بیان کرتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی علم سیکھنا چاہتا ہے وہ قرآن کو پڑھے کیونکہ اس میں اولین و آخرین کی خبر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِمْ هَمَّ نَسَىٰ نَسَىٰ ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا لِقَوْمٍ عَلِيمٍ (سورۃ نحل ع ۱۲) بعض علماء نے کہا قرآن مجید میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں حضرت ابن عربی فرماتے ہیں قرآن میں ستر ہزار علوم ہیں بعض علماء نے کہا قرآن میں اصول و جزئیات و صنائع کا ذکر ہے بعض نے اس کی تفصیل بھی ذکر کی ہے۔

مفسرین نے علم التفسیر وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ اِمْ هَمَّ نَسَىٰ اور پہلے مفسر قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

محدثین نے علم الحدیث وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ اِمْ هَمَّ نَسَىٰ حکمت سے مراد سنت ہے۔

اسی طرح قراء نے علم القراۃ کو۔

متکلمین نے علم الکلام کو۔

اہل اصول نے اصول فقہ کو۔

فقہاء نے علم فقہ کو۔

نحویوں نے علم النحو کو۔

صرفیوں نے علم الصرف کو۔

اہل میراث نے علم المیراث کو۔

اہل تاریخ نے علم التاريخ کو۔

اہل تعبیر نے علم الروایا کو۔

واعظوں نے علم الوعظ کو۔

اہل معانی نے علم المعانی۔ علم البیان، علم البدیع کو

اہل تصوف نے علم السلوک کو۔

اہل ہیئت نے علم الہندسہ، جغرافیہ و سائنس کو قرآن سے لیا ہے۔

اسی طرح صنعت و حرفت کے امور بھی قرآن سے لئے گئے ہیں

جیسے آنا گوندھنا، روٹی پکانا اس کا ذکر و اَحْمِلُ فَوْقَ رَاسِيْ مِيْنِ هِيْءِ۔

سالن بنانا، اور چچی کا کام اس کا ذکر اَنْ جَاءَ بِعَجَلٍ حَنِيْدٍ مِيْنِ هِيْءِ۔

قصابی کے کام کا ذکر اِلَّا مَا ذَكَّرْتُمْ مِيْنِ هِيْءِ۔

درزی کا کام اس کا ذکر و طَفِقَا يَخْصِفَانِ مِيْنِ هِيْءِ۔

لوہار کا کام کرنا اس کا ذکر اَتُوْنِيْ زُبْرَ الْحَدِيْدِ اَوْ رَوَّالْنَالَةَ الْحَدِيْدِ مِيْنِ هِيْءِ۔

تعمیر کا کام کرنا اس کا ذکر و اَصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا مِيْنِ هِيْءِ۔

سوت کا تنا اس کا ذکر و لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِيْنِ هِيْءِ۔

جولاہے کا کام کرنا اس کا ذکر كَمَثَلِ الْعَنَكَبُوْتِ اَتَّخَذَتْ بَيْتًا مِيْنِ هِيْءِ۔

کھیتی باڑی کا کام کرنا اس کا ذکر اَفْرَاءِ يُتَمُّ مَا تَحْرُثُوْنَ مِيْنِ هِيْءِ۔

سنيار کا کام کرنا اس کا ذکر و اَتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهٖمْ عِجْلًا

جَسَدًا مِيْنِ هِيْءِ۔

شیشہ بنانے کے کام کا ذکر صَرَّحَ مُمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرٍ مِيْنِ هِيْءِ۔

اینٹ پختہ کرنے کا کام اس کا ذکر فَاَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ میں ہے  
 کتابت کا کام اس کا ذکر عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں ہے  
 کپڑے دھونے کا کام اس کا ذکر قَالَ الْخَوَارِثُونَ اور فَيُنَابِك فَطَهَّرَ میں ہے  
 ملائی کا کام اس کا ذکر اَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ میں ہے۔  
 غوطہ لگانا اس کا ذکر كُلُّ بِنَاءٍ وَغَوَّاصٍ میں ہے  
 شکار کرنے کا ذکر وَاَجَلٌ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ میں ہے  
 رنگریزی کا کام اس کا ذکر صِبْغَةَ اللَّهِ اور بَيْضٌ وَحُمْرٌ میں ہے  
 پتھر تراشنے کا کام اس کا ذکر وَتَنْجُونَ مِنَ الْجِبَالِ يُّوتَا میں ہے  
 بیج کا ذکر وَاَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ میں ہے  
 کیل اور وزن کا ذکر وَاِذَا كَالُوهُمْ اَوْ وُزَنُوهُمْ میں ہے  
 تیر اندازی یعنی تیر مارنا اس کا ذکر وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ میں ہے  
 لشکر کے انتظام کا ذکر وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ میں ہے  
 کھانے پینے کا ذکر كُلُّوْا وَاَشْرَبُوْا میں ہے  
 غرضیکہ آپ غور و فکر کریں تو قرآن مجید آپ کو تمام علوم و صنائع کا مخزن و مرکز معلوم ہوگا

## قرآن مجید کے پڑھنے کے آداب

قرآن مجید چونکہ شان والی کتاب ہے اس لئے اس کو ادب سے پڑھے  
 با وضو ہو کر پڑھے قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔ پاک جگہ پر پڑھے۔

پہلے تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ  
 پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے

تلاوت قرآن کے وقت توجہ سے پڑھے نہ ادھر ادھر دیکھے نہ ہاتھ پاؤں سے کھیلے نہ کسی سے گفتگو کرے قرآن کو دیکھ کر پڑھے یہ افضل ہے  
تدبر فی لآیات کر کے پڑھے جب تلاوت کرے تو خوف خدا سے روتے ہوئے  
پڑھے رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنائے۔

جب قرآن مجید ختم کرے تو اس دن روزہ رکھے قرآن کے ختم کرنے پر انتہائی عاجزی  
انکساری سے اللہ سے دعا کرے جب قرآن ختم کر لیا تو پھر شروع کر دے کیونکہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ الْحَالِ الْمُرْتَجِلِ اچھا ختم کرنے والا وہ ہے جو پھر  
شروع کر دے کہ یا اللہ! تیری شان والی کتاب کو ہم نہ چھوڑیں گے اس لئے پھر ابتداء  
کر رہا ہوں یہ عظمت والی کتاب بھی رہے گی اور اس کے پڑھنے پڑھانے والے اس  
کی اشاعت کرنے والے بھی رہیں گے مٹانے والے مٹتے رہے اور مٹتے رہیں گے  
قرآن بھی رہے گا نبی کا فرمان بھی رہے گا ان کی خدمت کرنے والا مسلمان بھی رہے گا۔

نہ گھبراؤ مسلمانو خدا کی شان باقی ہے

ابھی اسلام زندہ ہے ابھی قرآن باقی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی عزت کرنے اس کی تلاوت کرنے اس پر عمل کرنے کی  
توفیق نصیب فرمائے۔

## پانچ مقبول نگاہیں

حدیث شریف میں آتا ہے پانچ نگاہیں ایسی ہیں بندہ نظر ڈالتا ہے،  
رب سے جو مانگتا ہے رب عطا فرما دیتا ہے۔

النَّظْرُ إِلَى كَلَامِ اللَّهِ ، النَّظْرُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ ، النَّظْرُ إِلَى زَمِّ زَمٍّ ،

النَّظْرُ إِلَىٰ وَجْهِ الْوَالِدَيْنِ، النَّظْرُ إِلَىٰ وَجْهِ الْعَالِمِ

اللہ کے کلام پر نظر ڈالو،

اللہ کے گھر پر نظر ڈالو،

زم زم کے پانی پر نظر ڈالو،

ماں باپ کے چہرے پر نظر ڈالو،

عالم کے چہرے پر نظر ڈالو،

رب سے جو مانگو گے عطا ہوگا۔

## قرآن عظیم الشان معجزہ

اللہ رب العزت نے ہر نبی کو معجزات عطا فرمائے تاکہ نبی اور غیر نبی میں فرق واضح ہو سکے اور ہر نبی کو زمانے کے اعتبار سے معجزہ عطا فرمایا۔ جس زمانے میں جس چیز کی اہمیت، عظمت، مقبولیت اور شہرہ تھا نبی کو ویسا ہی معجزہ نصیب فرمایا تاکہ دنیا مقابلے سے عاجز آجائے اور نبی کا اللہ کی جانب سے مقرر ہونا واضح ہو جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سحر و جادو کا زور تھا بڑے بڑے ساحر و جادوگر بڑے بڑے مناصب پر فائز تھے اور ماحول میں عظیم الشان حیثیت کے مالک تھے۔ ایسے وقت میں اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا کا معجزہ عطا فرمایا جس کے مقابلہ سے ساحر و جادوگر عاجز آ گئے؟ اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے پر مجبور ہو گئے؟ کیونکہ وہ اپنے فن میں کامل تھے اور سمجھتے تھے کہ سحر و جادو سے شیئی کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی صرف نظر بندی اور نظر کا دھوکا ہوتا ہے اور بس جب کہ معجزہ میں شیئی کی حقیقت ہی تبدیل ہو جاتی ہے اسی وجہ سے معجزہ درحقیقت اللہ کا فعل اور اللہ کی قدرت ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں حکمت اور طب کا فہمہ تھا بڑے بڑے حکیم اور طبیب اسی دور کی پیداوار ہیں۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ کو ایسے معجزات عطا فرمائے کہ بڑے بڑے حکیم اور طبیب مقابلے سے عاجز آ گئے؟ اور حضرت عیسیٰ کے کارناموں کو من جانب اللہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے؟ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں مردوں کو زندہ کر دینا انڈھوں کو بینا کر دینا، برص کی بیماری والے کو تندرست کر دینا اور مٹی کے پرندے بنا کر انہیں اللہ کے حکم سے اُڑا دینا جیسے عجیب و غریب امور شامل تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ شعر و شاعری، فصاحت و بلاغت، نظم و نثر کا زمانہ تھا۔ بڑے بڑے شعراء، فصحاء، بلغاء اس زمانے میں موجود تھے اور ایک دوسرے کو چیلنج کرتے تھے اور اپنے قصیدے خانہ کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے کوئی ہے جو ہمارے مقابلے میں کلام لاسکے۔

ایسے زمانے میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید جیسا عظیم الشان، ناقابل فراموش، فصیح و بلیغ علمی معجزہ عطا فرمایا جس نے قوم عرب چیلنج دینے والی قوم کو چیلنج دیا کہ میرے جیسی کلام بنا کر دکھاؤ، سب لوگ عاجز آ گئے اور کہنے پر مجبور ہو گئے؟

وَاللّٰهُ مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ، اللہ کی قسم یہ کسی انسان کا نہیں خود رب رحمن کا کلام نظر آتا ہے اس لئے میں کہتا ہوں۔

آج کوئی یہودی، عیسائی، انجیل کے ماننے والا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُن کا مذہب اور اُن کی کتاب سچی ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں تغیر تبدیل ہو چکا اور اُن کے پاس اپنے مذہب کے بقا کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ لیکن مسلمان کل بھی دعویٰ کرتا تھا آج بھی



دعویٰ کرتا ہے، اور قیامت تک دعویٰ کر سکتا ہے میرا مذہب سچا، میری کتاب سچی کیونکہ قرآن مجید تغیر و تبدل سے محفوظ ہے۔ اور یہی قرآن مجید قیامت تک مذہب اسلام کے بقا کی دلیل ہے۔

## قرآن اللہ کا خط انسانیت کے نام

قرآن اللہ کا خط اور پیغام ہے جو انسانیت کے نام ہے یہ خط تیس پاروں اور ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل ہے اگر انسانیت کو اللہ سے پیارا اور محبت ہو تو یہ خط اٹھا کر ہر مسجد و مدرسہ میں جائیں۔ ہر شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے قدموں میں بیٹھیں اور درخواست کریں، جناب میرے نام میرے اللہ کا خط آیا ہے، مضمون عربی میں ہے ذرا یہ خط پڑھ کے سنا تو دو کہ میرے رب رحمان نے مجھے لکھا کیا ہے۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل  
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

## قرآن اور حفاظت خداوندی

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ.

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں قرآن کو اتارا بھی ہم نے ہے اور قیامت تک اس قرآن کے محافظ، نگران اور نگہبان بھی ہم خود رب رحمن ہیں حفاظت قرآن کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کے الفاظ کی حفاظت چھوٹے چھوٹے اور ننھے ننھے بچوں سے کرائی۔

قرآن کے معنی کی حفاظت علماء کرام سے کرائی

قرآن کی تشریح و تفسیر کی حفاظت مفسرین و محدثین سے کرائی۔

قرآن کے تصوف و سلوک کے فضائل و مسائل کی حفاظت صوفیاء پیران طریقت سے کرائی۔  
قرآن کے لب و لہجہ اور طرزِ ادا کی حفاظت قاریوں سے کرائی۔

## قرآن کا پیغام

اس لئے قرآن نے اعلان کر دیا، برسر عام کر دیا، کہا، اے انسان آ  
میرے الفاظ کو یاد کر تجھے حافظ بنا دوں گا  
میرے معنی کو یاد کر تجھے عالم بنا دوں گا۔  
میری تشریح و تفسیر کو یاد کر تجھے مفسرین و محدثین کی صف میں کھڑا کر دوں گا۔  
میرے تصوف و سلوک کے فضائل و مسائل کو یاد کر  
تجھے صوفیاء پیران طریقت کی صف میں کھڑا کر دوں گا۔  
مجھے لب و لہجہ اور طرزِ ادا سے پڑھ تجھے قاریوں کی صف میں کھڑا کر دوں گا  
قرآن نے کہا، اے انسان تو آ، میرے ساتھ تعلق جوڑ، میرے ساتھ یاری لگا  
دن کے اُجالوں اور رات کی تاریکیوں میں تو میری تلاوت کر  
تجھے اولیاء اللہ کی صف میں کھڑا کر دوں گا!

## خواجہ قطب الدین بختیار کا کی

خواجہ قطب الدین کے بچپن کا واقعہ ہے والدہ نے ہاتھ سے پکڑا اور قاری صاحب کے  
حوالے کر آئیں کہ میرے بیٹے کو قرآن مجید پڑھادیں، قاری صاحب نے کہا بیٹا،  
پڑھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور خواجہ صاحب نے کھڑے ہو کر پوری سورۃ بقرہ سنادی،  
اب قاری صاحب حیران، پریشان ہو کر بچے کو دیکھے جا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں بیٹا!  
تیری ماں تو کہہ رہی تھی تجھے قرآن پڑھاؤں لیکن لگتا ہے تو قرآن پڑھنے نہیں

پڑھانے آیا ہے سنتے نہیں سنانے آیا ہے۔ سیکھنے نہیں سکھانے آیا ہے خوبصورت صاحب نے کہا، حافظ صاحب، قاری صاحب آپ کو خبر ہے، میری ماں قرآن کی حافظہ اور دین کی عالمہ ہے میری ماں نے کبھی بغیر وضو کے مجھے دودھ نہیں پلایا اور میری ماں نے جب مجھے دودھ پلایا تو قرآن سنایا جب مجھے لوری دی تو قرآن سنایا مجھے نیند آئی تو قرآن سنتے ہوئے، مجھے جاگ آئی تو قرآن سنتے ہوئے حافظ صاحب، قاری صاحب، میں نے قرآن کے پندرہ پارے اپنی ماں کی گود میں یاد کر لئے ہیں!

## قول شیخ الہندؒ

حضرت شیخ الہندؒ فرمایا کرتے تھے مالٹا کی جیل میں، چار سال کی قید میں نہایت سوچ بچار کے بعد مسلمانوں کے زوال کی دو وجوہ سمجھ میں آئیں۔

(۱) آپس میں اتفاق و اتحاد کا نہ ہونا

(۲) قرآن مجید سے دوری۔

## قول انور شاہ کشمیریؒ

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے۔

قرآن عرب میں نازل ہوا،

استنبول میں لکھا گیا،

مصر میں پڑھا گیا،

برصغیر پاک و ہند میں سمجھا گیا،

سب کہو سبحان اللہ

## قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کے فضائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.  
(رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَةَ وَبَيْنَ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّجَانِ عَنِ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَّهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ. (رواه مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا۔ چمکتی ہوئی دوسورتیں پڑھو سورہ بقرہ اور آل عمران۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل ہوں گی یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہوں گی۔ پرندوں کی طرح صف باندھے ہوئے دو ٹکڑیاں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ پڑھو۔ اس پر عمل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ  
 أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
 قَالَ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ "اللَّهُ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" قَالَ فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا  
 أَبَا الْمُنْدِرِ. (رواه مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اے ابو المنذر، کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں کونسی آیت بڑی ہے  
 میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اے ابو المنذر، تو جانتا ہے کونسی آیت  
 اللہ کی کتاب میں بڑی ہے میں نے کہا "اللہ لا الہ الا ہو الہی القیوم"  
 حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر  
 مارا اور فرمایا اے ابو المنذر تجھ کو تیرا علم مبارک ہو۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ  
 آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ. (متفق عليه)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو ان کو رات کو پڑھے گا وہ اس کو کفایت کریں گی۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ  
 عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ. (رواه مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعْجِزُ

أَحَدُكُمْ أَنْ يُقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ تِلْكَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يُقْرَأُ تِلْكَ الْقُرْآنِ  
قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنِ. (رواه مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس بات سے کہ ایک رات میں قرآن کی تہائی پڑھے صحابہ نے عرض کیا کس طرح قرآن کی تہائی پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا۔ قل هو اللہ احد قرآن کی تہائی کے برابر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور قل هو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہاتھوں میں پھونکتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو سکتا پھیرتے، سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب ہاتھ پھیرتے ایسا تین بار کرتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ. (رواه احمد والترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قرآن میں ایک تیس آیتوں کی سورۃ ہے اس نے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ اس کیلئے بخشش کی گئی اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ التَّنْزِيلِ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ .

حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے آیت تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے

اور یاد رہے دونوں سورتوں کی تیس تیس آیات ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رواه البيهقي)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ دو جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور روشن ہو جاتا ہے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَأَقْرَأُهَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ. (رواه البيهقي)

حضرت معقل بن یسار مزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کی خاطر سورہ یسین پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یسین کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھو

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْمُرُ بِنَائِهِ يَقْرَأُ فِيهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ واقعہ ہر رات کو پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ. (رواہ احمد و ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرَأَةٍ يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله يوم القيامة أجدم (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو قرآن کو پڑھتا ہے پھر اس کو بھول جائے مگر وہ قیامت کے دن کٹے ہوئے ہاتھ کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ. (رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کو تین دن رات سے کم میں پڑھا اس نے قرآن کو سمجھ کے ساتھ نہیں پڑھا۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ فاتحہ کی مثل، نہ تورات، نہ زبور، نہ انجیل اور نہ قرآن میں موجود ہے، سورہ فاتحہ سبع مثانی ہے، یعنی سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور سورہ



فاتحہ قرآن عظیم ہے، جو مجھے عطا کیا گیا۔

دارمی میں حضرت عبدالملک بن عمیر سے مرسل روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سورہ فاتحہ شفاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ، ہر بیماری کیلئے شفا ہے ترمذی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ  
جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ کر دیا جائے گا  
دارمی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُّ هَرَجِيْزٍ كَادِلٍ هُوَ تَابِعٌ  
قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔

وَأَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَإِنَّ لُبَّابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصلت سورتیں ہیں۔

مشکوٰۃ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةٌ وَعُرْوَةُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ  
ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور قرآن کی زینت سورہ رحمن ہے۔

بیہقی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سُوْرَةُ الْهٰكِمِ التَّكْوِيْنِ، ہزار آیات کے برابر ہے۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سُوْرَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ آدِهٖ قُرْآنَ كَيْفَ يَسْتَعِيْنُ۔ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَخَذَتْهَا قُرْآنَ كَيْفَ يَسْتَعِيْنُ کے برابر ہے۔

اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے  
اب ان سورتوں کا یہ اعزاز بعض علماء کے نزدیک، مضامین قرآن، کے اعتبار سے ہے  
اور بعض حضرات کے نزدیک، ثواب قرآن، کے اعتبار سے ہے۔

داری میں حضرت عطاء بن ابی رباح سے مُرسلاً روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا فرمان ہے مَنْ قَرَأَ يَسَّ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ جو شخص سورہ یسین  
ابتداء دن میں پڑھے گا اُس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

داری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں،  
إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، ہر چیز کی کوہان ہوتی  
ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات کو سورہ آل  
عمران کی اختتامی آیات پڑھے گا یعنی، إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ سے لے کر آخر  
سورت تک، اس کے لئے شب بھر کا قیام لکھ دیا جائے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

# فضائل قرآنی

ازادات

شیخ الاسلام حضرت آئی ٹی کے علمی جانشین  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والمفسرین  
شیخ طریقت شفقہ الکریمین در خواستی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبد اللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شفقہ الکریمین  
گرین ٹاؤن ضلع جم پور  
مسعود خان پور پوسٹ نمبر 5  
Web: www.shaihedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل قربانی

الْحَمْدُ لِلَّهِ أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِإِنزَالِ الْقُرْآنِ وَإِرْسَالِ النَّبِيِّ آخِرَ الزَّمَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْإِسْلَامِ سَيِّدِ الدِّيَانِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّيِّبِينَ الَّذِينَ رَضِيَ عَنْهُمْ الرَّحْمَنُ..... أَمَا بَعْدُ

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبَتَرُ

(سورة الكوثر)

عَنِ الْبَرَاءِ ۗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ (متفق عليه)

محترم سامعین! مکرم بزرگو، عزیزانو جوانو اور میری معززہ موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع ہے قربانی کے فضائل اور قربانی کی ابتداء کہاں سے

ہوئی اور قربانی کس کی یادگار ہے

پہلے جو مختصر سورة کوثر تلاوت کی ہے اور ایک حدیث اس کا مفہوم سمجھ لیں۔

سورہ کوثر کی تشریح سورہ کوثر کے تین حصے ہیں

پہلا حصہ: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ اس میں پیغمبر کا شان اور مقام ہے۔

دوسرا حصہ: فَصَلْ لِرَبِّكَ وَانْحُوا اس میں پیغمبر کا اور آپ کی امت کا پروگرام ہے  
تیسرا حصہ: إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْتَرُ اس میں پیغمبر کی عداوت اور دشمنی کا انجام ہے  
اللہ نے فرمایا اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْفُرَ اے پیغمبر ہم نے آپ کی شان  
بڑھائی کہ آپ کو حوض کوثر کی نعمت عطا فرمائی وہ حوض کوثر کیسا ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا  
حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٌ مِثْرًا حَوْضِ اتنا لمبا ہوگا جتنا ایک ماہ کی مسافت آدمی سفر کرے  
زَوَايَاهُ سَوَاءٌ اتنے لمبے ہونے کے باوجود اس کے کونے برابر ہوں گے ان میں کوئی  
کچی اور ٹیڑھا پن نہ ہوگا۔ كَيْزَانُهُ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ اس کے برتن اتنے بے  
شمار ہوں گے جیسے آسمان پر ستارے مَاءٌ هَ اَبْيَضٌ مِنَ اللَّبَنِ اس کا پانی دودھ سے  
زیادہ سفید ہوگا۔ اَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ شَهْدٌ سے زیادہ میٹھا ہوگا اَطْيَبُ مِنَ  
الْمِسْكِ مِسْكٌ سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ  
يَظْمَأْ اَبَدًا جو مومن میرے قریب آئے گا وہ حوض کوثر کا پانی پیئے گا اور جس نے  
ایک گھونٹ پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اللہ نے کہا  
اے محبوب ہم نے آپ کو بہت بڑی بھلائی عطا فرمائی قرآن عطا کیا خیر کثیر ہے  
قیامت کے دن حوض کوثر ملے گا یہ بھی خیر کثیر ہے آپ شفاعت کبریٰ کریں گے یہ بھی  
خیر کثیر ہے۔

اِنَّا فِي عِظْمَتِ خَدَاوْنَدِي كَاذِرٌ  
اَعْطَيْنَا فِي مَعْطِي دَيْنِ وَالْكَاذِرُ  
كَ فِي مَعْطِي لَهْ جَس كُو دِيَا كِيَا اس كَاذِرٌ  
الْكُوْفُرُ فِي مَعْطِي بَهْ جُو جِيْزِي كِيَا اس كَاذِرٌ

عطا کرنے والا رحمن ہے جس کو عطا کیا گیا وہ نبی آخر الزمان ہے اور جو چیز عطا کی گئی وہ حوض کوثر عالی شان ہے۔

یہ پیغمبر کا شان ذکر کیا فرمایا جب شان بڑھتا ہے۔ تو کام بھی بڑھتا ہے

اور جو کام آپ کا ہے وہی آپ کی امت کا ہے

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْتِمِنْ فَرَائِضٍ ذَكَرَكَ۔

پہلا فریضہ: فَصَلِّ نماز پڑھو پانچ وقتی نماز کا اہتمام جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔  
دوسرا فریضہ: لِرَبِّكَ اخلاص کا التزام ہے کہ محض اپنے رب کی رضا کیلئے پڑھو ہر نیکی کا کام انسان اس لئے کرے تاکہ میرا اللہ راضی ہو جائے نماز پڑھے روزہ رکھے حج کرے زکوٰۃ دے قرآن پڑھے ذکر کرے درود پڑھے صدقہ خیرات کرے قربانی کرے مسجد مدرسہ بنوائے جو بھی اچھا کام کرے رب کے راضی کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

تیسرا فریضہ: وَانْحَرْتِمِنْ فَرَائِضٍ ذَكَرَكَ یہ اللہ کا حکم ہے جس طرح نماز ضروری ہے

اسی طرح صاحب نصاب پر قربانی بھی ضروری ہے

جب پروگرام ذکر کرو یا تو اب پیغمبر کی دشمنی کا انجام ذکر کیا

إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبَتْرُ اے محبوب پیغمبر تیرا دشمن ابتر مقطوع النسل خائب و خاسر

بے نام و نشان ہوگا۔ تیرا نام بھی رہے گا اور تیرا کام بھی رہے گا

ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی سہم سے بیت اللہ میں داخل ہوئے

قریش اندر بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گزر گئے انہوں نے نہ دیکھا پھر

آپ باب صفا سے باہر نکلے اس وقت قریش کی نگاہ آپ کی پشت پر پڑی اور اس وقت

باب صفا سے عاص بن وائل بھی بیت اللہ میں داخل ہوا تو قریش نے ان سے پوچھا

کہ یہ کون تھا تو اس نے کہا اتر تھا عرب والے جس کی زینہ اولاد باقی نہ رہتی اس کو اتر کہتے تھے کیونکہ اس وقت آپ کا صاحبزادہ عبد اللہ فوت ہو گیا تھا تو اللہ نے یہ سورۃ اتاری آپ غمگین نہ ہوں آپ کا شان بڑھایا پروگرام بتلایا دشمن ناکام ہوں گے آپ اپنا پروگرام جاری رکھیں

### حدیث کا مختصر مفہوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا وقت ذکر کر دیا اور قربانی کرنے میں اللہ کی رضا کو سامنے رکھنے کی ترغیب بھی دے دی رب کی رضا ہوگی تو قربانی مقبول ہوگی اگر محض گوشت کھانے کا ارادہ ہوگا تو قربانی بھی مقبول نہ ہوگی۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کی تو وہ اپنے لئے کی ہے اللہ کیلئے نہ ہوگی اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی ہے اس کی قربانی بھی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو بھی اپنا لیا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو قربانی کرتے ہیں اور اسلامی شعار کو بلند کرتے ہیں بد نصیب ہیں وہ لوگ جو اسلامی شعار کا مذاق اڑاتے ہیں اور قربانی کرنے پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں کہتے ہیں یہ جانوروں پر ظلم ہوتا ہے وقت کو ضائع کیا جاتا ہے۔ قمیوں برباد کی جاتی ہیں۔ حالانکہ قربانی کا اللہ نے قرآن میں حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا عمل کیا ہے اور صحابہ نے بھی قربانی کر کے ہمیں سبق دیا ہے کہ قربانی پیغمبر کی سنت ہے صحابہ کی سنت ہے تمام مسلمانوں کی سنت ہے جو اس طریقہ پر چلے گا وہ مسلمان ہے جو

اسلام کے اس رکن پر اعتراض کرے گا وہ کافر ہے نبی کے دین کا دشمن ہے اسلام کے دشمن مٹ جائیں گے قربانی اسلامی شعار ہے اس کو مسلمان قیامت تک زندہ کرتے رہیں گے۔

یہ ذوالحجہ کا شان والا مہینہ ہے۔ جس میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے اور اصل میں یہ قربانی یادگار ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت کے زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## ذوالحجہ کے مہینہ کی فضیلت

حج بیت اللہ کی وجہ سے بھی ہے اور قربانی کی وجہ سے بھی اور یہ چیزیں ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اور ایام تشریق میں ہیں اس لئے ان دنوں کی بھی فضیلت ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مِمَّنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ اللَّهُ كَرَمٌ نَزْدِيكَ ذَوَالْحِجَّةِ كَدُنُونٍ سَعَى كَوْنِي دِنٍ زِيَادَهُ مَحْبُوبٌ نَحِينِ جَسْ مِثْلُ اللَّهِ كِي عِبَادَتِ كِي جَائِي كِي وَتَكُنْ نَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ان دس دنوں میں سے ہر دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ان دس راتوں میں ہر رات کی عبادت کا ثواب لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر ہوتا ہے اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورہ فجر میں ارشاد فرمایا وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرِ۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں فجر سے مراد نماز فجر ہے اور لیلۃ عشر سے مراد



ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں شَفْع سے مراد مخلوق ہے وَتَسْر سے مراد اللہ ہے وَاللَّيْلِ إِذَا يَسُرُّ سے مراد گزری ہوئی رات ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وَالْفَجْرِ سے مراد دسویں ذوالحجہ کی فجر ہے پھر اللہ نے کہا هَلْ فِي ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّدٰى حِجْرٍ یعنی یہ قسمیں عظمت والی ہیں عقل والوں کیلئے معلوم ہوا کہ دسویں تاریخ کی صبح اور ذوالحجہ کی دس راتیں عظمت والی ہیں اور یوم عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ کا روزہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کیلئے کفارہ ہے

اسی طرح ایام تشریق بھی عظمت والے دن ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے  
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اِنَّ دِنُوْنَ فِيْ اللّٰهِ كَاذِبُوْنَ۔

امام ابوحنیفہؒ بھی فرماتے ہیں کہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی صبح کی نماز سے تیرہویں ذوالحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں حجاج کو بھی ایام منیٰ میں ان تکبیرات کا حکم ہے جب انسان اللہ کی شان کی بلندی بیان کرے گا تو اللہ بھی اس کو بلند کریں گے اور اس کے گناہ معاف کریں گے۔

## قربانی کا ذکر کتاب اللہ میں

قرآن مجید کی آیات سے قربانی کرنا ثابت ہے

پہلی آیت: سورۃ کوثر میں آچکی ہے جس میں وَانْحَرِ كَالْفَصْحِ ہے یہ لفظ اگرچہ لغوی معنی کے لحاظ سے عام ہے ہر قسم کی قربانی کو شامل ہے جان کی قربانی اولاد کی قربانی مال کی قربانی جانور کی قربانی مگر اس کا حقیقی معنی اور عرب کے عرف میں اس کا معنی جانور کی قربانی ہے جیسا کہ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں وَانْحَرِ كَالْفَصْحِ جانور اللہ کی رضا

کیلئے ذبح کرو اور عرب میں اکثر اونٹ تھے اس لئے نحر سے مراد وہ اونٹ کا ذبح کرنا مراد لیتے ہیں تو یہ اللہ کا حکم ہوا جو اس کو نہ مانے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہوگا۔

دوسری آیت: سورۃ انعام کی ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اے پیغمبر کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت ایک اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کے پالنے والا ہے اس آیت میں نُسُكِي کا لفظ ہے اگرچہ بعض نے اس کا معنی عبادت کیا ہے مگر نُسُك اصل میں قربانی کو کہتے ہیں اور اگر عبادت کا معنی لیں تو بھی قربانی اس میں داخل ہوگی کیونکہ قربانی مسلمانوں کیلئے عبادت ہے

تیسری آیت: سورہ حج میں ہے لَنْ يَنْالَ اللّٰهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلَكِنْ يَنْالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ اللہ تک نہ جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ اللہ تک تمہاری پرہیزگاری اور تقویٰ پہنچتا ہے اس لیے قربانی سے مقصود صرف اور صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

چوتھی آیت: سورہ آل عمران میں ہے لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اس آیت میں اللہ رب العزت نے محبوبات نفس کو قربان کرنے کا حکم دیا ہے اور محبوبات نفس میں تین چیزیں مقدم ہیں جان، مال، اولاد تو تینوں چیزیں اللہ کی رضا کیلئے اللہ کے راستے میں قربان کر دینے کا جذبہ موجود ہونا چاہیے

## قربانی کا ذکر احادیث رسول اللہ ﷺ میں

### قربانی کی فضیلت

طبرانی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ قَرْبَانِي كَعَدَنَ جَانُورِ كَعَدَنَ خُونِ بِيهَانِي سِي كُوْنِي عَمَلِ اللَّهِ كُوْزِيَادِيهِ پَسْنِدِيْدِيهِ نِيْسِي هِي (یعنی قربانی کرنا اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ وَأَنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَطْلَافِهَا قِيَامَتِ كَعَدَنَ قَرْبَانِي كَا جَانُورِ أَپِنِي سِي تَلُكُوْنِ اُوْرِي بَالُوْنِ اُوْرِي كِهْرُوْنِ كَع سَاتِهْ آئِي كَا اُوْرَانِ كُو تُوْلَا جَائِي كَا اُوْرَانِ كَع بَرَابَرِ ثَوَابِ طَلِي كَا اُوْرِي قَرْبَانِي كَرْنِي وَآلِي كَيْلِي طَلِي صِرَاطِ پَرِ سُوَارِي بِنِ جَائِي كَا۔ وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطَبُّوا بِهَا نَفْسًا اُوْر قَرْبَانِي كَع جَانُورِ كَا خُونِ اَبْهِي زَمِيْنِ پَرِ نِيْسِي كَرْتَا كِه اَسْ سِي طَلِي اللّٰهْ كَع هَاں قَبُوْلِ هُو جَاتَا هِي لِهَذَا قَرْبَانِي كَرُو اُوْر اَسْ سِي اُپِنِي دِلُوْنِ كُو خُوْشِ كَرُو تُو پِيْغَمْبَرِنِي قَرْبَانِي كَا حَكْمِ دِيَا هِي۔

ابن ماجہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مَا هَذِهِ اِلَّا ضَاحِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اے اللہ کے رسول یہ قربانیاں کیا ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُنُّهُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ يِه تِهْمَارِي بَآپِ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيْمِ كِي سُنْتِ هِي فَقَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اے اللہ کے رسول ہمیں اس قربانی کرنے سے کیا فائدہ ہوگا ہم کو کیا طے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ هِر جَانُورِ كَع هِر بَالِ

کے بدلہ نیکی ملے گی قَالُوا فَاالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اے اللہ کے محبوب پیغمبر بھیڑ  
دنیہ کے بدن پر اون زیادہ ہوتی ہے کیا ان میں بھی ثواب اسی طرح ہوگا تو حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ اللہ کے خزانے میں کوئی کمی  
نہیں ہے وہ اون کے ہر بال کے بدلہ میں نیکی عطاء فرمائیں گے

## قربانی کرنے میں پیغمبر کا ہمیشہ والا عمل

ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اَقَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضْحِي كَحُضُورِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَدِينَةَ مَنْوَرَهٍ فِي دَسِّ سَالٍ رَهٍ اورو ہر سال قربانی کرتے تھے پیغمبر کا عمل بتاتا ہے  
کہ قربانی ضروری ہے اور اسلامی شعار ہے اس لئے آپ نے ہمیشہ قربانی کی۔

## قربانی کرنے میں پیغمبر کا اپنے رحمت والے

### ہاتھ سے ذبح کرنے کا عمل

مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ حُضُورِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ دِيَا  
اِيَادَنِبَلَا وَجُوسِيَنُكَ وَالَا هُوِيَطَاءُ فِي سَوَادٍ جُوچلتا سیاہی میں ہو یعنی اس کے پاؤں  
سیاہ ہوں وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ اورو بیٹھتا سیاہی میں ہو یعنی اس کا پیٹ پہلو سیاہ ہوں  
وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ اوردیکھتا سیاہی میں ہو یعنی اس کی آنکھیں سیاہ ہوں فَاتَى بِهِ  
بِيَضْحِي بِهِ اِيَادَنِبَلَا يَاگیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں  
مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: يَا عَائِشَةُ هَلِمِي الْمُدِيَةَ ثُمَّ قَالَ اِشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ

فَفَعَلْتُ اے عائشہ چھری لاؤ پھر اس کو پتھر پر تیز کرو تو میں چھری تیز کر کے لائی تُمَّ  
اَخَذَهَا وَاخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ تُمَّ ذَبَحَهُ تَوْحُورَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِزَ چھری لی  
اور دنبہ کو پکڑ لیا اور اپنے برکتِ رحمتِ عظمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور ذبح کرتے  
وقت یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ  
مَحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللّٰهُ تِیرا نام لے کر ذبح کرتا  
ہوں میری طرف سے اور میری آل کی طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرما  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہمیں پانچ چیزوں کا سبق دیتا ہے۔

۱۔ عمدہ جانور قربان کرو جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمدہ دنبہ تلاش کرایا۔

۲۔ اگر آدمی خود ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے۔

۳۔ چھری کو تیز کرے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

۴۔ جب ذبح کرے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۔ دوسرے کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے جیسے پیغمبر نے امت کی طرف سے

نیت کی۔

## قربانی کرتے وقت خصوصی دعا پڑھنے میں پیغمبر ﷺ کا عمل

ابوداؤد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ پیغمبر نے اپنے  
رحمت والے ہاتھ سے قربانی کے دن دو دنبے ذبح کئے جو سینگوں والے تھے اور ابلق  
تھے یعنی سیاہی و سفیدی ملی ہوئی تھی اور خصى تھے اور خصى موٹا ہوتا ہے جیسے دوسری  
روایت میں سَمِينَيْنِ کا لفظ ہے کہ وہ موٹے تازے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان کو ذبح کرنے کیلئے لٹایا تو یہ دعا پڑھی

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ.  
پھر کہا اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمِّهِ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ.

## دوسروں کی طرف سے قربانی کرنے میں پیغمبر کا عمل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ عِنْدَ الْاَضْحَىٰ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقر عید کی نماز پڑھی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَىٰ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ اِيك مِيْنَةً حَالًا يَاغِيَا جس کو آپ نے اپنے رحمت والے ہاتھ سے ذبح کیا اور پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يَضَحْ مِنْ اُمَّتِي۔ تیرے نام سے ذبح کرتا ہوں یہ قربانی میری طرف سے ہے اور قیامت تک جو بھی میری امت کے غریب ہوں گے اور قربانی کی طاقت نہ رکھیں گے ان کی طرف سے ہے میرے پیغمبر نے قربانی میں اپنی امت کے غریبوں کو نہیں بھلایا تو غریبوں کو بھی نبی کی غلامی کو نہ بھلاؤ تم کو مبارک ہو اگر قربانی کرنے کی تم میں طاقت نہیں تو نبی نے تم کو اپنی قربانی میں شریک کر کے قربانی کے ثواب میں قیامت تک آنے والوں کو شریک کر دیا ہے۔

## قربانی کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل

پہلی حدیث: بخاری میں ہے حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ بن سہیل سے سنا وہ فرماتے ہیں كُنَّا نَسْمَنُ الْاَضْحِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسْمِنُونَ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا کرتے تھے اور تمام

مسلمانوں کا یہی طریقہ تھا۔

ابوالمہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل قربانی کرنا تھا۔

دوسری حدیث: بخاری میں ہے حضرت ابو عبیدہ مولیٰ ابن الزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے بقر عید کی نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا۔ پھر فرمایا۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيدَيْنِ أَمَا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو عید والے دنوں میں روزہ رکھنے سے روکا ہے ایک عید الفطر کا دن یہ اللہ کی طرف سے افطار کھانے پینے کا دن ہے دوسرا عید قربانی کا دن یہ اللہ کی طرف سے گوشت کھانے کا دن ہے

حضرت ابو عبیدہ نے بتایا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل قربانی کرنے کا تھا۔

تیسری حدیث: بخاری میں حضرت انسؓ کا عمل ہے جنہوں نے دس سال لگاتار پیغمبر کی خدمت کی یہ پیغمبر کے خادم فرماتے ہیں كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَعِّحُنِي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَعِّحُنِي بِكَبْشَيْنِ کہ حضور قربانی کرتے تھے تو میں بھی نبی کی اتباع میں قربانی کرتا ہوں بلکہ ان کی محبت و عشق یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دود بنے قربانی کرتے تھے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی دود بنے قربانی کرتا ہوں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل بتا رہا ہے کہ صحابہؓ کا عمل قربانی کرنے کا تھا

## حضرت ابراہیم کے امتحانات

حضرت ابراہیم پر اہم چار امتحانات آئے اور حضرت ابراہیم چاروں میں کامیاب ہوئے۔ ان امتحانات سے مقصد آپ کو ان درجات و مراتب تک پہنچانا تھا جن سے آپ کو خلیل کا مقام حاصل ہوا اس لئے ان امتحانات سے گزر کر آپ خلیل اللہ بنے

**پہلا امتحان:** جب پوری قوم بت پرستی میں مبتلا تھی آپ نے ان کو توحید کی تبلیغ کی پھر ان کے بتوں کے خلاف جہاد کیا تو نمرود بادشاہ اور اس کی قوم نے آپ کو آگ میں جلانے کا فیصلہ کر لیا اور آگ کا چیخ تیار کیا وہ آگ آسمان کی بلندی سے باتیں کر رہی تھی انہوں نے اللہ کی توحید کی دعوت دینے والے پیغمبر کو آتش نمرود میں ڈالا تو اللہ نے کہا ابراہیم آگ میں چھلانگ لگا دو تو حضرت ابراہیم آگ میں چلے گئے تو جب اللہ نے ابراہیم کو اس امتحان میں کامیاب پایا تو آگ کو حکم دیا **يٰۤاِنْسَارُ كُنُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ** تو نمرود کی نار ابراہیم پر گلزار ہو گئی۔

**دوسرا امتحان:** جب آپ اپنی قوم سے مایوس ہو گئے آپ پر ایمان لانے والے صرف آپ کے بھتیجے حضرت لوط اور آپ کی چچا زاد بہن حضرت سارہ تھیں تو آپ نے قوم سے کہا **اِنِّىْ ذٰهَبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَقْلِبُنِىْ جِهًا** مجھے رب حکم دے گا وہاں جاؤں گا تو اللہ نے حکم دیا کہ اپنے اصلی وطن و قوم کو خیر باد کہہ کر شام کی طرف ہجرت کر جائیں تو آپ نے اللہ کی رضا پر قوم و وطن کو چھوڑا اور حضرت سارہ و لوط علیہ السلام کے ساتھ ہجرت کر کے شام کو چلے اور کہا



اے اللہ سب کچھ تجھ پر تیری رضا کیلئے قربان  
اس امتحان میں بھی آپ کامیاب ہوئے۔

**تیسرا امتحان:** اپنی بیوی ہاجرہ اور شیرخوار بیٹے اسماعیل کو وادی غیر ذی زرع  
سنسان ریگستان چٹیل میدان میں چھوڑ کر آؤ بس دل صرف مجھے دوا اہل و عیال کو جنگل  
میں چھوڑ آؤ حضرت ابراہیمؑ نے تعمیل حکم کی اور اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور  
ابراہیمؑ نے دعا کی سورہ ابراہیم میں ہے رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ  
غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْتِدَاةَ مِنَ  
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تو اللہ نے یہ دعا  
قبول کی وہاں بیت اللہ کی تعمیر ہوئی اور مکہ مکرمہ کی بستی آباد ہوئی۔

آج وہاں بیت اللہ صفا و مرہ و مقام ابراہیم کے آثار ہیں پوری دنیا وہاں کھنچی چلی جاتی ہے۔  
**چوتھا امتحان:** حضرت ابراہیمؑ کو اللہ نے کہا جو اکلوتا بیٹا تو نے بڑھاپے میں مانگا  
تھا اس کو اپنے ہاتھ سے میری رضا کیلئے ذبح کر دو اس میں بھی حضرت ابراہیمؑ کامیاب  
ہوئے۔ بعض روایات میں ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا بَدَلْتُ نَفْسِي لِلنَّبِيِّانِ  
وَوَلَدِي لِلْقُرْبَانِ وَقَلْبِي لِلرَّحْمَنِ وَمَالِي لِلضَّيْفَانِ فَهَا أَنَا خَلِيلُ  
الرَّحْمَانِ کہ میں نے اللہ کے حکم پر آگ میں چھلانگ لگا دی اور اپنے بیٹے کو قربان  
کر دیا اور اپنے دل کو صرف اللہ کے لئے خالص کر دیا اور اپنا مال مہمانوں کیلئے وقف کر  
دیا تب جا کر خلیل اللہ بنا۔

## قربانی نہ کرنے پر وعید نبوی

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُصَحَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّنًا جس شخص کو قربانی کرنے کی استطاعت ہے پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے عید گاہ آنے کا نماز عید پڑھنے کا اسی کو حق ہے جو اسلامی شعار قربانی کرے قربانی کا منکر عید گاہ آنے کے قابل نہیں اسے چاہیے اپنے قول و فعل سے توبہ کرے پھر مسلمانوں کی صف میں عید گاہ کے اندر کھڑا ہو سکتا ہے اس لئے ہر مسلمان قربانی کے اسلامی شعار کو اپنائے قربانی کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسول اللہ نے عمل کر کے دکھایا ہے اس لئے قربانی کا انکار قرآن کا انکار ہے نبی کے فرمان کا انکار ہے نبی کا امتی وہی ہے جو پیغمبر کی سنت کو زندہ کرتا ہے۔

## قربانی کی ابتدا

قربانی کی ابتدا کب ہوئی اور یہ قربانی کس کی قربانی کی یادگار ہے

اس کا ذکر سورہ صافات کے تیسرے رکوع میں ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَتُوبُ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تَأْمُرُ مَرُّ سَجْدِنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور قبولیت دعا کا ذکر ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا اللہ کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی دینا اور اللہ کا قربانی قبول کر کے اس کے بدلہ جنتی ذنبہ بھیجنا اس عظیم الشان تاریخی قصہ کا ذکر ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی کوئی اولاد نہ تھی تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا مانگی رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ اے اللہ مجھے نیک فرزند عطا فرما تو اللہ نے دعا قبول کی اور فرمایا قَبَشْرُنُهُ بِغَلَامٍ حَلِيمٍ ہم نے ابراہیمؑ کو حلیم المراج لڑکے کی خوشخبری دے دی ابراہیمؑ نے مانگا اے رب صالح بیٹا عطا فرما اور رب نے کہا ہم نے حلیم دیا اس کی وجہ مفسرین نے یہ ذکر کی ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے امتحانات سے گزرنا تھا اس لئے فرمایا ایسا فرزند ہوگا جو صالح بھی ہوگا اور جوان مشکلات پر صبر بھی کرے گا بردبار بھی ہوگا۔

حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا مانگ کر عقیدہ تو حید کا درس دیا کہ اولاد دینے کے خزانے بیٹا بیٹی دینے کا محکمہ ایک اللہ کے پاس ہے اس لئے جَدَّ الْأَنْبِيَاءِ حضرت ابراہیمؑ نے بیٹا اللہ سے مانگا تم بھی اولاد مانگو تو ایک رب العالمین سے مانگو فقیریں ڈتہ پیریں ڈتہ، غوث بخش مدار بخش، فرید بخش، غلط نام نہ رکھو اولاد دینے والا بخشنے والا اللہ ہے۔

اللَّهُ ذُو الْبَخْسِ اللَّهُ بخش نام رکھو خدا سب کو صحیح عقیدہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

پہلا امتحان: اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو حسین و جمیل شان والا بیٹا حضرت اسماعیلؑ عطا فرمایا۔ اللہ نے بچہ دے کر ایک امتحان تو حضرت اسماعیلؑ کے بچپن میں لیا کہ ابراہیمؑ ہاجرہ اور اسماعیلؑ کو جنگل میں چھوڑ کر آگئے۔

دوسرا امتحان: اس وقت لیا جب حضرت اسماعیلؑ کی عمر تیرہ سال کی ہوئی جس کا ذکر ان آیات میں ہے۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنَؤُا اِنِّي اَرَىٰ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ جب حضرت اسماعیلؑ جوان ہوئے باپ کے ساتھ دوڑنے لگے تو حضرت

ابراہیمؑ نے کہا بیٹا میں نے مسلسل تین رات خواب دیکھا ہے کہ میں تجھ کو اللہ کیلئے ذبح کر رہا ہوں۔ فَاَنْظُرْ مَاذَا تَرَى اب تو بتلا تیری رائے تیرا مشورہ کیا ہے

حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ حضرت اسماعیلؑ سمجھ گئے کہ یہ اللہ کا حکم ہے کیونکہ نبی کا خواب وحی ہے۔ قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تَأْمُرُ مَا يَأْمُرُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ ہے وہ آپ کر گزریں آپ میری طرف سے مطمئن رہیں۔ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں سے پائیں گے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ دونوں روانہ ہوئے مگر شیطان کو یہ کب برداشت تھا وہ بھی ساتھ ہو گیا جب حضرت ابراہیمؑ منیٰ کے میدان میں پہنچے تو تین مقامات پر شیطان نے وار کیا اور کہا اے ابراہیمؑ ذرا سوچ تو سہی کیا باپ بیٹے کو ذبح کرتا ہے تو تینوں جگہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کو سات سات کنکریاں مار کر بھگایا اور کہا تو مجھے اللہ کے حکم کی تعمیل سے روکنا چاہتا ہے تو ہمارا دشمن ہے۔ منیٰ کے میدان میں آج بھی وہ تین جمرات موجود ہیں جو حضرت ابراہیمؑ کی استقامت کی نشانی ہیں جب شیطان ناکام ہو کر لوٹا تو قَلَمًا اَسْلَمًا وَتَلَّهٖ لِلْجَبِيْنِ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ دونوں اللہ کے حکم کی تعمیل کیلئے جھک گئے حضرت ابراہیمؑ ذبح کرنے کے لئے اور اسماعیلؑ ذبح ہونے کیلئے پورے تیار ہو گئے تو ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو زمین پر پیشانی کے بل لٹا دیا مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو لٹانے لگے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا میرے ہاتھ پاؤں مضبوطی سے باندھ دیں تاکہ میں نہ زیادہ تڑپوں نہ میرے ہاتھ پاؤں زیادہ حرکت کریں اور اپنے کپڑوں کو میرے خون لگنے سے بچانا کہیں آپ کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے آنے سے میرا ثواب کم نہ ہو جائے اور اگر والدہ نے خون والے کپڑے دیکھ لئے تو وہ غمگین ہوگی پھر چھری کو تیز کر لیں اور میرے حلق پر جلدی جلدی پھیرنا

تاکہ میری جان آسانی سے نکل جائے قربان جاؤں حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی استقامت پر جب اسماعیلؑ نے یہ الفاظ کہے تو ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو سیدھا لٹایا مگر چھری بار بار چلانے کے باوجود بھی اسماعیلؑ کا گلا نہیں کاٹ رہی تھی تو اسماعیلؑ نے کہا اے ابا مجھے اوندھا لٹا دو ایک تو اس وجہ سے کہ چھری نظر آنے سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے دوسرا اس وجہ سے کہ جب آپ کو میرا چہرہ نظر آئے اور شفقت پداری جوش مارے تو کہیں اللہ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو جائے اور دیر نہ لگ جائے بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جوش میں آ کر چھری سے کہا کیا بات ہے اگر میں تجھے درخت پر چلاتا ہوں تو اس کو کاٹ دیتی ہے اور اگر کسی جانور پر چلاتا ہوں تو اس کو ذبح کر دیتی ہے، لکڑی ہڈی، گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے مگر اس معصوم بچے کے گلے پر چمڑے پر کیوں نہیں چلتی تو چھری کو اللہ نے بولنے کی طاقت دی اور کہا کہ ابراہیمؑ خلیل تو چاہتا ہے کہ چھری چل جائے اسماعیلؑ کی گردن کٹ جائے رب جلیل کہتا ہے چھری خیال کرنا اسی کی نسل سے میں نے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے اس کے ایک بال کو بھی نقصان نہیں پہنچانا اب بتا کہ میں خلیل کا کہا مانوں یا جلیل کا کہا مانوں۔

بعض روایات میں ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے چھری چلائی تو فرشتوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تعجب ہے کہ باپ بیٹے کو ذبح کر رہا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اے ملائکہ تعجب نہ کرو خلیل اپنے رب جلیل کے حکم کی تابعداری کر رہا ہے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا اللہ اکبر وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اے ابا تو چھری چلا میں صبر کروں گا اور اللہ کی بڑائی اور اس کی تعریف کروں گا جس نے مجھے صبر کی توفیق دے دی۔

تو یہ جملے اللہ کو بڑے پسند آئے اس لئے اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ اپنی امت کو کہو

ذوالحجہ کی نویں کو فجر سے تیر ہویں کی عصر تک ہر نماز کے بعد یہ جملے ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں، تاکہ جیسے نبیوں نے اللہ کی بڑائی بیان کی ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی اپنے رب کی بڑائی بیان کرتی رہے۔

حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کے اس عمل میں عقیدہ توحید کا درس ملتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ مختار کل ہے سب اختیارات اسی کے پاس ہیں وہ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے وہی ہوتا ہے جو رب چاہتا ہے توجہ کریں ذبح کرنے والا چھری چلانے والا نبی ہے اور گردن پیش کرنے والا بھی نبی ہے۔

ابراہیمؑ چاہتے ہیں کہ گردن کٹ جائے چھری چل جائے اور اسماعیلؑ بھی چاہتے ہیں کہ میری گردن کٹ جائے ابراہیمؑ زور لگاتے ہیں یہ نبوت کا زور ہے۔ اسماعیلؑ پوری خواہش کرتے ہیں کہ میں ذبح ہو جاؤں، ایک نبی کا ارادہ چھری چلے۔ دوسرے نبی کا ارادہ ہے کہ میری گردن کٹ جائے مگر رب ذوالجلال کا ارادہ ہے کہ اسماعیلؑ کا ایک بال بھی نہ کٹے۔

اب بتاؤ کہ ارادہ کس کا پورا ہوا اللہ کا ارادہ غالب ہوا اور مسئلہ واضح ہوا کہ تمام اختیارات اللہ کے پاس ہیں اسی کی مشیت پوری ہوتی ہے حضرت ابراہیمؑ اپنی کوشش میں تھے کہ آسمان سے ندا آئی وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا اِبْرَاهِيمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ۔ اے ابراہیمؑ آپ نے خواب سچا کر دکھایا مقصد اسماعیلؑ کو ذبح کرانا نہ تھا مقصد آپ کی آزمائش و امتحان تھا جس میں آپ کامیاب ہو گئے اور ہم حکم کی تعمیل کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ دیتے ہیں۔ آخرت میں آپ کو ثواب ملے گا مگر دنیا میں ہم نے آپ کو اب اس تکلیف سے بچالیا وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ اسماعیلؑ کے بدلہ میں ہم نے ایک

بڑا ذبیحہ دے دیا ہے اس کو ذبح کرو آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو جبرائیل امین جنتی دنبہ لے کر کھڑے تھے کہا جاتا ہے یہ وہ دنبہ تھا جو حضرت آدمؑ کے صاحبزادہ ہابیل نے اللہ کی رضا کیلئے بطور قربانی پیش کیا تھا حضرت ابراہیمؑ نے اس جنتی مینڈھے کی قربانی کی آج کی قربانی حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کی یادگار ہے

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ کہ یہ قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ ہے تو قربانی کی ابتداء حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کرنے سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ابراہیمؑ خلیل اللہ، اسماعیل ذبح اللہ، اور یحییٰ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا جذبہ قربانی عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فُضائل عِلْمِ شَرِيف

ازانادات

شیخ الحدیث حضرت درخواسی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخواسی مدظلہ علوم درخواسی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریفیہ درخواسی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع جیم بارنہن  
پست بکس نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448



## فضائل درود شریف

### درود شریف کی فضیلت قرآن میں

اللہ رب العزت نے سورۃ الاحزاب میں درود و سلام کی اہمیت و عظمت و فضیلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

اس میں فضیلت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر۔

اللہ کا درود بھیجتا تو حضورؐ پر رحمت کا بھیجنا ہے یعنی اپنی رحمتِ خاصہ کا نزول فرمانا ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی کے لائق اور مناسب ہے مثلاً دنیا کے انعامات میں، ختم نبوت، دین اسلام، غلبہ اسلام، رمضان، قرآن، جماعت صحابہؓ و اہل بیت، نام خدا کے ساتھ نام محمدؐ کا تذکرہ، اور قیامت تک کے لئے دین محمدیؐ کے قیام و دوام جیسے عظیم الشان انعامات شامل ہیں۔

اور آخرت کے انعامات میں حوضِ کوثر، شفاعتِ کبریٰ اور مقامِ محمود جیسے عظیم الشان اور منفرد انعامات شامل ہیں اور فرشتوں کا درود بھیجنا، ایک تو حضورؐ پر درود و سلام کا پڑھنا ہے اور دوسرا حضورؐ کیلئے، رحمتِ خاصہ اور انعاماتِ خاصہ کی دعا کرنا ہے جس کا وعدہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رکھا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

اس میں فریضہ مؤمنین کا بیان ہے۔

اے ایمان والو تم بھی اپنے نبی پر خوب درود و سلام بھیجا کرو اور مومنین کا درود بھیجنا، ایک تو درود و سلام کا پڑھنا ہے اور دوسرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ رب العزت سے ان انعامات و اکرامات کیلئے دعا کرنا ہے۔ جن کا وعدہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی سے کر رکھا ہے۔ اور مومنین اپنے اس عمل سے خود بھی بہت فائدہ اور نفع اٹھائیں گے اور دنیا و آخرت میں اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

### درود شریف کی فضیلت احادیث میں

ابن ماجہ میں حضرت ابو درداء سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
 إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ.  
 بے شک اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں  
 فَخَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا  
 كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ  
 بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى  
 آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. (متفق علیہ)

کہا ہم نے اے اللہ کے رسول کس طرح درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے اہل بیت پر تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھائی کیفیت سلام بھیجنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا کہو اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے

کہ تو نے رحمت بھیجی ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے کہ تو نے برکت بھیجی ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ. (رواه النسائي)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اس کے دس گناہ بخشے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. (رواه الترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے بہت قریب میرے قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھنے والے ہوں گے۔

داری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

تحقیق اللہ تعالیٰ کیلئے فرشتے ہیں پھرنے والے زمین پر

پہنچاتے ہیں مجھ پر میری امت کی طرف سے سلام۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْدَهُ أَبْوَاهُ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ.

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ میرا نام لیا گیا اس کے پاس پس مجھ پر درود نہ بھیجا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آیا پھر گزر گیا پہلے اس کے کہ اس کی بخشش کی جائے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو بہشت میں

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي لَقَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ .

(رواہ الترمذی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اللہ کے رسول میں بہت درود بھیجتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کتنا وقت مقرر کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر چاہے میں نے کہا چوتھائی فرمایا جس قدر چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے وہ بہتر ہے میں نے کہا آدھا مقرر کروں فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے وہ بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی فرمایا جتنا وقت تو چاہے اگر تو زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے کہا مقرر کیا میں نے اپنا سارا وقت دعا کا آپ پر درود کے لئے فرمایا اب کفایت کیا جائے گا تو اپنے غموں سے اور

جھاڑے جائیں گے تیرے لئے تیرے گناہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ. (رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ موجود تھے پس جب بیٹھا میں شروع کی میں نے تعریف اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لئے

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ دیا جائے گا۔ مانگ دیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (رواه ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کہ اچھا لگے اس کو یہ کہ دیا جائے ثواب پورے پیمانہ سے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہئے کہ کہے اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور ان کی بیویوں پر کہ مومنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسے تو نے رحمت بھیجی آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری قبر پر درود بھیجے میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے درود بھیجے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا

يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ. (رواه الترمذی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا تحقیق دعا ٹھہری رہتی ہے۔ درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس میں سے کچھ بھی یہاں تک کہ درود بھیجے تو اوپر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

وَأَخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

# فضائل شہد ہمامہ

از انادات

شیخ الاسلام حضرت آئی بی کے علمی جانشین  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفقیر  
شیخ طریقت شفق الرحمن در خواستی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود نان پور

ناشر

مکتبہ شہد ہمامہ ڈاکو استی بامعہ عبداللہ بن مسعود  
گرین ہاؤس سٹیٹ چیمبر 5  
خان پور پوسٹ آفس 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل شب برات

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَعَلَىٰ آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَوْفُوا عَهْدَهُ ..... اما بعد

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
حَمَّ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا  
يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ  
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (دخان: ۱ ع)

عَنْ عَلِيِّ رضي الله عنه بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَانَتْ  
لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا بِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ الْآمِنُ  
مُسْتَغْفِرٍ فَاغْفِرْ لَهُ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَارْزُقْ لَهُ أَلَا مِنْ مُبْتَلَى فَاغْفِرْ لَهُ أَلَا  
كَذَّالَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (رواه ابن ماجه)

ذوق رکھ سنت گرامی سے

ہے شرف میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے

جو کوئی تابع رسول نہیں

لاکھ طاعت کرے قابل قبول نہیں

محترم سامعین! مکرم بزرگو، عزیزوں، جوانوں اور میری معززہ و موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو

آج کے خطبہ کا موضوع شب برات کے فضائل ہیں

پہلے تلاوت کردہ آیت اور حدیث کا مختصر مفہوم سمجھ لیں۔



## آیت کا مفہوم

میں نے سورۃ دخان سے پہلے رکوع کی چھ آیات تلاوت کی ہیں  
پہلی آیت: حروف مقطعات کہلاتے ہیں جن کی مراد صرف اللہ ہی جانتا ہے  
دوسری آیت: وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ہے۔

تیسری آیت: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنذِرِيْنَ  
وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ قسم ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ جَوَابَ قَسْمٍ ہے۔ یعنی قسم ہے اس واضح اور کھلی کتاب کی ہم نے برکت والی  
رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن کو اتارا۔

جس کا مقصد یہ تھا کہ ہم بندوں کو خیر و شر سے مطلع کریں ان کاموں سے اللہ  
راضی ہوتا ہے اور ان سے ناراض ہوتا ہے ان دونوں آیتوں میں لیلۃ مبارکہ کی فضیلت  
بھی ہے کہ قرآن اس میں اتارا اور اس میں قرآن اتارنے کی حکمت بھی ہے یعنی خیر و  
شر سے مطلع کرنا۔

چوتھی آیت: فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ہے

پانچویں آیت: كَا اِيْكَ حَصْرًا مِّنْ عِنْدِنَا هِيَ اِنْ دُوْنُوْنَ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ كِي دُوْسْرِي  
فضیلت ہے کہ اس رات میں ہر حکمت والا کام اور محکم کام ہماری طرف سے فیصلہ کر  
کے فرشتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان فرشتوں کو ہم ہی بھیجتے ہیں۔ یعنی تمام سال کے  
فیصلے اللہ کے حکم سے صادر کر کے فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔

پانچویں آیت کا دوسرا حصہ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ہے

چھٹی آیت: رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہے۔

ان میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے اور نزول قرآن کی دوسری حکمت بھی ہے کہ آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا یہ آپ کے رب کی رحمت سے ہے اس لئے رسول بنایا تا کہ اس قرآن کے ذریعہ سے آپ لوگوں کو ایمان و اطاعت پر خوشخبری سنائیں اور نافرمانی پر ڈرائیں۔

اب قرآن کا نزول ہوا نبی کو رسول بنا کر بھیجا تو جو لوگ ان کے ماننے والے یا نہ ماننے والے اور ان کے مطابق عمل کرنے والے یا نہ کرنے والے اللہ ان سب کے اقوال کو سننے والا اور اعمال کو جاننے والا ہے اس کے مطابق جزاء و سزا دے گا۔

فائدہ: اکثر مفسرین نے لیلہ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر لی ہے۔ جو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے مگر بعض مفسرین نے لیلہ مبارکہ سے مراد شعبان کی چند راتوں میں شب برأت مراد لی ہے تو اس قول پر اس آیت میں شب برأت کی فضیلت ہوگی مگر اس پر دو اشکال ہیں۔

پہلا اشکال: آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے صراحتہ یہ ثابت ہے کہ نزول قرآن رمضان میں ہوا اور لیلۃ القدر میں ہوا جیسے شہرُ رمضانَ الَّذِیْ اُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور حضرت واعلم ﷺ کی روایت کہ قرآن مجید اور کتب سماویہ رمضان میں نازل ہوئیں تو پھر یہ کیسے صحیح ہوگا کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شب برأت ہے کیونکہ شب برأت میں تو نزول قرآن نہیں ہوا تو پھر اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ مَبَارَكَةٍ کیسے ہوگا؟

دوسرا اشکال: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و قتادہ و مجاہد و حسن سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا آئندہ سال کے تمام فیصلے لیلۃ القدر میں ہوتے ہیں تو پھر یہاں شب برأت مراد لینا کیسے صحیح ہے؟

جواب: شب برأت کے متعلق آجال و ارزاق کی روایات مرسل و غیر معتمد ہیں۔ راجح قول لیلۃ القدر کا ہے اور شب برأت کا قول صحیح مان لیں تو پھر یہ توجیہ ہوگی کہ اجمالی فیصلے شب برأت میں ہوتے ہیں اور ان کی تفصیل لیلۃ القدر میں لکھائی جاتی ہیں تطبیق یوں ہوگی کہ شب برأت میں یہ فیصلے لکھے جاتے ہیں اور لیلۃ القدر میں فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔

بہر حال لیلۃ مبارکہ سے مراد شب برأت لینا غیر محقق قول ہے البتہ شب برأت کے فضائل میں ضعیف روایت پر عمل کی گنجائش ہے کیونکہ اعمال کے لئے مشائخ و سلف صالحین نے ضعیف روایات پر عمل کیا ہے تو بعض مفسرین کے قول پر اس آیت کو ذکر کر دیا ہے۔

### حدیث کا مفہوم

ابن ماجہ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات عظمت والی رات ہے جب یہ آئے تو رات کو قیام کرو اللہ کی عبادت کرو قرآن کی تلاوت کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ جب پندرہویں کی رات آتی ہے اور چودھویں کا سورج غروب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تجلی و انوارات کا آسمان دنیا پر نزول ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے نداء آتی ہے کوئی اپنے گناہوں سے معافی مانگنے والا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں اور کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصائب تکالیف میں مبتلا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کی مصیبت تکلیف دور کر دوں اسی طرح صبح صادق تک اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں مانگنے والے جو مانگتے ہیں رب عطا فرماتے ہیں۔

## دوعوامی راتیں

شبِ برات اور شبِ قدر و عوامی راتیں ہیں جن میں اللہ رب العزت کی طرف سے تمام انسانوں کیلئے عام روحانی دعوت اور گناہوں کی مغفرت کا اعلان ہوتا ہے جس سے امیر و غریب شہری و دیہاتی عربی و عجمی نیک و بد ہر ایک فائدہ و نفع اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح کو صاف کر کے اور اپنے گناہوں کو معاف کر کے جنت کا داخلہ اور نکلنے حاصل کر سکتا ہے جبکہ تہجد کی نماز خواص کیلئے ہے جس سے عوام الناس اپنی سستی و کاہلی اور نیند میں مست ہونے کی وجہ سے محروم رہتے ہیں اور اولیاء اللہ نیک لوگ ہر رات کو نماز تہجد ادا کر کے روحانی لطف اور مزہ حاصل کرتے ہیں اسی وجہ سے کسی نے کہا

ہر شب شب قدر گر قدر میدانی

اللہ والوں کیلئے تو ہر رات شب قدر ہے کیونکہ وہ رات کے آخری تہائی حصہ میں بیدار ہوتے ہیں نیند کو خود سے دور بھگاتے ہیں اور نماز تہجد ادا کر کے اپنے رب رحمان کے قریب ہو جاتے ہیں اور اپنے لیے بلند و بالا درجات حاصل کر لیتے ہیں۔

## عمومی اور خصوصی دعوت

اب معلوم ہوا کہ تہجد خصوصی دعوت ہے جس سے خواص اللہ کے نیک بندے ہی فائدہ اور نفع اٹھاتے ہیں کیونکہ یہ دعوت رات کے آخری تہائی حصہ میں ہوتی ہے جس سے ہر آدمی فائدہ اور نفع نہیں اٹھا سکتا جیسا کہ ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

يَنْزِلُ رَبَّنَا عَزَّوَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْقُضُ ثُلُثَ اللَّيْلِ  
الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ  
يَسْتَفِرُّنِي فَأَغْفِرُ لَهُ

اللہ کی ذات ہر رات آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر نزول فرماتی ہے اور اللہ ارشاد فرماتے ہیں جو مجھ سے دعا کرے گا میں قبول کروں گا جو مجھ سے سوال کرے گا میں عطا کروں گا جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اس کو معاف کر دوں گا جبکہ شب برأت اور شب قدر عمومی اور عوامی دعوت ہے جو شب بھر ہوتی ہے اور ہر ایک کیلئے ہوتی ہے ادھر دنیا کا سورج غروب ہوتا ہے ادھر رب کی رحمت کا سورج طلوع ہوتا ہے اور شب بھر غروب شمس سے لے کر طلوع فجر، صبح صادق تک یہی صدا اور ندا آتی ہے انسان تیرے آنے میں دیر ہے ہاتھ اٹھانے میں دیر ہے، دامن پھیلانے میں دیر ہے، آنکھ سے آنسو بہانے میں دیر ہے، رو رو کے مجھ رب رحمان سے مانگنے میں دیر ہے، میری عطا اور بخشش میں کوئی دیر نہیں ہے گناہگار و دوڑو سیاہ کار و دوڑو، بھوک اور بیماری میں مبتلا لوگو دوڑو آج رب کی رحمت خود بلا رہی ہے، سال بھر ہم رب کی رحمت کی تلاش میں، آج رب کی رحمت ہماری تلاش میں جو چاہو گے ملے گا، جو مانگو گے عطا ہوگا، آج رب کی رحمت جوش میں ہے جو آج کی شب بھی غافل اور محروم رہا اس جیسا بد بخت و بد نصیب تو کوئی نہ ہوا۔

## فرشتوں کی عید

مسلمانوں کی عید دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں اور فرشتوں کی عید دو راتیں یعنی شب برأت اور شب قدر ہیں۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ انسانوں کو نیند آتی ہے اس لئے ان کی عید دن کو رکھی اور فرشتے نیند سے پاک ہیں اس لئے ان کی عید رات کو رکھی۔

## ماہ شعبان کی فضیلت

شعبان کا مہینہ بھی عظمت والا ہے جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے

روایت ہے لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ مِنْ أَكْثَرِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ آپؐ کبھی شعبان کے مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی پورے مہینہ کے نہ رکھتے تھے دوسرے مہینوں کی نسبت شعبان میں زیادہ روزے رکھتے آپؐ کو شعبان کے روزے زیادہ محبوب تھے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں اتنے روزے نہیں رکھتے جتنے شعبان میں روزے رکھتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هُوَ شَهْرٌ تَرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَحَبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَإِنِّي صَائِمٌ۔ اس مہینہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے ہاں اس حال میں پیش ہوں کہ میں روزہ کے حال میں ہوں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ شعبان کے پانچ حرف ہیں۔ ش..... سے اشارہ شرف کی طرف ہے اگر شرافت حاصل کرنی ہے تو اس ماہ میں روزے رکھو۔ عبادت کرو۔

ع..... سے اشارہ علو کی طرف ہے اس مہینہ میں عبادت سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔

ب..... سے اشارہ برد کی طرف ہے کہ یہ مہینہ احسان اور بھلائی کرنے کا مہینہ ہے۔

الف..... سے اشارہ الفت کی طرف ہے یہ مہینہ الفت محبت کرنے کا ہے۔

ن..... سے اشارہ نور کی طرف ہے اس مہینہ میں عبادت کرنا خصوصی نور کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

کیونکہ اس مہینہ میں نیکیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں گناہوں سے معافی کا اعلان ہو جاتا ہے۔ بندہ عبادت کر کے روزے رکھ کر اللہ کا مقرب بنتا ہے شعبان شعب سے جس کا معنی کثرت کا ہے تو اس مہینہ میں بے شمار نیکیاں تقسیم کی جاتی ہیں اس لئے اس کو شعبان کہتے ہیں۔

## شب برأت کے فضائل

اس رات کے مختلف نام ہیں

(۱) لیلۃ البرأة: کیونکہ اس میں بہت سے لوگوں کو جہنم سے بری کیا جاتا ہے۔

(۲) لیلۃ المغفرة: کیونکہ اس رات میں بہت سے گناہ گاروں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(۳) لیلۃ الرضوان: کیونکہ یہ رات اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

(۴) لیلۃ البرکة: لیلۃ مبارکہ کیونکہ یہ برکت والی مبارک رات ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کو مبارک کہا ہے وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا هَم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور مردہ زمین زندہ ہوتی ہے اور کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں جس سے ہر چیز میں زندگی آ جاتی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ وَحَيَّ تمام چیزوں کو پانی سے زندگی دی ہے۔ اسی طرح اللہ نے زیتون کے درخت کو مبارک کہا ہے شَجَرَةٌ مُّبَارَكَةٌ زَيْتُونَةٌ زیتون کا درخت برکت والا ہے جو غذا کا فائدہ بھی دیتا ہے اور روشنی کے حاصل کرنے کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

اسی طرح اللہ نے کعبہ کو بھی مبارک کہا ہے إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا كَعَبَةِ بَرَكَتٍ وَالْأَكْهَرِ هُوَ اس میں آ گیا وہ گناہوں سے دھل کر مبارک ہو گیا وہ امن میں آ گیا۔

اسی طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مبارک کہا ہے جس کو حضرت عیسیٰ نے بیان کیا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا كَمَا كَرَّمَكَ اللَّهُ فِي بَيْتِ مَرْيَمَ وَأَلَا يَبْدُؤُا حِسَابًا لِّكَ بِمَنْ حَقَّتْ بَرَكَاتُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ کہ اللہ نے مجھے برکت والا بنایا یہ حضرت عیسیٰ کی برکت تھی کہ حضرت مریم کیلئے اللہ نے خشک کھجور کے درخت کو پھل دینے والا بنا دیا اور اس کے نیچے پانی کا چشمہ جاری کر دیا اور اللہ نے کہا اے مریم غم نہ کر فَاذْجَعَلْ رَيْبَكَ تَحْتَكِ سَرِيًّا تیرے رب نے تیرے نیچے چشمہ پانی کا جاری کر دیا۔ وَهَزَيْتِنَا بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا اور کھجور کے تنے کو ہلا تیرے اوپر تر کھجور گرے گی فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا اب کھاتی پیتی رہ اور بچہ کا دیدار کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتی رہ۔

اسی طرح اللہ نے شب برأت کو لیلۃ مبارکہ کہا جو اس رات میں عبادت میں مشغول ہوگا وہ گناہوں سے پاک ہوگا اس کے دل کو روحانی زندگی اور تازگی ملے گی اس کو روحانی غذا میسر ہوگی اس کو ایمانی اخلاص والی روشنی حاصل ہوگی وہ گناہوں سے دھل جائے گا اس کو امن حاصل ہوگا اس کے لئے ظاہری رزق روزی میں فراخی ہوگی اللہ اس کو اپنا بنا لے گا۔

۵۔ لیلۃ القضاء: کیونکہ اس رات میں سارے سال کے فیصلے ہوتے ہیں جو بچے پیدا ہونے والے جو مرنے والے ان کے نام لکھے جاتے ہیں مخلوق کیلئے رزق کی تقسیم لکھی جاتی ہے سب فیصلے ہوتے ہیں۔

۶۔ لیلۃ الرفع: کیونکہ اس رات میں سب کے اعمال افعال آسمانوں کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔



## شبِ برأت میں حضور ﷺ کا پہلا عمل

### شب بھر عبادت

(۱) بیہقی میں حضرت عائشہ کی روایت ہے قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى مَا طَالَ السُّجُودُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قَبِضَ رَاتٍ فِي حَضْرَةِ اللَّهِ ﷺ فِي سَارِي رَاتٍ عِبَادَتٍ فِي كَزَارْدِي كَبْهِي قِيَامٍ فِي كَبْهِي رُكُوعٍ فِي كَبْهِي سَجْدَةٍ فِي كَبْهِي پھر آپ نے اتنا بہت لمبا سجدہ کیا کہ میں نے گمان کیا آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے آپ کے قدم کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے حرکت کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ زندہ ہیں میں نے کان لگایا پیغمبر کی زبان فیض ترجمان پر دعاء کے یہ کلمات تھے آپ دعا مانگ رہے تھے۔

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ اللَّهُمَّ تِيرِي مَعَانِي كَذَرِيَعَةٍ تِيرِي عَذَابٍ سِي پناہ مانگتا ہوں۔

وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ أَوْرَتِيرِي رَحْمَتِ كَذَرِيَعَةٍ تِيرِي سَزَا سِي پناہ چاہتا ہوں۔

وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ أَوْرَتِيرِي رِضَا كَذَرِيَعَةٍ تِيرِي نَارِ نَسْكَ سِي پناہ مانگتا ہوں۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ أَوْرِي سِي تَجْهِي سِي تِيرِي عَذَابٍ سِي پناہ مانگتا ہوں۔

جَلَّ ثَنَّاكَ تُوْبُرِي بَزْرُكِي وَآلَا هِي

لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِي

میں تیری شایان شان تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تو ہی اپنی ثنا بیان کر سکتا ہے اور اپنی

تعریفیں تو ہی جانتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی حمد و ثنا کی ہے

## شبِ برأت میں حضور ﷺ کا دوسرا عمل

جنت البقیع میں حاضری

ترمذی میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ  
میں نے ایک رات حضور ﷺ بستر پر موجود نہ پایا فَنَحَرَجْتُ تو میں آپ کی تلاش  
میں نکلے فَاذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ تو آپ کو جنت البقیع میں موجود پایا۔

جب حضور ﷺ نے میری پریشانی اور کیفیت کو دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عائشہؓ کیا تم یہ  
گمان کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ تم پر زیادتی کریں گے حضرت عائشہؓ فرماتی  
ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خیال ہوا شاید آپ کسی دوسری بیوی کے پاس  
تشریف لے گئے ہیں اس لیے میں آپ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی تو آپ نے  
ارشاد فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ بَنُو كَلْبٍ ۱۵ شعبان کی رات  
کو اللہ کی ذات آسمان دنیا پر نزول فرماتی ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی  
تعداد سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت اور بخشش کرتی ہے اور آج ۱۵ شعبان کی رات  
ہے اس لیے میں بھی جنت البقیع میں مدفون لوگوں کی ملاقات اور دعا مغفرت کیلئے  
یہاں آیا ہوں اور یاد رہے کہ عرب قبائل میں سے قبیلہ بنو کلب کے پاس سب سے  
زیادہ بکریوں کی تعداد موجود تھی اس لیے ان کا تذکرہ کیا۔

## عاقل انسان کا عمل

پیغمبر ﷺ نے شبِ برأت اللہ کی عبادت میں گزار دی، مگر نام نہاد عاشق  
رسول نے یہ رات آتش بازی میں گزار دی، رات تو دین دنیا کی سرفرازی کی تھی اس

نے آتھبازی کی بنا لی، حکمران امیر غریب بڑا چھوٹا تاجر غیر تاجر پڑھا لکھا ان پڑھ سب نے اپنے گھر میں محلہ میں شہر میں پورے ملک میں اس بربادی کی رسم پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر دیئے کاش یہ رقم غریبوں، مسکینوں، محتاجوں، بیواؤں، یتیموں، مساجد دینی مدارس دینی کاموں، رفاہی کاموں پر خرچ ہوتی مگر۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس آتھبازی میں دنیا کا نقصان ہے کئی گھر آگ سے جل کر ویران ہو گئے

ملک و ملت کے خون پسینہ کی کمائی آگ کا دھواں بن گئی اور اس آتھبازی میں دین کا نقصان ہے کیونکہ اس میں ناراضگی رب رحمن ہے اللہ کا ارشاد ہے لَا تُسْرِفُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ فضول خرچی نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

دوسری جگہ فرمایا إِنَّ الْمُبْتَدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی اور دوست ہیں۔

آسمانوں سے خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے یہ نیچے سے پٹانے چلا رہے

ہیں آگ جلا رہے ہیں کہ یہ آگ اوپر جائے ہم خدا کی رحمت کی توجہ نہیں چاہتے افسوس نور کی رات کو نار سے بھر دیا شیطان کو خوش کر دیا کہ تجھے نار سے پیدا کیا گیا ہم بھی ناری بنتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس رسم بد سے محفوظ فرمائے۔

پیغمبر ﷺ نے کہا عائشہ یہ رات اللہ کے انوارات کے نزول کی ہے رات تو

تھی جلوے کی مگر سامریوں نے یہ رات حلوے کی بنا دی اور من گھڑت حدیث بھی بنا دی کہ غزوہ احد میں حضور ﷺ کے دانت ٹوٹ گئے تھے تب آپ کھانا نہیں کھا سکتے تھے تو آپ کے لئے اس دن رات کو حلوہ بنایا گیا اور تکلیف بھی ختم ہو گئی اب جاہل

واعظوں نے ترغیب دینی شروع کی کہ اس دن رات خوب حلوے پکاؤ کھاؤ کھلاؤ یہ بھی شیطان نے سبق پڑھا دیا کہ دن رات حلوے کھاؤ تمہارے معدہ پر نقل غذا کا بوجھ ہوگا پھر دن رات سوئے رہیں خدا کی رحمتوں سے محروم رہیں۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات اللہ کا سجدہ کیا اس سے امت کو سبق ملا کہ صرف اللہ

کا سجدہ کرو

پیغمبر ﷺ نے اس رات کو اللہ کو پکارا رب سے مانگا اس سے امت کو سبق ملا

کہ صرف اللہ کو پکارو اور اسی سے مانگو۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات قبرستان والوں کے لئے اللہ سے دعا کی اس سے

امت کو سبق ملا کہ قبرستان جاؤ مگر نہ ان کا سجدہ نہ ان کو پکارنا نہ ان کی نذر نیاز بلکہ ان کے لئے اللہ سے دعا مغفرت کرو۔

پیغمبر ﷺ نے اس رات لمبا سجدہ کیا اس سے امت کو سبق ملا کہ تم بھی اس

رات اللہ کو راضی کرنے کے لئے لمبے لمبے سجدے کرو ناراض رب راضی ہو جائے گا۔

پیغمبر ﷺ نے اپنی امت کو بتایا کہ یہ رات رحمت مغفرت برکت عنایت کی

ہے تم اپنے دامنوں کو رحمت خداوندی سے بھرو۔

پیغمبر ﷺ اس رات بہت روئے اس سے امت کو سبق ملا کہ اس رات میں

رونا تمہارا کام ہے تمہارے گناہوں کو دھونا رب کا کام ہے

حدیث میں آتا ہے جب بچہ روئے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مارتا ہے اور باہر

اترتا ہے اسی طرح جب گناہگار روتا ہے تو اللہ کی رحمت جوش مارتی ہے اور اترتی ہے تو

اس رحمت سے بندہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

## حضرت عائشہؓ کی عظمت

حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبر کا عبادت والا عمل امت کو بتایا  
 حضرت عائشہؓ نے دن کو پیغمبر کا روزہ رکھنا امت کو بتایا حضرت عائشہؓ نے پیغمبر کا طویل  
 سجدہ کرنا امت کو بتایا حضرت عائشہؓ نے شب برأت میں پیغمبر ﷺ دعا کے کلمات  
 امت کو بتائے حضرت عائشہؓ نے شب برأت کے فضائل امت کو بتائے۔ حضرت  
 عائشہؓ نے نبی کے جنت البقیع میں جانے کا معمول امت کو بتایا۔ حضرت عائشہؓ نے نبی  
 کا اہل قبرستان کے لئے دعا کرنے کا معمول امت کو بتایا۔ قربان جاؤں عائشہ تیری  
 عظمت پر کہ تو شب برأت میں پیغمبر ﷺ کے احوال و افعال و اعمال کی گواہ بنی۔  
 نبی بھی شان والا نبی کی بیوی بھی شان والی اور شب برأت بھی شان والی۔

## شب برأت میں سات غلط کاروں کی بخشش نہ ہوگی

(۱) مشرک کی بخشش نہ ہوگی یہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان اللہ  
 لَا يَنْظُرُ إِلَى مُشْرِكٍ اللَّهُ تَعَالَى مُشْرِكٍ كِي طَرَفٍ نَظَرِ رَحْمَتٍ نَهْ فَرَمَائِيں گے۔  
 ابن ماجہ کے الفاظ ہیں فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مَشْرِكٍ إِلَّا لِمُشْرِكِ اللَّهِ اِطْنِي تَمَامِ مَخْلُوقِ كُو  
 بخش دے گا مگر مشرک کو نہ بخشے گا شرک یہی ہے کہ اللہ کے حقوق بندوں کو دیئے جائیں  
 زندگی دینا اللہ کا حق ہے، نفع نقصان دینا اللہ کا حق ہے، بیٹا بیٹی دینا اللہ کا حق ہے، نذرو  
 نیاز صرف اللہ کا حق ہے۔ عزت ذلت دینا اللہ کا حق ہے۔ جو انسان دوسرے کو زندگی و  
 موت کا مالک سمجھے دوسرے کی نذر منت دے وہ مشرک ہے اس کے لئے مغفرت  
 بخشش نہ ہوگی شرک سب سے بڑی گندی نجاست ہے۔ اور مشرک بخش ہے ارشاد

فرمایا: إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ مُّشْرِكٌ پلید ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے ارشاد فرمایا  
 إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ شرک بڑا ظلم و بے انصافی ہے شرک کو خدا نہ بخشے گا  
 ارشاد فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ  
 شرک کے لئے اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ارشاد فرمایا وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ  
 حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ شَرِكٌ سے تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں ارشاد فرمایا لَيْسَ  
 أَشْرَكَكَ لِيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ عَلَى سَبِيلِ الْفَرِضِ وَالْحَالِ اِذَا رَأَى مِنْكَ لَيْسَ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ ﷺ  
 سے شرک کا صدور ہو تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں شفاعت  
 کروں گا مگر ہستی اِنِّي مَسْأَلٌ اِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكْ بِاللَّهِ هَيْئًا يَهْدِي سَفَارِشِ  
 اس کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے گا اس لئے اس رحمت برکت  
 مغفرت والی رات میں شرک جیسے پلیدی کی بخشش نہ ہوگی۔

(۲) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا مُشَاجِرٌ: بدعتی کی بخشش نہ ہوگی۔ جو بدعات رسومات پھیلا کر اسلام  
 کی بنیادیں گراتا ہے اور بدعات کو رواج دیتا ہے۔

(۳) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا حَاسِدٌ: مومن سے حسد کرنے والے کینہ بغض رکھنے والے پر بھی  
 اللہ نظر رحمت نہیں کرتے اس کی مغفرت نہیں ہوتی۔ جب تک دل کو حسد سے  
 پاک نہ کرے۔

(۴) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا قَاطِعٌ رَحِيمٌ: قطع رحمی کرنے والا اپنے اقرباء و رشتہ داروں سے غلط  
 سلوک کرنے والا اس کی طرف بھی اللہ رحمت کی نظر نہیں کرتے اور نہ اس کی مغفرت  
 ہوتی ہے جب تک اپنی اس عادت سے باز نہ آئے۔

(۵) وَلَا اِلٰهَ اِلَّا مُتَكَبِّرٌ: جو تکبر سے اپنا پا جامہ اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے کرتا



دس مرتبہ پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھے یہ ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہو گیا پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کریں جس رکعت میں قعدہ میں التحيات پڑھیں گے تو پہلے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھیں پھر التحيات پڑھیں جب سلام پھیریں تو آنکھوں سے آنسو بہا کر رب سے معافی مانگیں وہ ستار ہے وہ غفار ہے ضرور ہم کو گناہوں سے پاک کر دے گا۔

اور یاد رہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نفل نماز کا انفرادی طور پر ادا کرنا اور گھر میں ادا کرنا ہی افضل ہے سوائے ان نفل نمازوں کے جن کا باجماعت ادا کرنا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين



# فعاكل شب قدر و احکام

ازانادات

شیخ الاسلام حضرت آئی تھکے علی جا نشین  
شیخ الحدیث والمفسرین امام العلماء والصلحاء شیخ الحدیث والفقیر  
شیخ طریقت شفیق الزمن در خواستی نور اللہ  
حضرت مولانا  
بانی مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

ناشر

مکتبہ شفیق الزمن در خواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور پوسٹ بکس نمبر 5  
گرین ٹاؤن ضلع فیصل آباد  
مرکزی  
Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939448

## فضائل شب قدر و اعتکاف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ خَاتَمِ  
النَّبِيِّنَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ هُدَاةَ الدِّينِ..... اما بعد  
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.  
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ  
أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ  
حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورة القدر)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَإِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (متفق عليه)  
اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہو تمامی کا  
تو گلے میں ڈال لو طوق محمد کی غلامی کا  
عمل سے جنت بھی بنتی ہے جہنم بھی  
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری  
محترم سامعین مکرم بزرگو، عزیزو جوانو اور میری معززہ موقرہ دینی ماؤ بہنو بیٹیو  
آج کے خطبہ کا موضوع لیلۃ القدر کے فضائل ہیں۔

### سورة القدر کی تشریح

پہلے سورة القدر اور حدیث کا مختصر مفہوم سمجھیں پھر لیلۃ القدر کے فضائل کا تفصیلی ذکر  
ہوگا تلاوت کردہ سورة کے چار حصے ہیں پہلے تین حصوں میں لیلۃ القدر کے تین فضائل

ہیں اور چوتھے حصہ میں لیلۃ القدر کی انتہا کا ذکر ہے۔

پہلا حصہ: اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس میں لیلۃ القدر کی پہلی فضیلت ہے کہ یہ شان والی رات ہے کیونکہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ہم نے قرآن کو اتارا ہے۔

دوسرا حصہ: وَمَا أَذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ اس میں دوسری فضیلت ہے اللہ فرماتے ہیں اے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کتنی عظمت والی رات ہے۔ یہ لیلۃ القدر تو ہزار مہینہ سے بہتر ہے ہزار مہینہ کی عبادت ایک طرف اس رات کی عبادت ایک طرف قرآن مجید میں جہاں وَمَا أَذْرَاكَ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس شئی کی خبر اپنے پیغمبر کو دے دی ہوتی ہے اور جہاں وَمَا يُذَرِّبُكَ ہو اللہ نے اس کی اطلاع اپنے پیغمبر کو نہیں دی جیسے فرمایا وَمَا يُذَرِّبُكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ۔ تو آپ کو اللہ نے قیامت کی اطلاع نہیں دی کہ قیامت کب آئے گی اور یہاں فرمایا وَمَا أَذْرَاكَ تو اللہ نے آپ کو لیلۃ القدر کی اطلاع دی تھی۔

تیسرا حصہ: تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ اس میں تیسری فضیلت ہے کہ یہ رات ایسی شان والی ہے کہ اس میں جبرائیل امین اور فرشتے اللہ کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں اور سلامتی اور بھلائی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

چوتھا حصہ: هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اس میں لیلۃ القدر کی انتہا ذکر کی کہ یہ رات طلوع فجر تک رہتی ہے اور طلوع فجر تک فرشتے مسلمانوں پر سلام سلام کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اختلاف مطالع کے لحاظ سے جس جگہ بھی جو لیلۃ القدر قرار پائے گی وہی برکات و فضائل ہوں گے۔

## حدیث کا مختصر مفہوم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لیلة القدر کی رات ایمان اور ثواب کی نیت سے عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں اس لئے یہ خصوصی رات سلامتی حاصل کرنے کی رات ہے اور گناہوں کے بخشوانے کی رات ہے اس لئے اس رات کی عظمت کے پیش نظر اس رات کو غنیمت سمجھو اور اس میں تلاوت قرآن، عبادت خداوندی، ذکر الہی، درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے کا اہتمام کرو۔

## لیلة القدر کی معنوی فضیلت

اس کے معنی میں مفسرین کے تین قول ہیں۔

- (۱) بعض نے کہا قدر کا معنی عظمت کا ہے اور یہ رات بھی عظمت والی ہے کیونکہ اس میں عبادت کرنے والوں پر فرشتے سلام کہتے ہیں اور اس میں قرآن بھی نازل ہوا یا اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان لیلة القدر کے آنے سے پہلے اپنی بد عملی کی وجہ سے بے قدر بے قیمت تھا مگر جب اس رات میں توبہ و استغفار کی تو قدر و قیمت شرف و عظمت والا بن گیا
- (۲) بعض نے کہا قدر کا معنی تقدیر اور فیصلہ کا ہے اور اس رات میں بھی آنے والے سال کے تمام تفصیلی فیصلے ہوتے ہیں کتنے لوگ پیدا ہوں گے، کتنے مریں گے، کن کو نفع ہوگا، کن کو نقصان ہوگا، کون تندرست، کون بیمار ہوں گے، کون خوشی میں، کون غم میں ہوں گے، کس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کس کا انجام برا ہوگا کس کے لئے سرداری ہوگی کس کے لئے در بدر کی رسوائی ہوگی یہ سب فیصلے ہوتے ہیں کس کی عمر کتنی ہوگی کس کی روزی

کتنی ہوگی کس کو کتنے حج و عمرہ نصیب ہوں گے اور یہ فیصلے فرشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔

(۳) بعض نے کہا قدر کا معنی تنگی کا ہے اور اس رات میں فرشتے اتنی کثیر تعداد میں اترتے ہیں کہ زمین بھی تنگ ہو جاتی ہے۔

## فضائل لیلة القدر

حضور ﷺ کے دیگر ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی امت کو ہر چیز منتخب کر کے اور جن کے دی ہے قرآن مجید عظمت والی کتاب عطا فرمائی جو سیدالکتب تمام آسمانی کتابوں کی سردار ہے اور پیغمبر شان والا عطا فرمایا جو سید الانبیاء تمام نبیوں کا سردار ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ عطا فرمایا جو سید الشہور تمام مہینوں کا سردار ہے اور جمعہ کا دن عطا فرمایا جو سید الايام تمام ہفتہ کے دنوں کا سردار ہے اور لیلة القدر ایسی رات عطا فرمائی جو سید اللیالی تمام راتوں کی سردار ہے اس لئے پیغمبر کی زبان مبارک سے اس رات کے بہت فضائل منقول ہیں۔

## سورہ قدر کا شان نزول

تفسیر ابن جریر میں حضرت مجاہد سے روایت ہے حضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد مجاہد شخص کا صحابہ کے سامنے ذکر کیا کہ جس نے ایک ہزار مہینہ یعنی ۸۳ سال چار مہینے مسلسل رات کو عبادت میں گزارے اور دن کو جہاد میں مشغول رہا ہر وقت ہتھیار سے رہتا کسی وقت ہتھیار نہیں اتارے اور کسی وقت عبادت سے غافل نہ ہوا تو اس پر صحابہؓ کو تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر نازل فرمائی کہ امت

محمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی ایک رات کی عبادت اس عابد کی ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

## لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو

بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: **حَسْرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ** رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو! کیس، تیس، پچیس، ستائیس، اسیس پھر جس صحابی ﷺ نے ان میں سے جس رات میں لیلۃ القدر کو پایا اس نے اس کا ذکر کر دیا حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے اسیس کی رات ذکر کی ہے حضرت عبداللہ بن انیس نے تیس کی رات ذکر کی ہے۔ حضرت حسن ﷺ نے پچیس کی رات ذکر کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ نے اسیس کی رات ذکر کی ہے حضرت ابی بن کعب ﷺ اور ابن عباس ﷺ نے ستائیس کی رات ذکر کی ہے زیادہ مشہور ستائیسویں شب ہے۔

جیسا کہ مسلم میں حضرت زر بن حبیش کی روایت ہے میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا: **إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يُقِمِ الْحَوْلَ يُصِبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ** آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال ہر رات عبادت کرتا رہے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا یعنی لیلۃ القدر پورے سال میں کوئی نہ کوئی رات ہوگی تو حضرت ابی بن کعب نے فرمایا

**رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ** حضرت ابن مسعود پر اللہ رحم کرے ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ صرف ایک رات پر اکتفا نہ کر لیں ورنہ وہ جانتے تھے کہ لیلۃ

القدر رمضان میں ہے پھر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے پھر وہ ستائیس کی رات ہے پھر حضرت ابی بن کعب نے قسم کھا کر یقینی طور پر کہا کہ لیلة القدر ستائیسویں شب ہے۔ تو میں نے کہا اے ابوالمنذر یہ ان کی کنیت تھی آپ نے قطعی طور سے کہا کہ یہ ستائیس کی رات ہوتی ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اس علامت اور نشانی کی وجہ سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی وہ نشانی یہ تھی کہ إِنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا کہ لیلة القدر کی صبح کو جب سورج طلوع ہوگا تو اس میں روشنی بہت کم ہوگی مگر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ستائیسویں رات کا ذکر اس نشانی کی وجہ سے کیا جس کو آپ نے اس رات میں پایا ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ستائیسویں رات کی تعیین نہیں سنی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اس کو تلاش کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلة القدر کی تعیین کا علم دینا اور پھر اٹھا لینا اس کا سبب اور اس کی حکمت بخاری میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کی روایت ہے۔

خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَّحِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُضُورَ صلی اللہ علیہ وسلم كَوَلِيَّةِ الْقَدْرِ كَالْعِلْمِ دِيَاغِيَا تَهَا آفَ اِنِّهٖ غَرَّ سَ بَاہِرَ نَكَلْتَا كَا ہَمِیْ شَبَّ قَدْرِ كِیْ خَبْرَدِیْ اِدْهَر رَا سْتَا مِیْ دُوْ اَدْمِیْ جَهْگُرَّ رَہِ تَحَّہٗ۔ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَ كُمْ فَتَلَّحِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر سے اس لئے نکلا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر دو مسلمانوں کے جھگڑے کی نحوست کی وجہ سے اس کی تعیین کا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا لہذا اس کو طاق راتوں میں تلاش کرو معلوم ہوا جھگڑا نحوست ہے جو سبب بنا شب قدر کے علم کے اٹھ جانے کا اور تعیین کا علم اٹھانے کی حکمت یہ تھی کہ اگر خاص رات بتادی جاتی تو لوگ صرف اس کا اہتمام کرتے لیکن اس رات کو مبہم رکھا تاکہ باقی راتوں میں لوگ اللہ کی عبادت میں مشغول رہیں اور ان تمام راتوں میں عبادت کا اہتمام کریں

## آخری عشرہ میں پیغمبر کا عبادت کیلئے اہتمام

اسی لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں حضور ﷺ خود بھی عبادت میں مشغول ہوتے اور گھر والوں کو بھی ترغیب دیتے ان راتوں میں مشقت اس لئے کرتے تاکہ لیلۃ القدر کے انوارات فیوضات کو حاصل کریں۔

جیسا کہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ رَمَضَانَ كَأَخْرَى دَسِ دِنٍ وَأُورَاتٍ فِي حَضْرَةِ عِبَادَتِهِ فِي زِيَادَةِ كُوشِ كَرْتِي جُودِ دُوسَرِي دُنُونِ رَاتُونِ فِي نَهْ كَرْتِي تَحِي اِطْرَحْ بَحَارِي فِي حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سِي رَوَايَتِي هِي كَانِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَهُ وَأَخَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ جَبْ رَمَضَانَ كَا آخْرِي عَشْرِهِ هُوتَا حَضْرَتِهِ كَمَر كَس لِيْتِي خُودِ هِي رَاتُونِ فِي بِيْدَارِ هُوتِي اُورَا پِنِي گُهرِ وَاوُونِ كُوبِ هِي بِيْدَارِ كَرْتِي۔

## لیلۃ القدر کی رات فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں

بیہقی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَصْلُونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

جب لیلۃ القدر کی رات آتی ہے تو جبرائیل فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ جو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے اللہ کے ذکر میں عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جبرائیل اترتے ہیں تو ان



کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتے بھی اترتے ہیں اور ان کے ساتھ نورانی جھنڈے ہوتے ہیں اور وہ اپنے جھنڈے چار مقامات پر گاڑتے ہیں۔ ایک خانہ کعبہ کے ساتھ دوسرا حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے ساتھ۔ تیسرا بیت المقدس کے ساتھ چوتھا طور سینا کی مسجد کے ساتھ۔ پھر جبرئیل فرشتوں کو کہتے ہیں تمام زمین میں پھیل جاؤ اور جہاں جہاں اللہ کے بندے خواہ مرد ہیں یا عورتیں عبادت الہی، تلاوت قرآن، ذکر الہی میں مشغول ہیں ان کیلئے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرو۔

## لیلۃ القدر کی خصوصی دعاء اور خصوصی وظیفہ

ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا اَرَدْتِیْ اِنْ عَلِمْتُ اَنْیُّ لَیْلَۃٌ لِّیْلَۃِ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْہَا اِگر مجھے علم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا قَوْلِیْ اے عائشہ یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ اِنِّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاغْفِرْ عَنِّیْ یا اللہ تو غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔ گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے مجھے بھی معاف فرما دے۔

اس لئے ہر مسلمان رمضان المبارک میں عموماً اور آخری عشرہ میں خصوصاً اس دعا کا اہتمام کرے کیونکہ نبوی وظیفہ باقی وظائف سے زیادہ عظمت والا ہے۔

## رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی فضیلت

یہ اعتکاف بھی اصل میں لیلۃ القدر کے تلاش کے لئے ہے اور اسکے پالینے کے لئے ہے۔ اعتکاف بیٹھو اور انوارات الہیہ کو حاصل کرو۔ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ

عنها سے روایت ہے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ  
الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ حضور ﷺ ہمیشہ رمضان کے آخری عشرہ  
میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی۔ پیغمبر کا یہ اہتمام اعتکاف  
کی عظمت جتلاتا ہے کیونکہ معتکف اپنا گھر یا مکان دکان اہل و عیال سے الگ تھلگ ہو کر  
خدا کے گھر بیٹھ جاتا ہے اور یہ ارادہ لے کر آتا ہے یا اللہ تیرے گھر در پر آیا ہوں اتنے تک نہ  
جاؤں گا جب تک گناہوں کی معافی نہ ہوگی۔ تو اللہ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔

جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا أَلْمُعْتَكِفُ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ يَعْتَكِفُ بِطَيْبَتِهَا وَالْأَغْنَى يَعْتَكِفُ  
رُكُوعًا جَاءَتْهُ اس کے ہاتھ ظلم سے محفوظ ہو گئے۔ اس کے پاؤں گندی مجلس میں جانے  
سے محفوظ ہو گئے۔ اس کی زبان بری باتوں سے محفوظ ہو گئی۔ زبان پر اللہ کا قرآن ہے  
ذکر ہے درود ہے۔ اس کی آنکھ بد نظری سے محفوظ ہو گئی۔ اس کے سامنے کتاب اللہ  
ہے خدا کا گھر مسجد ہے۔ دینی کتاب ہے۔ اس کے کان راگ باجے گانے ترانے سننے  
سے محفوظ ہو گئے۔ اس میں قرآن اور اللہ کے نام اور پیغمبر پر درود پڑھنے کی آواز  
ہے۔ اس کا دل و دماغ محفوظ ہو گیا کہ ان میں اب خدا کے گھر میں عبادت تلاوت  
انابت کی فکر و سوچ پیدا ہو گئی اور پھر فرمایا وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ  
الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا معتکف کو اعتکاف میں نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جیسے نیکی کرنے  
والوں کو ثواب ملتا ہے۔ یعنی جن کاموں سے یہ اعتکاف کی وجہ سے رک گیا ہے ان کا  
اس کو ثواب ملتا ہے جیسے یہ مریض کی عیادت کرنے سے رکھا ہوا ہے کسی بیوہ یتیم محتاج  
کے پاس جا کر تعاون کرنے سے رکھا ہوا ہے۔ باہر جا کر تبلیغ کرنے سے رکھا ہوا ہے۔  
ان سب کا اس کو ثواب ملتا ہے۔

## حضرت عائشہؓ کے امت پر احسانات

لیلۃ القدر رمضان میں ہوتی ہے۔ یہ بات حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ سے سن کر بتائی۔ لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یہ بات حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ سے سن کر بتائی۔

رمضان کے آخری عشرہ میں پیغمبر اللہ کی عبادت میں بیداری میں بہت جدوجہد کرتے اور اپنے اہل کو بھی عبادت کیلئے بیدار کرتے۔

پیغمبر کی اس عبادت کا انداز حضرت عائشہؓ نے پیغمبر ﷺ کو دیکھ کر بتایا۔

رمضان کے آخری عشرہ میں پیغمبر کا اعتکاف بیٹھنا۔ یہ حضرت عائشہؓ نے دیکھ کر بتایا۔ جس سے ہمیں معلوم ہوا کہ اعتکاف پیغمبر ﷺ کی سنت ہے۔ یہ تیری میری روحانی امی عائشہؓ کے احسانات ہیں امت قیامت تک انکا بدلہ نہیں چکا سکتی۔

## لیلۃ القدر کی علامات

جو روایات میں ذکر کی گئی ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات صبح کو جب سورج طلوع ہوگا۔ اس میں شعاع نہ ہوگی یعنی روشنی کم ہوگی وہ رات معتدل ہوگی۔ نہ زیادہ سردی ہوگی نہ زیادہ گرمی ہوگی۔ اس رات میں کتوں کی بھونک نہ ہوگی۔

اس رات میں فرشتے شب بیدار سے مصافحہ کرتے ہیں۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اس کو عبادت میں سکون آتا ہے۔ دل میں نرمی آتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو لیلۃ القدر کے پالنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اس رات کے انوارات سے فیض یاب فرمائے اور اس کی قدر دانی کی توفیق دے اور ہر ایک کو اعتکاف کی دولت کا ذوق عطا فرمائے ہر ایک کے گناہ معاف فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل ذکر اللہ

از افادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و تفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم و درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راجنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریفیہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
Web: www.shakhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939-448

## فضائل ذکر اللہ

ذکر اللہ پر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ پیش کی جاتی ہیں جس سے ذکر کرنے کی فضیلت و اہمیت معلوم ہوتی ہے

### آیات قرآنیہ

(۱) فَادْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ

(پ ۲ ع ۲ آیت ۱۵۳ بقرہ)

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

(۲) وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

(پ ۳ ع ۱۲ آیت ۱۴۱ ال عمران)

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کریں اور صبح و شام تسبیح کیجئے۔

(۳) الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيْمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ .

(پ ۳ ع ۱۱ آیت ۱۹۱ ال عمران)

عقل مند وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹے ہوئے۔

(۴) وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّ ذُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

بِالْعُدُوِّ وَاْلَاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ . (پ ۹ آیت ۲۰۵ اعراف)

اور اپنے رب کو دل میں یاد کرو اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی

بھی ہو اور اللہ کا خوف بھی ہو صبح کو اور شام کو یاد کرو اور غافلین سے نہ ہو

(۵) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

اٰيٰتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ . (پ ۹ آیت ۲ انفال)

ایمان والے وہی لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرجاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(۶) وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ

(پ ۱۳ آیت ۲۷ رعد)

جو اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو اللہ ہدایت دیتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

(۷) أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (پ ۱۳ آیت ۲۸ رعد)

خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۸) وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ (پارہ ۲۱ آیت ۳۵ عنکبوت)

اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

(۹) وَالذِّكْرَيْنَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالذِّكْرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا

عَظِيمًا. (پ ۲۲ آیت ۳۵ احزاب)

اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا . وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

وَأَصِيلًا (پ ۲۲ آیت ۳۱، ۳۲ احزاب)

اے ایمان والو تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(۱۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (پارہ ۲۸ آیت ۹ منافقون)

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہ خسارہ میں پڑنے والے ہیں۔

(۱۲) رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(پارہ ۱۸ آیت ۳۷ نور)

یعنی ایمان والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اللہ کے ذکر کرنے سے خرید و فروخت غفلت میں نہیں ڈالتی۔

(۱۳) قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى.

(پ ۳۰ آیت ۱۳، ۱۵ اعلیٰ)

بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو برے اخلاق سے پاک ہو اور اپنے رب کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

(۱۴) وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَئِلُ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً (پارہ ۲۹ آیت ۸ مزمل)

اپنے رب کا نام لیتے رہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔

(۱۵) وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلاً. (پ ۲۹ آیت ۲۵ دھر)

اور اپنے رب کا نام صبح و شام لیجئے

### احادیث نبویہ

(۱) عن ابی موسیٰؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (رواه البخاری)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے

اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے

ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجِي لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. (رواه الترمذی)  
حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عذاب قبر سے  
نجات دلانے والا کوئی عمل ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
اكثر واذا ذكر الله حتى يقولوا مجنونون. (رواه احمد)  
حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر اتنی  
کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔

(۴) عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول  
الدنيا ملعونة وملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعالما ومتعلما  
(رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے  
فرمایا جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے یعنی اللہ کی رحمت سے دور مگر اللہ کا ذکر اور وہ  
چیز جو اس کے قریب ہو یعنی اس میں معاون ہو اور عالم اور طالب علم۔

(۵) عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول  
لكل شيء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله (رواه البيهقي)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کے لئے صفائی  
ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی ذکر الہی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشيطان



جائِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَشَوَّسَ  
(رواہ البخاری)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان، آدمی کے دل پر جما ہوا ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أَعْيُنِ الْإِسْلَامِ  
قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اتَّشَبْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا  
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا  
اسلام کے احکام تو بہت ہیں مجھے تو ایسی چیز کی خبر دیں جس کے ساتھ چمٹ جاؤں تو  
آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الہی کے ساتھ تر رہے۔

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا  
لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبْرَةً وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ  
فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبْرَةً (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مجلس میں  
بیٹھے اور اس میں اللہ کو یاد نہ کرے تو اس پر یہ بیٹھنا اللہ کی طرف سے افسوس و نقصان  
ہوگا اور جو شخص اپنے سونے کی جگہ میں اس طرح لیٹے کہ اللہ کو یاد نہ کرے تو اس پر بھی  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقصان ہوگا۔

(۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى الْأَعْمَالِ  
الْفُضْلُ فَقَالَ أَنْ تَفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ بِذِكْرِ اللَّهِ. (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تجھے موت آئے اور تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

(۱۰) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق المَفرِّ ذُوْنَ قالوا وما المفردون ..... یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون یعنی آگے جانے والے سبقت لے گئے تو صحابہؓ نے کہا مفردون کون ہیں؟ فرمایا وہ مرد و عورتیں جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔

(۱۱) عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ. (رواہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت نہیں آئے گی جب تک زمین ایسی نہ ہو جائے کہ اس میں اللہ اللہ نہ کہا جائے۔

(۱۲) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول اللہ یا ابن آدم انک اذا ذکرْتَنی شکرْتَنی واذا نسیْتَنی کفرتَنی.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے اے اولاد آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میری نعمت کا شکر کرتا ہے اور جب تو مجھے بھلا دیتا ہے تو میری نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

(۱۳) عن ابن عباسؓ قال قال رجلٌ یا رسول اللہ من اولیاء اللہ قال الذین اذا رُوُوْذُ ذکر اللہ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔

(۱۴) عن جابرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الذكر لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله (رواه الترمذی)  
حضرت جابرؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر ذکر لا اله الا الله ہے اور سب سے بہتر دعا الحمد لله ہے۔

(۱۵) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول انا مع عبدي اذا ذكرني وتحررت بي شفقتاه. (رواه البخاری)  
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت مجھ کو یاد کرتا ہے اور ذکر کے ساتھ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق شامل حال ہوتی ہے اس کے لئے جو زبان و دل سے اللہ کو یاد کرتا ہے

## اللہ کے نام کی عظمت

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا جس کے گناہوں کے ننانوے دفتر ہوں گے جو ترازو میں رکھے جائیں گے اور نیکیوں والا پلڑا خالی ہوگا۔ تو اللہ فرمائیں گے اے فرشتو میرے پاس اس کا ایک نیک عمل ہے جو اس کے ترازو میں رکھ دیا جائے۔ وہ بندہ کہے گا یا رب ماہذہ البطاقہ، اے میرے رب یہ چھوٹی سی پرچی مجھے کیا بچائے گی؟

لیکن وہ پرچی جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہو گا وہ ترازو کو جھکا دے گی اور بندے کو جنت کا وارث بنا دے گی۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے  
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

## اللہ اور بندے کی دوستی

اللہ بندے کو خودیاری اور دوستی کی دعوت دیتے ہیں۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں، فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ،

(البقرہ: ۱۵۳)

اے بندہ تو میرا بن، میں تیرا بن جاؤں گا،

تو میرے گیت گا میں تیرے گیت گاؤں گا،

تو مجھے یاد کر، میں تجھے یاد کروں گا،

تو مجھے دل میں یاد کر، میں تجھے دل میں یاد کروں گا،

تو مجھے تنہائی میں یاد کر، میں تجھے تنہائی میں یاد کروں گا،

تو مجھے محفل میں یاد کر، میں تجھے محفل میں یاد کروں گا

تیری محفل میں انسان ہوں گے، میری محفل میں فرشتے ہوں گے

تیری محفل فرش پر ہوگی، میری محفل عرش پر ہوگی۔

زمین پر تو مجھے یاد کرے گا، عرش بریں پر میں تجھے یاد کروں گا۔

اللہ فرماتے ہیں۔

اے بندہ تو میرا فرماں بردار بن، میں مخلوق کو تیرا فرماں بردار بناؤں گا۔

تو اپنے دل میں میری محبت پیدا کر، میں مخلوق کے دل میں تیری محبت پیدا کروں گا۔  
تو میرا دیوانہ بن، میں زمین آسمان والوں کو تیرا دیوانہ بناؤں گا۔  
اور رب اعلان فرماتے ہیں۔

اے میرے بندے تو میری طرف ایک قدم بڑھائے گا۔  
میں تیری طرف دو قدم بڑھاؤں گا۔

تو ایک بالشت بڑھے گا، میں دو بالشت بڑھوں گا۔

تو میری طرف ایک گز بڑھے گا، میں دو گز بڑھوں گا۔

تو چل کے آئے گا، میں دوڑ کے آؤں گا۔

تو زمین بھر کے گناہ لائے گا، میں زمین بھر کے مغفرت لاؤں گا۔

میرے بندے، تیرے آنے میں دیر ہے،

رحمت کے دریا میں غوطہ دے کر گناہوں کی معافی اور بخشش میں کوئی دیر نہیں۔

غیب سے صدا اور ندا آرہی ہے، ہر لمحہ اور ہر آن آرہی ہے۔

انسان، تیرے آنے میں دیر ہے

ہاتھ اٹھانے میں دیر ہے،

دامن پھیلانے میں دیر ہے۔

آنکھ سے آنسو بہانے میں دیر ہے

زور و کے مجھ رب رحمان سے مانگنے میں دیر ہے

میری عطا اور بخشش میں کوئی دیر نہیں ہے۔

کس کی آہٹ ہوئی دل کے دریچے کے قریب

کون یادوں میں دبے پاؤں چلا آتا ہے

آج دنیا کہتی ہے جناب مسجد میں نہ جانا، مدرسہ میں نہ جانا، خانقاہ میں نہ جانا، تبلیغی مرکز میں نہ جانا۔ اللہ والوں کے قدموں میں نہ بیٹھنا۔

میں نے پوچھا کیا ہوگا، کہتے ہیں وقت ضائع ہوگا، دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے، ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دے پاؤ گے، دنیا کے قدم سے قدم ملا کر، کندھے سے کندھا ملا کر چل نہیں پاؤ گے،

میں نے کہا، جو مال و دولت، اللہ کے نام سے، اللہ والوں کے قدموں میں، ذکر اللہ کی محفل میں حاصل ہوتا ہے وہ بادشاہوں کے خزینے سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُفِّي بَلْغُوْا مِنْ رُؤْيَا جَانِ

لَا إِلَهَ إِلَّا ضَرْبُ اسْتِ وَضَرْبُ كَارِي اسْتِ

ہم نے یہ نکتہ سنا اک مرد حق آگاہ سے

پھر گیا اس سے زمانہ جو پھرا اللہ سے

### ذکر اللہ پر چار انعام

حدیث شریف میں آتا ہے جو آدمی ایک مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہے اللہ رب العزت اُسے چار انعام عطا فرماتے ہیں۔ اگر آپ عمر بھر کمائیں، نسلیں کمائیں، صدیاں گزر جائیں بڑھ کے کہتا ہوں، اگر وقت کے مالدار اور شہنشاہ بھی دینے پر آئیں تو اتنا مال اور دولت نہیں دے سکتے۔ جتنا میرا رب رحمان صرف ایک منٹ میں صرف ایک مرتبہ اپنا نام لینے پر عطا فرما دیتے ہیں۔

صرف ایک مرتبہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے پر پروردگار چار انعام عطا فرماتے ہیں۔

## پہلا انعام

جنت میں ایک محل تیار کر دیا جاتا ہے جو زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہوتا ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہوتی ہے گارنشک، عنبر اور کافور کا ہوتا ہے!

## دوسرا انعام

جنت میں ایک وسیع و عریض درخت لگا دیا جاتا ہے، جس کی وسعت ایک مہینہ کی مسافت سے زیادہ ہوگی اگر کوئی شاہ سوار اپنے گھوڑے پر سوار ہو اور گھوڑے کو ایڑ لگائے، اور ایک مہینہ کی مسافت گھوڑے کو دوڑائے، تو گھوڑا تھک جائے گا، شاہ سوار رک جائے گا مہینہ ختم ہو جائے گا لیکن اُس درخت کا سایہ اور چھاؤں ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔

## تیسرا انعام

زمین و آسمان کی لامحدود فضاؤں اور وسعتوں کو رب رحمان ثواب سے بھر دیتے ہیں۔

## چوتھا انعام

میزان عدل میں ثواب والا پلڑا بھاری ہو کر نیچے جھک جاتا ہے اور گناہوں والا پلڑا ہلکا ہو کر اوپر اٹھ جاتا ہے۔ اور انسان اپنے رب رحمان کی جنت کا وارث اور مالک بن جاتا ہے۔

اسی لئے میرے نانا جان بڑے حضرت درخواستی رحمہ اللہ علیہ گلی گلی نگر نگر یہی صدا لگاتے پھرتے تھے سب کہو سبحان اللہ

اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے لوگو، تمہارے حلوے اور مٹھائی

میں وہ لطف اور مزرہ نہیں جو میرے اللہ کے نام میں لطف اور مزرہ ہے۔  
 دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو  
 عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

### مجلس ذکر پر چھ انعام

حدیث شریف میں آتا ہے جو لوگ ذکر اللہ کے لئے مجلس سجاتے ہیں اور مل کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کی طرف سے انہیں چھ اعزاز و انعام ملتے ہیں۔

(۱) حَفَّتُهُمُ الْمَلَائِكَةُ، زمین سے لے کر آسمان تک فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

(۲) غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔

(۳) نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، اطمینان، وقار اور سکینت، ان پر نازل ہوتی ہے۔

(۴) ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَنْ عِنْدَهُ، اللہ ان کا تذکرہ ملائکہ مقربین میں کرتے ہیں۔

(۵) يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، اللہ ان کی وجہ سے ملائکہ مقربین پر فخر فرماتے ہیں۔

(۶) هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يُشْقَى جَلِيسُهُمْ، وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی خیر سے محروم نہیں رہتا۔

رشک کرتا ہے فلک ایسی زمیں پر اسد

جس پر دوچار گھڑی ذکرِ خدا ہوتا ہے

### دنیا ذکر اللہ کی وجہ سے قائم ہے

آج دنیا کا ہر طبقہ دعویٰ دار ہے کہ دنیا ہماری وجہ سے قائم ہے  
 کاشتکار دعویٰ کرتا ہے دنیا میری وجہ سے قائم ہے، کیونکہ میں اناج اور غلہ اگاتا ہوں  
 اگر میں اپنا عملی کام چھوڑ دوں تو دنیا بھوکے مر جائے۔



تاجر دعویٰ کرتا ہے دنیا میری وجہ سے قائم ہے۔ کیونکہ اگر میں اناج و غلہ، فروٹ و سبزی، کپڑا برتن و دیگر سامان علاقوں اور شہروں منڈیوں اور بازاروں تک نہ پہنچاؤں تو دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔

سیاستدان اور حکمران دعویٰ داری ہیں کہ دنیا ہمارے دم قدم سے قائم ہے کیونکہ امن و امان، اور ریاست کے تمام اداروں کو ہم نے سنبھال رکھا ہے اگر ہم نظام کو نہ سنبھالیں تو یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔

اسی طرح دنیا کے دوسرے طبقات بھی دعویٰ داری ہیں۔ کہ دنیا کے نظام کو ہم نے قائم رکھا ہوا ہے۔ لیکن آئیے جس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اس سے پوچھتے ہیں کہ دنیا کس وجہ سے قائم ہے۔ تو حدیث شریف میں آتا ہے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ (رواہ مسلم عن انس)

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک دنیا میں اللہ کا نام اور اللہ کی یاد باقی ہے۔

خَيْالِكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرِكَ فِي فَمِي

وَمَثْوَاكَ فِي قَلْبِي فَأَيْنَ تَغِيْبُ

تیری صورت میری نگاہوں میں سمائی ہے اور تیرا ذکر میری زبان پر جاری ہے  
تیرا ٹھکانہ میرے دل میں ہے اب تو کہاں غائب ہو سکتا ہے

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں

اک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کے لئے

دنیا کی ہر چیز ذکر اللہ میں مصروف ہے

ذکر اللہ بہت ہی قیمتی اور اعلیٰ چیز ہے اور اعمال میں سب سے زیادہ افضل ہے

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تمام اعمال کی روح ذکر اللہ ہے اور اسی وجہ سے اعمال مقبول ہوتے ہیں اور اللہ کی یاد کے سوا نہ کوئی عمل مقبول ہوتا ہے اور نہ ہی اُس کی کوئی قدر و قیمت ہوتی ہے!

دنیا کی ایک ایک جُز میں ذکر اللہ سے زندگی اور بقا ہے اور اگر ذکر اللہ سے غفلت ہو تو پھر موت اور فنا ہے!

حدیث میں فرمایا گیا کہ چلتا ہوا پانی اللہ کا ذکر کرتا ہے اسی وجہ سے اُس میں حُسن اور خوبصورتی ہوتی ہے، دلکشی اور دل فریبی ہوتی ہے، ساز اور نغمگی ہوتی ہے، طہارت اور پاکیزگی ہوتی ہے جہاں ذکر اللہ سے غفلت ہوتی ہے وہاں پانی رُک جاتا ہے اور ایک جو ہڑ بن جاتا ہے، نجاست اور گندگی کی وجہ سے بدبودار ہو جاتا ہے اور لوگوں کی نفرت اور دُوری کا سبب بن جاتا ہے!

حدیث میں آتا ہے سرسبز و شاداب درخت اور کھیت ذکر اللہ میں مصروف رہتے ہیں جہاں یاد الہی سے غافل ہوتے ہیں خشک ہو جاتے ہیں، کاٹ دیئے جاتے ہیں اور ایندھن کے طور پر جلا دیئے جاتے ہیں۔ پھر اُن کی راکھ بھی ہواؤں اور فضاؤں میں گم ہو جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے نیا اور صاف ستھرا کپڑا بھی اللہ کی تسبیح کرتا ہے جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو اس پر میل کچیل غالب آ جاتا ہے، پہننے کے قابل نہیں رہتا، وجود سے اتارا جاتا ہے، دور کہیں پھینکا جاتا ہے۔ پھر دھو بی کے حوالے کیا جاتا ہے وہ اُسے دھو بی پڑا مارتا ہے پھینٹی لگاتا ہے، اس کے میل کچیل کو ختم کر کے پاک صاف کرتا ہے، اور اگر دھو بی گنگوہ یا تھانہ بھون کا یا دین پورا اور مسکین پور کا ہو اللہ والوں کی محفل میں بیٹھا ہو تو ساتھ میں الا اللہ کی ضرب بھی لگاتا ہے اور کپڑے کے ظاہر و باطن کو

صاف کر کے اس کا ذکر اللہ پھر سے جاری کر دیتا ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے لکھا جب وہ خان پور، دین پور تشریف لائے حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ کے بیعت ہوئے کہ میں نے دین پور میں یہ منظر دیکھا کہ دروازے پر آنے والا بھی الا اللہ کی ضرب لگاتا تھا اور جواب دینے والا بھی الا اللہ کی ضرب لگاتا تھا اور پوری بستی الا اللہ کی ضرب سے گونجتی رہتی تھی اسی طرح انسان کی بھی ظاہری و باطنی، جسمانی و روحانی، پاکیزگی و صفائی ذکر اللہ سے قائم ہے جہاں ذکر اللہ سے غافل ہوا ظاہر و باطن میلا ہوا، دل پر غبار اور اندھیرا چھانے لگا، رب کی رحمت سے دور جانے لگا، اپنی دنیا اور آخرت برباد کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ ہر چیز کی زندگی ذکر اللہ اور یاد الہی سے ہے اور ذکر اللہ سے غفلت موت ہے۔

اسی لئے ہر انسان کو ہر وقت ذکر اللہ میں مصروف رہنا چاہئے

زبان ذکر اللہ میں مصروف رہے اور دل یاد الہی میں مشغول رہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلمان نہیں راگھ کا ڈھیر ہے

## دنیا کی سب سے لذیذ چیز

دنیا کی سب سے لذیذ چیز اللہ کی ذات کی معرفت اور پہچان ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے دنیا والے دنیا کی زندگی گزار کر آخرت کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں لیکن افسوس دنیا کی سب سے لذیذ چیز کے مزے سے محروم رہ جاتے ہیں پوچھا گیا وہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا، اللہ کی معرفت، اللہ کی یاد، اللہ کی پہچان۔ دنیا میں چکن، مٹن، بریانی، حلوہ، مٹھائی، سیر و سیاحت، ہر چیز کے مزے لئے

لیکن معرفتِ الہی کا مزہ نہ لیا تو سمجھو کچھ بھی مزہ نہ لیا۔

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن

بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کیے ہوئے

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

## آخرت کی سب سے لذیذ چیز

حدیث شریف میں آتا ہے جب سارے مؤمن لوگ جنت میں پہنچ جائیں گے اور ہزاروں سال جنت کا لطف اور مزہ اٹھالیں گے تب رب رحمان ارشاد فرمائیں گے تَرِيدُونَ شَيْئًا اَزِ يَدِكُمْ، جتنی مجھے بتاؤ؟ مزید کسی چیز کی طلب اور تڑپ باقی ہو میں رب رحمان عطا کرنے کو تیار بیٹھا ہوں کیونکہ میں میزبان ہوں، تم مہمان ہو جنت کا دسترخوان ہے۔ یہاں ہر آرزو اور خواہش پوری ہوگی کوئی خواہش ادھوری نہیں رہے گی۔ جنتی کہیں گے،

پروردگار، سب کچھ ملا، بن مانگے ملا، سوچ سے بڑھ کر ملا، وہم و گمان سے بالاتر ملا اب مانگیں تو کیا مانگیں، سوچیں تو کیا سوچیں، بولیں تو کیا بولیں۔ اور بعض روایات میں ہے کہ جنتی علماء سے مشورہ کریں گے تو علماء بتائیں گے جنت کی سب سے حسین اور عظیم نعمت کا حاصل ہونا ابھی باقی ہے جس کا وعدہ خود رب رحمن نے کیا ہے

اور وہ دیدارِ خداوندی ہے۔

تب رب رحمان، اپنی ذات کا دیدار کرائیں گے

اور پھر جنتی جنت کی بھی ساری نعمتیں بھول جائیں گے۔

اور جنتی کہیں گے، رہا، اب تو بس یہی آرزو اور خواہش ہے کہ ہر وقت تیری ذات کا دیدار کرتے رہیں۔

قرآن بھی کہتا ہے، لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ (یونس: ۲۶)  
یہاں حُسنیٰ سے مراد جنت ہے اور زِيَادَةٌ سے مراد دیدارِ خداوندی ہے  
اور ہم جنت کے اسی لئے طلب گار ہیں کہ ہمیں وہاں ذاتِ حق کا دیدار نصیب ہوگا۔  
اور پھر ربِ رحمن اعلان فرمادیں گے جنتیوں میں تم سے راضی ہو چکا اب میں کبھی ناراض  
نہیں ہوں گا۔

اسی لئے میں کہتا ہوں

میرے رب کے حُسن سے بڑھ کر کسی کا حُسن نہیں  
میرے رب کے جمال سے بڑھ کر کسی کا جمال نہیں  
میرے رب کے کمال سے بڑھ کر کسی کا کمال نہیں  
میرے رب کے پیار سے بڑھ کر کسی کا پیار نہیں  
میرے رب کے دیدار کی لذت سے بڑھ کر کوئی لذت دیدار نہیں  
آئیے، اسی ربِ رحمان کے عاشق صادق بنیں اور اسی کے دیدار کے طالب بنیں

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم  
صد شکر کہ ہستم میانِ دو کریم

عاشقان را روز محشر باقیامت کار نیست  
کارِ عاشق جز تماشائے یار نیست

## دل کو پتھر نہ بنا

بارش، پتھر اور مٹی دونوں پر برابر پڑتی ہے، لیکن پتھر کو اُس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، اور مٹی سے قسم قسم کے پھل پھول، سبزی اور فروٹ پیدا ہوتے ہیں اس لئے اپنے دل کو پتھر کا نہ بنائیں کہ اُس پر وعظ و نصیحت کی بارش کا اثر ہی نہ ہو اور ثمرات و نتائج حاصل نہ ہوں بلکہ اپنے دل کو مٹی کا بنائیں کہ اس پر وعظ و نصیحت کی بارش کا اثر ہو اور ثمرات و نتائج مرتب ہوں اور روٹھار ب راضی ہو جائے

کامل رہبر، قاتل رہزن  
دل سا دوست نہ دل سا دشمن  
چل دیئے سوئے حرم کوئے بُجاں سے مومن  
جب دیا رنج بتوں نے خدا یاد آیا  
نہ کہیں جہاں میں اماں ملی  
جو اماں ملی تو کہاں ملی  
مرے جرم خانہ خراب کو  
تیرے غمخو بندہ نواز میں

## سید اسماعیل شہیدؒ کا واقعہ

سید اسماعیل شہیدؒ نے دہلی کی جامع مسجد میں اڑھائی تین گھنٹے وعظ کیا فارغ ہوئے تو ایک آدمی نے جو ووردراز سے لمبا سفر کر کے دیر سے پہنچا تھا، مولانا سے پوچھا وعظ ہو گیا تو آپ نے جواب دیا ہو گیا، وہ بے چارہ مایوس ہو کر واپس پلٹنے لگا تو مولانا نے

اُسے روک لیا اور دوبارہ اڑھائی تین گھنٹے کا وعظ جو مجمع عام میں کیا تھا اُسی جوش و جذبہ اور تفصیل کے ساتھ ایک آدمی کو سنا دیا

کسی نے کہا ایک آدمی کو پورا وعظ سنا دیا، جواب دیا، پہلے بھی ایک کیلئے سنایا تھا اب بھی ایک کیلئے سنایا ہے

یعنی پہلے بھی اللہ کی رضا کے لئے سب کو سنایا تھا

اب بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک کو سنایا ہے

ترا در ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو تیرا گھر ہو

تمنا مختصر سی ہے، مگر تمہید طولانی

### حضرت بشر حافیؒ کا واقعہ

ایک اللہ والا بشر حافی، جا رہا تھا، زمین پر کاغذ کا ایک ٹکڑا پڑا تھا، اٹھا کر دیکھا تو اُس پر لفظ ”اللہ“ لکھا تھا

اللہ کے ساتھ اُسے پیار جو تھا، محبت جو تھی، وفا کا رشتہ جو تھا کاغذ کو اٹھایا، آنکھوں سے لگایا، ہونٹوں سے لگایا، سینے سے لگایا، اور خوشبو سے معطر کر کے بلند جگہ پر رکھ دیا، غیب سے صدا اور ہدا آئی،

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام کا احترام کیا میرے نام کو بلند کیا، میرے نام کو بلند جگہ پر رکھا، میرے نام کو پاؤں سے لے کر سر تک بلند کیا،

دیکھ لینا، میں تیرے نام کو فرش سے لے کر عرش تک بلند و بالا کر دوں گا

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام کو خوشبو سے معطر و مطہر کیا

دیکھ لینا میں تیرے نام کی خوشبو مشرق و مغرب، شمال و جنوب، عرب و عجم، کل کائنات

میں پھیلا دوں گا

اے اللہ والے، آج تو نے میرے نام اور میری ذات کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دی  
دیکھ لینا، میں تیرے نام اور تیری ذات کی محبت زمین آسمان والوں کے دلوں میں  
بھردوں گا

دل کی تھیں جن سے بستیاں آباد  
اب کہاں ہیں وہ ہستیاں آباد

اللہ ہو کے بڑے مزے

حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

اللہ ہو، کے بڑے مزے، جو چاہے چکھ لے

یعنی اللہ ہو پڑھ لے اور مزے چکھ لے

اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

سب کہو سبحان اللہ

حافظ الحدیث حضرت درخواسی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اور گلی گلی نگر نگر یہی صدا لگایا

کرتے تھے، سب کہو سبحان اللہ

سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ

اللہ کا میٹھا نام

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

لوگو، تمہارے حلوے اور میٹھائی میں وہ لطف اور مزہ نہیں



جو میرے اللہ کے نام میں لطف اور مہرہ ہے

اللہ، اللہ، اللہ

## اللہ کا ذکر

ہم اللہ کا ذکر ایسے کریں

جب ہم اللہ کا ذکر کریں تو ہمارا پورا وجود زبان بن جائے

جب ہم اللہ کا ذکر کریں تو ہمارا پورا وجود کان بن جائے

جب ہم اللہ کو یاد کریں تو ہمارا پورا وجود دل بن جائے

یاد رکھو تو دل کے پاس ہیں ہم

بھول جاؤ تو فاصلے ہیں بہت

## عالم کی تسبیح

عالم چار ہیں۔

(۱) عالم ناسوت۔ یہ انسانوں کا عالم ہے۔ جب تک انسان دنیا میں کھانے پینے اور دیگر شہوات بشریہ میں پھنسا ہوا ہے۔ تو وہ عالم ناسوت میں ہے۔ اس لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تسبیح عالم ناسوت کی تسبیح ہے کیونکہ عالم ناسوت میں دنیوی تعلقات موجود ہیں اس لئے سالک ذکر کے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں غیر اللہ کی نفی اور إِلَّا اللَّهُ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے اثبات کا تصور کرے گا۔

(۲) عالم ملکوت۔ یہ فرشتوں کا عالم ہے اور فرشتے ہوائے نفسانی، خواہشات انسانی اور وسوسے شیطانی سے پاک ہیں۔ اس لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تسبیح عالم ملکوت کی تسبیح ہے۔ کیونکہ عالم ملکوت میں دنیوی تعلقات موجود نہیں ہیں۔ اس لئے سالک ذکر کے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی تسبیح یعنی غیر اللہ کی نفی کی بجائے صرف اِلَّا اللہ کی تسبیح پڑھے گا یعنی صرف اللہ کی ذات کے اثبات کا تصور کرے گا۔

(۳) عالم جبروت۔ یہ اللہ کی صفات کا عالم ہے اور اللہ کی ذات مستجمع لجميع صفات الکمال ہے۔ اس لئے اللہ کی تسبیح عالم جبروت کی تسبیح ہے اور سالک ذکر کے وقت اللہ کی صفات کمال میں مستغرق ہو جاتا ہے۔

(۴) عالم لاہوت۔ یہ اللہ کی ذات کا عالم ہے۔ لاہوت اصل میں لاہو، اِلَّا هُوَ ہے۔ اس لئے ہُو، عالم لاہوت کی تسبیح ہے کیونکہ ہُو، ضمیر نہیں ہے بلکہ اسم ذات ہے اور جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو اسم و رسم سے مبرا ہو جاتا ہے۔ وہم و خیال سے منزہ ہو جاتا ہے اور اللہ کی ذات میں گم ہو جاتا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک یہ کیفیت ”آنی“ ہے۔ یعنی ایک آن کے لئے آتی ہے اور پھر چلی جاتی ہے اور بعض حضرات کے نزدیک یہ کیفیت ”زمانی“ ہے یعنی کچھ دیر باقی رہتی ہے۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو

فکرِ باطل کیا ہے، غارت گرِ باطل بھی تو

اللہ رب العزت ہم سب کو ہر وقت اپنے ذکر اور اپنی یاد کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل اکمل اللہ

ازادفات

شیخ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین  
شیخ الحدیث والتفسیر خطیب اسلام

حما د اللہ درخواستی مدظلہ علوم درخواستی  
پیر طریقت حضرت مولانا امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء و اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریفیہ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع چیمبر پور  
پوسٹ نمبر 5

Web: www.shaikhedarkhwasti.org. Mob: 0300-0939446

## فضائل اہل اللہ

### اہل اللہ کی شان

اللہ رب العزت سورہ یونس میں ارشاد فرماتے ہیں  
إِلَّا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

یہ اولیاء کی شان ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

یہ اولیاء کی پہچان ہے

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

یہ اولیاء کا انعام ہے

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ

یہ سنت اللہ کا اعلان ہے

ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

یہ نتیجہ کا بیان ہے

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ کے دوست نہ ان پر خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین

ہوتے ہیں (کیونکہ وہ اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہیں) جو لوگ ایمان لائے اور

پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں

اللہ کی باتوں میں یعنی وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی

یہ بڑی کامیابی ہے (جو اولیاء کو حاصل ہوئی)

ترمذی میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ اِيَسَ لَوِغُوں كَ لَئِ مِي رِي مَحَبَّتِ وَ اَجِبْ هُو كِي  
لِلْمُتَحَابِّينَ فِيْ جَو اِي كِ دُو سَرِ سَ مَحَبَّتِ كَر تَ هِي مِي رِي رِضَا كِي خَا طَر  
وَ الْمُتَجَالِسِيْنَ فِيْ اِي كِ دُو سَرِ كَ سَا تَهْلِ مِ بِيْطَهْتِ هِي مِي رِي رِضَا كِي خَا طَر  
وَ الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيْ اِي كِ دُو سَرِ كِي زِيَارَتِ كَر تَ هِي مِي رِي رِضَا كِي خَا طَر  
وَ الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيْ اِي كِ دُو سَرِ پَر خَرْجِ كَر تَ هِي مِي رِي رِضَا كِي خَا طَر

أَحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمُ  
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صِلَا حَا  
أَوْلِيكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ  
إِذَا جَمَعْتَنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعِ  
تمنا درد دل كِي هُو تُو كَر خَدْمَتِ نَفِي رُوں كِي  
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں كَ خَزِي نُوں مِيں  
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں كِي ارادَتِ هُو تُو دِكِه ان كو  
يَدِي ضَا لَئِ مِي رِي هِي آسْتِي نُوں مِيں  
نہ تَحْتِ وَ تَا جِ مِيں نَ لَشْكِرِ سَ پَا هِ مِيں هِے  
جُو بَاتِ مَرِدِ قَلَنْدَرِ كِي بَار كَا هِ مِيں هِے  
حَالَاتِ كَ قَدَمُوں پَ قَلَنْدَرِ نَ هِيں گَر تَا  
ٹُو ئَ بَ هِي جُو تَارَا تُو زِي مِيں پَ نَ هِيں گَر تَا  
گَر تَ هِيں بُو سُو قِ سَ سَمَنْدَرِ مِيں دَرِيَا  
لِي كِنِ كِ سِي دَرِيَا مِيں سَمَنْدَرِ نَ هِيں گَر تَا

پانی پانی کرگئی مجھ کو قلندر کی یہ بات  
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن  
خدا کی یاد میں دنیائے ذوں سے جو منہ موڑے ہیں  
وہی لوگ اچھے ہیں مگر افسوس تھوڑے ہیں

## اہل اللہ کی صحبت

اہل اللہ کی محفل، مجلس و ماحول کا دلوں پر اثر ہوتا ہے  
اہل اللہ کی ملاقات، دیدار و زیارت کا دلوں پر اثر ہوتا ہے  
اہل اللہ کی گفتگو، بیان و کلام کا دلوں پر اثر ہوتا ہے  
اہل اللہ کے ظاہر، لباس، چال، ڈھال کا دلوں پر اثر ہوتا ہے  
اہل اللہ کے باطن، قلب و جگر، دل و دماغ کا دلوں پر اثر ہوتا ہے  
اہل اللہ کی صحبت سے، اخلاق کے رنگ اور زندگی کے ڈھنگ تبدیل ہو جاتے ہیں  
اہل اللہ کی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے لوہے کو آگ میں ڈالا جاتا ہے  
لوہا، جب اُس پر میل کچیل چڑھ جاتی ہے، زنگ آلود ہو جاتا ہے  
اُس میں کچی اور ٹیڑھا پن، پیدا ہو جاتا ہے تو پھر لوہے کو آگ کی صحبت میں رکھا جاتا ہے!  
آگ کی گرمی، حرارت اور تپش سے اولاً لوہے کی میل کچیل ختم ہوتی ہے اور زنگ اُترتا ہے  
دوسرے نمبر پر لوہے کی کچی اور ٹیڑھا پن ختم ہوتا ہے  
تیسرے نمبر پر آگ کا رنگ لوہے پر غالب آ جاتا ہے اور لوہا بھی سرخ نظر آنے لگتا ہے!  
اور پھر لوہا بھی آگ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے  
اسی طرح جب گناہوں کی میل کچیل سے دل خاک آلود، زنگ آلود ہو جائے

اور غلط آرزوؤں اور خواہشوں سے دل میں کجی اور ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے  
 تو اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے  
 کیونکہ اللہ والوں کے دلوں میں عشق کی آگ جل رہی ہے  
 اس آگ کی گرمی، حرارت اور تپش سے  
 اولادلوں کا میل کچیل ختم ہوگا اور رنگ اترے گا،  
 دوسرے نمبر پر دلوں کی کجی اور ٹیڑھا پن ختم ہوگا،  
 تیسرے نمبر پر دل بھی، صبغۃ اللہ، کے رنگ میں رنگا جائے گا،  
 اور اس پر اللہ والوں کے عشق کی آگ غالب آجائے گی اور بات بن جائے گی  
 جو آگ کی خاصیت وہی عشق کی خاصیت  
 اک خانہ بہ خانہ، اک سینہ بہ سینہ

کسی کا سوز میرے دل کو نرم کیوں نہ کرے  
 میں نے آگ سے لوہا پگھلتے دیکھا ہے

اک لفظ محبت کا اونٹی یہ فسانہ ہے  
 سنے تو دل عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

اللہ تک پہنچنے کے راستے

آج دنیا پوچھتی ہے ہمیں ہمارا خدا کیسے ملے گا؟  
 اُس کا پیار کیسے ملے گا، اُس کا قرب کیسے ملے گا؟  
 اُس کی محبت کیسے حاصل ہوگی؟

- میں نے کہا، خدا تک پہنچنے کے چند راستے اور طریقے ہیں
- (۱) پہلے خودی کو معاف، پھر خود کو معاف، پھر تجھے تیرا خدا مل جائے گا
- جب تک خودی باقی ہے، جب تک خود پر نظر باقی ہے، تب تک خدا نہیں ملے گا
- (۲) رمضان کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا
- (۳) قرآن کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا
- (۴) نبی آخر الزمان کو راضی کر تجھے تیرا خدا مل جائے گا
- (۵) *وَ اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً*. (مزمّل : ۸)
- رب کو ایسے یاد کرو، کہ پہلے خود کو مخلوق سے جدا کرو پھر خود کو خود سے بھی جدا کر دو
- تب تمہارا رب تمہیں نظر آ جائے گا
- (۶) *حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرو*
- تمہارا اللہ تم کو مل جائے گا
- (۷) اللہ کے انعاموں پر شکر کرو اور امتحانوں پر صبر کرو
- تمہارا خدا تمہیں مل جائے گا
- (۸) *مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ*
- جس نے اپنے آپ کو فنا کے ساتھ پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچان لیا۔
- (۹) کثرت ذکر اللہ، چلتے پھرتے اللہ کا نام و روزبان رہے، رب مل جائے گا
- (۱۰) صحبت اہل اللہ، اللہ والوں کی محفل و مجلس میں شریک ہو، رب مل جائے گا
- (۱۱) *تفکرنی خلق اللہ، اللہ کی تخلیق میں غور و فکر کرو، رب مل جائے گا*
- وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا*
- (آل عمران: ۱۹۱)



قول بایزید بسطامیؒ۔ فرماتے ہیں، پہلے یہ حال تھا خدا کو تلاش کرتا تھا اور قدم قدم پر خود کو پاتا تھا اور اب یہ حال ہے خود کو تلاش کرتا ہوں اور قدم قدم پر خدا کو پاتا ہوں۔

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا  
میں ہلاک جادوئے سامری تو قتل شیوہ آزری  
میں نوائے سوختہ درگلو، تو پریدہ رنگ رمیدہ نُو  
میں حکایت غم آرزو، تو حدیث ماتم دلبری  
میرا عیش غم، میرا شہد سَم، میری بُود، ہم نفس عدم  
تیرا دل حرم، گردِ عجم، تیرا دیں، خریدہ کافری  
دَمِ زندگی، رَمِ زندگی، غمِ زندگی، سَمِ زندگی  
غمِ رَم نہ کر، سَمِ غم نہ کھا، کہ یہی ہے شانِ قلندری

## شریعت کا ادب

حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا گیا آپ کو یہ مقام اور درجہ کیسے ملا تو فرمایا میں اپنی ہدایت و رہنمائی کیلئے کسی ولی کی تلاش میں تھا مجھے بتایا گیا کہ فلاں شہر میں ایک اللہ والا رہتا ہے میں اس کی تلاش میں اس کے شہر تک پہنچ گیا جب میں اس کی زیارت کے لئے اس کی مسجد میں پہنچا تو وہ اپنے گھر سے جو مسجد کے سامنے تھا باہر نکلا اور مسجد کی طرف قبلہ رُخ تھوک دیا اور احترامِ قبلہ کو مد نظر نہ رکھا تو میں نے دل میں سوچا،

جسے شریعت کا ادب نہیں وہ اللہ کا ولی کیسے ہو سکتا ہے؟

یہی سوچ کر میں واپس پلٹ آیا اس سے ملاقات نہیں کی

اسی رات مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی

آپ نے ارشاد فرمایا، اے بایزید،

تجھے شریعت کے ادب کی برکتیں نصیب ہو گئیں

فرماتے ہیں دوسرے دن اٹھا تو اُس مقام پر پہنچ گیا جس پر آج تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

## اللہ کا گھر

شیخ ابوسعیدؓ کی مجلس مسجد میں سچی تھی ایک بڑا آدمی ولایت کا دعویٰ اور ملاقات کیلئے حاضر

ہوا اور مسجد میں پہلے بایاں پاؤں رکھ کر داخل ہوا تو شیخ ابوسعیدؓ نے کہا اسے ہماری محفل

سے باہر نکال دو

جسے اللہ کے گھر میں قدم رکھنا نہ آیا اللہ بھی اس کے دل میں قدم نہ رکھے گا۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

از خدا جو نیم توفیق ادب

بے ادب محروم گشت از فضل رب

## مدارِ نجات اللہ کا فضل ہے

علامہ جلال الدین سیوطی نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا واقعہ ذکر کیا ہے جس نے

رہبانیت کی زندگی اختیار کی اور پہاڑ کی غار میں پانچ سو برس تک اللہ کی عبادت میں

مصروف رہا،

اللہ نے پہاڑ میں اتار کا درخت اُگا دیا اور پانی کا چشمہ جاری کر دیا، یہ عابد زاہد ہر روز

ایک انار کھاتا اور ایک کٹورہ پانی پیتا اور چوبیس گھنٹے اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا پانچ سو برس کی عبادت کے بعد حالت سجدہ میں اس کا انتقال ہوا جب اس کی روح کو فرشتوں نے اللہ کی دربار میں پیش کیا تو اللہ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندے میں نے تجھے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دیا اور جنت کا داخلہ عطا کیا، تو اس عابد کے دل میں کھٹکا اور دوسو سہ پیدا ہوا کہ میری بخشش اگر صرف اللہ کے فضل و کرم سے ہے تو میری پانچ سو سال کی محنت و مشقت اور عبادت کا صلہ کیا ہوا؟ اللہ تو دلوں کے حال جانتے ہیں اس لئے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے اس بندے کو جنت کی بجائے جہنم کی طرف لے جاؤ اور جہنم سے پانچ سو برس کی دُوری کے فاصلے پر کھڑا کر دو عابد کو اس مقام پر پہنچا دیا گیا، وہاں جہنم کا ایک جھونکا اور لپٹ آئی اور اس عابد کی روح خشک ہو گئی اور عابد گرمی کی حدت اور شدت میں پیاس پیاس چلانے لگا، اچانک غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں ٹھنڈے پانی کا ایک کٹورا موجود تھا، عابد بھاگتا ہوا وہاں پہنچا اور پانی کا طلب گار ہوا اور کہا خدا کے لئے میری بے بسی و بے کسی پر رحم کر دو اور مجھے پانی پلاؤ، جواب ملا۔ اس پانی کی ایک قیمت ہے پوچھا کیا قیمت ہے، جواب ملا، پانچ سو برس کی خالص عبادت، اگر قیمت ادا کر دی جائے تو ایک کٹورہ پانی مل سکتا ہے وگرنہ نہیں عابد نے کہا میرے پاس اس کی قیمت موجود ہے۔ میرے پاس پانچ سو سال کی خالص عبادت موجود ہے وہ تم لے لو اور یہ پانی مجھے دے دو، سو دا ہو گیا، عابد نے کٹورا لے کر پانی پی لیا اب جان میں جان آئی، اب دم میں دم آیا اب اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس عابد کو لاؤ اور میرے سامنے دوبارہ پیش کرو، اب یہ عابد سر جھکائے پانچ سو برس کی عبادت گنوائے، شرمندہ شرمندہ اللہ کے حضور پیش ہوا اور نگاہیں جھکا کر کھڑا ہو گیا اب اللہ نے کہا اے بندے تیری پانچ سو برس کی عبادت و ریاضت تو ایک

کٹورے پانی کے بدلے ختم ہوگئی، حساب برابر ہو گیا اب ذرا ہمارے اُن لاکھوں اٹاروں اور پانی کے کٹوروں کا حساب دے جو تو نے کھائے اور پیئے! اور دیگر ہزاروں، لاکھوں، احسانات و انعامات کا حساب دے تو اب عابد خوف سے کانپ گیا اور کہنے لگا اے میرے رب مجھے معاف کر دے۔ اے میرے رب مجھے بات سمجھ میں آگئی۔ میرا دنیا میں عبادت کرنا بھی تیرا فضل و کرم تھا اور آج میرا جنت میں داخل ہونا بھی تیرا فضل و کرم ہے۔

توبہ کی توفیق بھی، اسی در سے ملتی ہے  
یہ آخری بخشش بھی، اسی گھر سے ملتی ہے

### حضرت اولیس قرنی کا واقعہ

حضرت اولیس قرنی، یمن کے رہنے والے تھے، والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے، ہواؤں، فضاؤں، قافلوں کو پیغام دیتے کہ حضور تک میرا سلام پہنچا دینا میرے نبی نے کہا تھا اولیس کیا ہوا اگر دنیا میں تم سے ملاقات نہ ہو سکی، کل قیامت کے دن جنت میں ملاقات ہو جائے گی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اولیس سے عمرؓ اور علیؓ کی ملاقات ہوگی آپ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو اپنا خرقہ مبارک دیا اور ارشاد فرمایا جب تمہاری اولیس سے ملاقات ہو تو یہ خرقہ اُسے بطور ہدیہ کے پیش کرنا اور میری امت کی بخشش کے لئے اولیس سے دعا کرانا، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا کوفہ جانا ہوا اہل نجد سے معلومات حاصل کر کے اولیس سے ملاقات کی خرقہ مبارک پیش کیا اور امت کے لئے دعا کی درخواست کی حضرت اولیس قرنی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

خرقہ مبارک زیب تن کیا اور امت محمدیہ کی بخشش کے لئے خصوصی دعا فرمائی!  
حضرت اویس قرنی تین تین دن و رات مسلسل بغیر کھائے، پئے، سوئے  
اللہ کی عبادت میں مصروف رہتے

غزوہ اُحد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تو آپ نے اپنے  
تمام دانت توڑ دیئے کہ نہ جانے میرے محبوب کا کونسا دانت شہید ہوا ہے  
یہ ادب و محبت کا اعلیٰ مقام تھا!

شام ہونے کو ہے، جلنے کو ہے شمع محفل  
سانس لینے کی بھی فرصت نہیں پروانے کو

### حضرت حسن بصریؒ کا واقعہ

حضرت حسن بصریؒ نے ایک سو تیس صحابہ کرام کی زیارت فرمائی جن میں سے ستر بدری  
صحابہ تھے، آپ حسن بن علی کے شاگرد تھے آپ نے ستر سال تک علم و معرفت کی مجلس  
سجائے رکھی آپ ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ ارشاد فرماتے اور اگر حضرت رابعہ بصریہؒ  
موجود نہ ہوتیں تو وعظ نہ کرتے اور ارشاد فرماتے  
ہاتھیوں کی غذا چیونٹیوں کو نہیں دی جاسکتی۔

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو  
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

### حضرت مالک بن دینار کا واقعہ

حضرت مالک بن دینار حضرت حسن بصریؒ کے رفیق تھے ایک مرتبہ حضرت مالکؒ کا  
ایک دہریہ سے مناظرہ ہو گیا ہر ایک اپنے دلائل دے رہا تھا، فیصلہ نہ ہو پا رہا تھا تو

مالک بن دینار نے کہا اب فیصلہ یوں ہوگا کہ ہم دونوں آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں جس کا ہاتھ جل گیا اس کا مذہب جھوٹا اور جس کا ہاتھ نہ جلا اُس کا مذہب سچا۔ اب دہریہ پس و پیش کرنے لگا تو حضرت مالک بن دینار نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنا اور اس کا ہاتھ آگ میں ڈال دیا، اب حیرت انگیز طور پر کسی کا ہاتھ نہ جلا لوگوں میں شور مچ گیا، حضرت مالک بن دینار بھی اس معاملے پر حیران رہ گئے، تو غیب سے آواز آئی اے میرے بندے! جس کا ہاتھ تیرے ہاتھ میں آجائے اُسے میری آگ کیسے جلا سکتی ہے۔ ہاں اگر اس دہریہ نے اپنا ہاتھ الگ آگ میں ڈالا ہوتا تو آگ ضرور اسے جلا کر راکھ کر دیتی!

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں  
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

### حضرت رابعہ بصریہ کا واقعہ

حضرت رابعہ بصریہ نے ایک جوان کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو پوچھا  
بیٹا کیا بات ہے؟ سر پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟

جواب دیا میرے سر میں درد ہے۔

رابعہ نے پوچھا بیٹا تیری عمر کیا ہے؟

جواب دیا تیس سال۔

پوچھا پہلے کبھی سر کا درد ہوا۔

جواب دیا نہیں۔

تو رابعہ بصریہ نے کہا، بیٹا، تیس سال تجھے سر میں درد نہ ہوا تو نے شکر کی پٹی نہ باندھی

لیکن ایک دن سر میں درد ہوا تو شکایت کی پٹی باندھ کر دنیا کو دکھاتا پھرتا ہے۔

آج ہیں خاموش وہ دشت جنوں پرور جہاں  
رقص میں لیلیٰ رہی لیلیٰ کے دیوانے رہے

قیس پیدا ہوں تیری محفل میں یہ ممکن نہیں  
تنگ ہے صحرا تیرا محل ہے بے لیلیٰ تیرا

### حضرت فضیلؒ بن عیاض کا واقعہ

حضرت فضیلؒ بن عیاض ڈاکوؤں کے سردار تھے ایک رات کسی قافلے کو لوٹنے کے ارادے سے حملہ آور ہوئے تو ایک آدمی قافلے میں یہ آیت تلاوت کر رہا تھا۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ. (حدید: ۱۶)

کیا ابھی ایمان والوں کیلئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد میں جھک جائیں۔  
آیت سنی، چوٹ دل پر لگی، فوراً توبہ کر لی، اور قافلوں کو لوٹنے کی بجائے دلوں پر ڈاکے ڈالنے لگے۔ اور اولیاء اللہ کی صف میں شامل ہو گئے۔

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں  
اک جاں کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

### ہارون الرشید کا واقعہ

ایک اللہ والے نے ہارون رشید سے پوچھا اگر تم جنگل میں راستہ بھٹک جاؤ، گرمی اور پیاس کی شدت میں موت سامنے نظر آنے لگے تب کوئی ایک گلاس ٹھنڈے پانی کی بولی لگائے تو اسے انعام میں کیا دو گے کہا، آدمی سلطنت،

پھر پوچھا کہ وہی پانی مٹانے میں رک جائے، پیشاب بن کے باہر نہ آئے، موت سامنے نظر آنے لگے ایسے میں کوئی حکیم علاج کرے، پیشاب کا اخراج کرائے، جان بچائے کیا انعام دو گے کہا، آدمی سلطنت اللہ والے نے کہا تیری ساری سلطنت اور اللہ کی ادنیٰ نعمت ایک گلاس پانی ایک برابر، ایسی سلطنت پر کیا ناز کرنا۔

جلال بادشاہی ہو یا جمہوری تماشہ ہو  
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

صبح کے تخت نشین، شام کے مجرم ٹھہرے  
ہم نے پل بھر میں، نصیبوں کو بدلتے دیکھا ہے

### جو اللہ کی مرضی

کسی نے ایک اللہ والے سے پوچھا، آپ کا کیا حال ہے؟ تو اللہ والے نے جواب دیا اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو۔ جس کی مرضی پر دونوں جہانوں کا نظام اور کارخانے چل رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا آپ واقعی اس درجے کے انسان ہیں

تو اللہ والے نے کہا، ہاں میں اس درجے کا بندہ ہوں

اور کہا بات یہ ہے کہ دونوں جہان اللہ کی مرضی سے چل رہے ہیں اور میں نے اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی میں فنا کر دیا ہے جو اللہ کی مرضی وہی میری مرضی، تو اس لئے میں نے کہا دونوں جہان میری مرضی سے چل رہے ہیں۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل آنکو

عجب چیز ہے لذتِ آشنائی



## جدھر مولیٰ ادھر شاہ دولہ

انڈیا میں جمنا کنارے عبداللہ پور گاؤں میں شاہ دولہ نامی ایک مجذوب بزرگ رہتے تھے ایک دفعہ برسات میں جمنا کا پانی چڑھا اور گاؤں کی حفاظتی دیوار کے گرنے کا خدشہ پیدا ہو گیا تو لوگ دعا کے لئے شاہ دولہ کے پاس گئے کہ حضرت پانی چڑھ رہا ہے حفاظتی بند اور دیوار کے گرنے اور بستی کے ڈوبنے کا خطرہ ہے آپ دعا فرمادیں تاکہ پانی اتر جائے اور ہم محفوظ ہو جائیں تو شاہ دولہ نے پوچھا کیا واقعی پانی چڑھ رہا ہے اور بستی کے ڈوبنے کا خطرہ ہے جواب ملا بالکل ایسا ہی ہے۔

تو مجذوب نے نعرہ لگا دیا، جدھر مولیٰ ادھر شاہ دولہ،

اور کہا اگر اللہ کی مرضی یہی ہے تو میری مرضی بھی یہی ہے کہ ہم سب اور بستی ڈوب جائے۔ کیونکہ ہم اللہ کی ہر ہر ادا و قضا پر راضی ہیں۔

یہ تو اللہ والوں کا عمل ہے۔ جبکہ عام لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی اچانک حادثہ پیش آجائے تو بعض بے وقوف لوگ کہتے ہیں یہ حادثہ بے وقت ہوا، یا کسی آدمی کا اچانک یا جوانی میں انتقال ہو جائے تو کہتے ہیں بے وقت موت آئی یا بعض لوگ کہتے ہیں فلاں بے موت مارا گیا، یہ سب غلط اور فضول باتیں ہیں اللہ کے ہاں کوئی چیز، بے وقت، بے محل، اور بے موقع نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز، بروقت، بر محل اور بر موقع ہوتی ہے اللہ کی رضا اور حکم سے ہوتی ہے۔

ترکِ جاں و ترکِ مال و ترکِ سر

در طریقِ عشق، اول منزل است

نہ من تنہا دریں میخانہ مستم

جنید و شبلی و عطار ہم مست

## اللہ والوں کی حکومت

بادشاہوں کی حکومت جسموں پر اور اللہ والوں کی حکومت دلوں پر ہوتی ہے  
اللہ والے برسر زمین ہوں تب دلوں کے بادشاہ اور اگر اللہ والے زیر زمین چلے جائیں  
تب بھی دلوں کے بادشاہ ہوتے ہیں۔

ایک عیسائی نے انڈیا کا مطالعاتی دورہ کیا اور واپس جا کر اُس نے اسلام اور مسلمانوں  
پر کتاب لکھی اور اس نے کہا میں نے ہندوستان میں ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک آدمی  
قبر میں لیٹا ہوا ہے اور پورے ہندوستان پر حکمرانی کر رہا ہے۔  
اور اُسے کہا بھی سلطان الہند جاتا ہے۔

اس نے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو مراد لیا۔

جن کے ہاتھ پر ننانوے لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا تھا۔

اس لئے جب انبیاء عظام کا نام آتا ہے سلام اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں۔

جب حضور کا نام آتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

جب صحابہ کرام کا نام آتا ہے رضی اللہ عنہم کہتے ہیں

جب علماء، اولیاء، محدثین، مفسرین کا نام آتا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی دعا دیتے ہیں۔

لیکن ان اعزازات و انعامات سے دنیوی تاج و تخت والے محروم رہتے ہیں۔

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ

جو دلوں کو فتح کر لے وہی فاتح زمانہ

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

## آقا اور غلام

ایک آدمی نے غلام خریدا اور اُس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا، جو آپ رکھ دیں۔ پوچھا کیا کھاؤ گے جواب دیا، جو کھلا دو، پوچھا کیا پہنو گے، جواب دیا جو پہنا دو، پوچھا کہاں سوئے گا، جواب دیا جہاں سلا دو، آقا نے کہا کیا تیری اپنی کوئی مرضی نہیں ہے جواب دیا، جب آپ آقا اور میں غلام تو میری مرضی ختم اور آپ کی مرضی شروع۔

ایک مرتبہ آقا اور غلام خریداری کے لئے بازار گئے، نماز کا وقت ہو گیا۔ غلام نے نماز کے لئے آقا سے اجازت لی اور مسجد میں داخل ہو گیا اور آقا مسجد کے باہر غلام کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ غلام نے کافی دیر لگا دی آقا باہر سے بلاتا رہا، گالیاں دیتا رہا بالآخر غلام مسجد سے باہر آیا تو آقا نے اُسے ڈانٹا اور کہا کم بخت، اتنی دیر لگا دی، تیرے انتظار میں میری حالت خراب ہو گئی غلام نے کہا آقا تاخیر کی معذرت چاہتا ہوں، بات دراصل یہ ہے کہ وہ مجھے آنے نہ دیتے تھے، آقا نے پوچھا کون؟ غلام نے کہا آقا جو تجھے اندر نہیں آنے دیتے تھے وہ مجھے باہر نہیں آنے دیتے تھے۔

جب سے دیکھا ہے انہیں اپنا مجھے ہوش نہیں  
جانے کیا چیز وہ نظروں سے پلا دیتے ہیں

## نوکر، غلام اور عبد کی مثال

نوکر آٹھ دس گھنٹے کا نوکر اور ملازم ہوتا ہے۔

باقی وقت آزاد ہوتا ہے اور اپنی ذاتی زندگی گزارتا ہے

غلام چوبیس گھنٹے اپنے آقا کا غلام اور وفادار ہوتا ہے

لیکن اپنے آقا کی عبادت نہیں کرتا اُسے سجدے نہیں کرتا اور عبد جو بیس گھنٹے اپنے معبود کا وقار اور عبادت گزار رہتا ہے۔ تاکہ میرا رب رحمان مجھ سے راضی اور خوش ہو جائے۔

ذاتِ معبود جاودانی ہے  
باقی جو کچھ ہے وہ فانی ہے

منت منہ کہ خدمتِ سلطان ہی کتی  
منت از دشناس کہ خدمت گذاشند

### سلطان محمود غزنوی اور لوٹڈی کا واقعہ

سلطان محمود غزنوی تخت اقتدار پر بیٹھا تھا

سامنے وزیر مشیر موجود تھے، میزوں پر سونے چاندی، ہیرے اور جوہر کے ڈھیر لگے تھے، اچانک سلطان کے دل میں خیال آیا اور اس نے اعلان کر دیا، جس کا ہاتھ جس چیز پر پڑ جائے، جس کے ہاتھ میں جو چیز آجائے وہ چیز اسی کی

لوگ سونے چاندی کی طرف دوڑے اور مال و دولت پر قبضہ کرنے لگے، لیکن ایک سیاہ قام لوٹڈی سلطان کو پنکھا جھل رہی تھی وہ ویسے ہی پنکھا جھلاتی رہی، مال و دولت کی طرف جھپٹی اور لپٹی نہیں

سلطان نے حیرت کے ساتھ اُس پر نظر ڈالی اور تعجب کے ساتھ اُس کے عمل کو دیکھا اور کہا، اری پنگی، نادان، تو نے سنا نہیں میں نے کیا اعلان کیا اور تو نے دیکھا نہیں مال و دولت کے طلبگار کیسے سونے اور چاندی پر حملہ آور ہوئے ہیں، لوٹڈی نے کہا آقا پھر کہیں، بات مجھے سمجھ نہیں آئی، سلطان نے کہا میں نے یہی اعلان کیا ہے، جس کا ہاتھ جس چیز

پر پڑ جائے وہ چیز اسی کی، لوٹڈی نے کہا، آقا پھر اپنی بات پر قائم رہئے گا، لوٹڈی نے کہا آقا پھر سنو، کسی کو سونا پسند، کسی کو چاندی پسند، کسی کو ہیرے اور جوہر پسند، میرے آقا مجھے تو پسند ہے، یہ کہہ کر لوٹڈی نے اپنا ہاتھ سلطان کے کندھے پر رکھا اور کہا آقا، جب تو میرا ہے تو پھر یہ سب کچھ میرا ہے

اسی لئے اہل اللہ صرف اللہ کے طلب گار بنتے ہیں اور اللہ سے بھی صرف اللہ کو مانگتے ہیں کیونکہ انہیں خبر ہے، جب رب ملا، تو سب ملا

ہاتھ نکلے اپنے دونوں کام کے  
دل کو تھاما ان کا دامن تھام کے

### سلطان محمود غزنوی اور ایاز کا واقعہ

سلطان محمود غزنوی کے دربار میں ایک بیش قیمت ہیرا لایا گیا، سلطان نے وزیروں، مشیروں کو حکم دیا اس ہیرے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو سب نے انکار کیا اور بادشاہ سے درخواست کی اس قیمتی ہیرے کو ضائع نہ کیا جائے ان لوگوں نے ہیرے کی قدر و قیمت کو جانا لیکن آقا اور سلطان کے حکم کی قدر و قیمت کو نہ جانا

اب سلطان نے اپنے غلام ایاز کو حکم دیا تو اس نے فوراً ہیرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کیونکہ اُس کی نظروں میں اصل قدر و قیمت اپنے آقا اور سلطان کے حکم کی تھی۔

جبکہ ہیرا اس کی نظروں میں ایک پتھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا اسی طرح اہل اللہ کی نظروں میں کائنات اور اس کے عجائبات نہیں بلکہ کائنات کے خالق اور مالک کی اہمیت اور قدر و قیمت ہوتی ہے!

اس لئے اللہ والے ہر وقت اپنے رب رحمن کی رضا کی جستجو میں رہتے ہیں اور احکام خداوندی پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

خونے نہ کر وہ ایم، کے رانہ کشتہ ایم  
جرم ہمیں کہ عاشق زوئے تو گشتہ ایم

### حضرت عبد اللہ بن مبارک اور لوہار کا واقعہ

حضرت عبد اللہ بن مبارک بہت بڑے محدث، بزرگ اور اللہ والے تھے ان کی وفات ہوئی اور کچھ عرصہ بعد ان کا ایک ہمسایہ لوہار تھا اس کی بھی وفات ہو گئی، کسی اللہ والے نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں وہ لوہار بھی اسی مقام، مرتبہ اور درجہ میں ہے جہاں عبد اللہ بن مبارک ہیں،

اللہ والے کو بڑی حیرت ہوئی، اور انہوں نے سوچا کہاں عبد اللہ بن مبارک اور کہاں لوہار، لیکن جنت میں دونوں کا درجہ اور مقام یکساں، یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اُس لوہار کا کونسا ایسا عمل تھا جو عند اللہ مقبول ہوا اور اُسے یہ مقام اور درجہ دلایا،

تحقیق حال کیلئے اُس لوہار کے گھر گئے اور اُس کی بیوی سے پوچھا تیرے خاوند کا کیا عمل تھا جس نے اُسے جنت میں بھی عبد اللہ بن مبارک جیسے ولی اللہ کا ہمسایہ اور ساتھی بنا دیا! بیوی نے جواب دیا اُس کے دو عمل خاص تھے

(۱) جب بھی اذان کی آواز سنتا فوراً نماز کیلئے مسجد جاتا اور کہتا کہ میرے اللہ نے مجھے بلایا ہے

(۲) جب بھی عبد اللہ بن مبارک کو دیکھتا تو اسی آرزو اور خواہش کا اظہار کرتا کہ کاش میں بھی، علم و عمل اور کردار و اخلاق میں ابن مبارک جیسا ہوتا،

بس اللہ کو اُس کی یہی ادا پسند آگئی کہ اسے دنیا میں نیکی سے اور نیک لوگوں سے پیار تھا،  
اللہ سے اور اہل اللہ سے پیار تھا

اس لئے اُسے آخرت میں بھی جنت کا داخلہ دے کر اللہ والوں کا ساتھی بنا دیا  
ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی  
ہو دیکھنا تو دیدہٴ دلِ وا کرے کوئی

### شیخ سعید حلبی کا واقعہ

شیخ سعید حلبی دمشق کی جامع مسجد میں درسِ حدیث ارشاد فرما رہے تھے  
پاؤں زخمی تھا اس لئے ٹانگ پھیلا کے بیٹھے تھے!

اتنے میں دمشق کا گورنر ابراہیم پاشا اپنے لاؤ لشکر سمیت شیخ سے ملاقات کے لئے  
جامع مسجد میں داخل ہوا اور درسِ حدیث میں شریک ہوا، لیکن شیخ، حدیثِ یار، میں  
مصروف رہے اور گورنر کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی اور ٹھنڈا گرم، پوچھنا تو دور کی  
بات ہے اپنی زخمی ٹانگ کو بھی گورنر کے اعزاز میں نہیں سمیٹا اور اُسی ہیئت میں، درسِ  
حدیث، میں مصروف رہے، وقت کا گورنر شیخ کے، درسِ حدیث، سے محظوظ بھی ہوا  
اور شیخ کے انداز سے مرعوب بھی ہوا اور واپس پلٹ گیا

دوسرے دن اُس نے دراہم و دنانیر سے بھری ہوئی تھیلی شیخ سعید حلبی کے لئے بطور  
ہدیہ کے بھیجی اور قبول کرنے کی درخواست کی  
لیکن شیخ نے ہدیہ قبول نہ کیا اور قاصد کو پیغام دیا کہ گورنر کو میری جانب سے یہ جملہ بطور  
ہدیہ کے پیش کر دینا،

الَّذِي يَمُدُّ رَجُلَهُ لَا يَمُدُّ يَدَهُ جَوِ پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلا یا کرتا

فرمایا، اگر تیرے اقتدار اور لاؤ لشکر کا مجھ پر رعب ہوتا تو تیری آمد پر میں اپنی زخمی ٹانگ سمیٹ لیتا اور اگر تیرے مال و دولت کا مجھے لالچ ہوتا تو آج میں اپنا ہاتھ پھیلا لیتا اور فرمایا سنو، مجھے ڈر بھی اپنے اللہ سے ہے اور امید بھی اپنے اللہ سے ہے۔  
غیر اللہ اور ماسوی اللہ سے میں نے ساری امیدیں اور رابطے ختم کر دیئے ہیں۔

سیر دین صدق مقال واکل حلال  
خلوت و جلوت تماشائے جمال

کہاں سے اے اقبال تو نے سیکھی ہے یہ درویشی  
کہ چہ چا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

### مولانا جمال الدین کا واقعہ

ایک تاتاری سردار نے غصے کے عالم میں مولانا جمال الدین سے پوچھا،  
میرے سٹے کی عزت زیادہ ہے یا تمہاری، مولانا نے بڑے صبر و تحمل سے جواب دیا  
اس کا فیصلہ ابھی نہیں ہو سکتا، اس کا فیصلہ میری موت کے وقت ہوگا، اگر میری موت  
ایمان پر آئی تو میری عزت زیادہ اور اگر میری موت ایمان پر نہ آئی تو تیرے کتے کی  
عزت زیادہ

کیونکہ میری عزت تب بنے گی جب میرا آقا مجھ سے راضی ہوگا اور میرے آقا اور  
مولیٰ کی رضا اور خوشنودی کا اظہار میرے ایمان اور خیر کے خاتمہ کے ساتھ ہوگا!  
یہ اخلاص اور جذبہ دیکھ کر وہ تاتاری سردار اور اس کی پوری شاخ مسلمان ہو گئی  
آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی  
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی



ارے دوہی تو ٹھکانے ہیں آزاد منش انسانوں کے  
تحت جگہ آزادی کی یا تختہ مقام آزادی کا  
ہے عیاں یورشِ تاتار کے فسانے سے  
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے  
اللہ رب العزت ہمیں بھی اہل اللہ کی شان نصیب فرمائیں  
اور اہل اللہ کی صف میں شامل فرمائیں۔ آمین!

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل تصوف

ازانادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآسیؒ کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

پیر طریقت حضرت مولانا  
حماد اللہ درخوآسیؒ مدظلہ علوم درخوآسی  
امین و ناشر

ہبتم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزیہ - مجلس علماء اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شریعہ درخوآسیؒ جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
کریں ٹاؤن ضلع جہلم پور  
Web: www.shaikedarhwashti.org Mob: 0300-09394.4

## فضائل تصوف

### تصوف کی ضرورت

انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک جسم، دوسرا روح،  
 جسم عالم سفلی سے ہے اس لئے اس کی غذا بھی اللہ تعالیٰ نے عالم سفلی سے بنائی  
 جیسے گندم، چاول، دودھ، مکھن، سبزی وغیرہ  
 روح عالم علوی سے ہے اس لئے اس کی غذا بھی عالم علوی سے بنائی،  
 جیسے نماز، تلاوت قرآن، ذکر، مراقبہ وغیرہ.....  
 ظاہری غذا سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اور باطنی غذا سے روح کو طاقت ملتی ہے  
 لیکن جس طرح جسم بیمار ہوتا ہے اسی طرح روح بھی بیمار ہوتی ہے  
 تو جسمانی بیماریوں کا علاج جسمانی معالج یعنی حکماء و اطباء و ڈاکٹروں سے ہوتا ہے۔  
 وہ مرض ظاہری کی تشخیص کرتے ہیں پھر اس کے مطابق علاج تجویز کرتے ہیں۔  
 اسی طرح روحانی بیماریوں کا علاج روحانی معالج یعنی علماء، صلحاء و اتقیاء سے ہوتا ہے  
 وہ ہر روحانی بیماری کا علاج بتلاتے ہیں  
 جسم کی بیماری سے جان کو نقصان ہوتا ہے، مگر روحانی بیماریوں سے ایمان کو نقصان ہوتا ہے  
 اس لئے ہر مسلمان کو جان سے زیادہ ایمان کی سلامتی کی فکر کرنی چاہئے اور اس کے لئے  
 تصوف کا حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ انسان تندرست رہے اور شریعت پر چلتا رہے  
 من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں  
 من کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

## تصوف کی حقیقت

بعض لوگ کشف و کرامات و تصرفات کو تصوف کا نام دیتے ہیں اور بعض نے افعال و احوال و مراقبات کو تصوف کہا اور بعض نے کہا کہ تصوف سے مقصد دنیاوی کاموں میں فتح و کامیابی کا وعدہ اور آخرت میں بخشوانے کی ذمہ داری اور بعض نے کہا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ پیر کی توجہ سے مُرید کی خود بخود اصلاح ہو جائے کہ گناہ کا خیال بھی نہ آئے اور خود بخود عبادت کے کام ہوتے رہیں اور عبادت میں کوئی خطرات نہ آئیں۔ اور بعض نے وحدت الوجود یا وحدت الشہود کے نظریات کو تصوف کہا اور بعض نے تصوف و سلوک و طریقت کو شریعت کی ضد کہا اور بعض جاہل صوفیوں نے شریعت کا درجہ کم کر دیا اور طریقت کا درجہ زیادہ کر دیا یہ گمراہی کے راستے ہیں۔

تصوف کی حقیقت شریعت کے احکام پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے کیونکہ طریقت شریعت کے تابع ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، الطریقہ والمعرفۃ کلاهما وزیران الشریعة. طریقت و معرفت دونوں شریعت کے وزیر ہیں اور فرمایا الطریقۃ خلاف الشریعة زندقة جو طریقت، شریعت کے خلاف ہے وہ بے دینی ہے۔

حال است سعدی کہ راہ صفا  
تو اں رفت جُو در پئے مصطفیٰ

## مرشد کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کی عادت و قانون اسی طرح جاری ہے کہ کسی فن میں کمال بغیر استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جس طرح انسان ظاہری امور میں کسی کی شاگردی حاصل کر کے ان امور کے حاصل کرنے کے طریقے سیکھتا ہے تو اسی طرح باطنی امور میں کمال حاصل کرنے کے لئے بھی شیخ کامل کی بیعت کے بغیر چارہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے سب سے زیادہ آسان راستہ یہی ہے۔

لفظ تو لفظ سکھاتے ہیں  
آدمی کو آدمی بناتے ہیں

کالج سے نہ مکتب کے در سے ہے پیدا  
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

جب سے دیکھا ہے انہیں اپنا مجھے ہوش نہیں  
جانے کیا چیز وہ نظروں سے پلا دیتے ہیں

## بیعت کا ثبوت

### تین آیات قرآنیہ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (مائدہ: ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب تلاش کرو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو

تا کہ تم کامیابی حاصل کر سکو

(۲) إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا. (فتح: ۱۰)

جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں بے شک اللہ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جس نے عہد توڑا اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر ہوگا اور جو اس بات کو پورا کرے گا جس پر خدا سے عہد کیا تو عنقریب خدا سے بڑا اجر دے گا۔

(۳) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَبَا يَعُهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (ممتحنہ: ۱۲)

اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں گی، اور نہ چوری کریں گی۔ اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ لاویں گی بہتان کہ باندھ لیویں اس کو درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ نافرمانی کریں گی تیری، کسی حکم شرعی میں پس آپ ان کو بیعت کر لیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں، تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

## تین احادیث نبویہ

(۱) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَيَّ إِقَامَةَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

(رواہ البخاری)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

(۲) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ أَوْ ثَمَانِيَةَ أَوْ تِسْعَةَ فَقَالَ أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَى مَا نَبَايَعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتَطِيعُوا وَاسْتَرَكَلِمَةَ خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (سات یا آٹھ یا نو آدمی) آپ نے فرمایا کہ تم رسول خدا سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور عرض کیا کس چیز پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور احکام سُنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان میں سے بعض حضرات کی یہ حالت دیکھی کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو وہ بھی کسی سے نہ مانگا کہ اٹھا کر اس کو دے دے بلکہ خود اس کو اٹھایا۔

(۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ. (متفق عليه)

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ساتھ بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے، پس تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے، چاہے تو معاف کر دے چاہے تو سزا دے عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی۔

## بیعت کا طریق

اگر ایک شخص ہے تو مرشد کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھ مصافحہ کے طریق پر شیخ کے ہاتھ میں دے اور اگر زیادہ مردوں کی جماعت ہے تو مرشد اپنی چادر یا



پکڑی یا رومال پھیلا دے اور ان سے کہے کہ اس کو پکڑ لو..... اور اگر عورتوں کی جماعت ہے تو عورت کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہ لے یہ حرام ہے بلکہ ان کو پردے میں بٹھادے اور زبانی ان کو تلقین کرے۔

اب مرشد و پیر پہلے خطبہ مسنونہ پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

اس کے بعد یہ دو آیتیں پڑھیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا.

اس کے بعد مرید کو کہے کہ میں جو کچھ کہوں آپ میرے ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں۔ اب پہلے ایمان مجمل پڑھے۔

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ.

اس کے بعد ایمان مفصل پڑھے:

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

اس کے بعد پڑھے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ..... پھر پڑھے، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ.  
پھر یہ کلمات کہلوائے:

(۱) یا اللہ تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سچے اور  
آخری پیغمبر ہیں (۳) قرآن مجید تیری سچی اور آخری کتاب ہے (۴) ہماری تمام  
گناہوں سے توبہ ہے۔ (۵) ہم عہد کرتے ہیں کہ احکام شرعیہ کی پابندی کریں گے  
(۶) اور غیر شرعی احکام سے بچیں گے۔

اس کے بعد ان کو تلقین کرے عقائد حقہ اپنانا اور اچھے اعمال کرنا، اخلاق حمیدہ حاصل  
کرنا، تقویٰ کو حاصل کرو، غلط عقائد سے پرہیز کرو، بُری عادات سے بچو، جیسے شرک،  
بے نمازی، چوری، زنا، غیبت، بہتان، حسد وغیرہ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرے  
اس کے بعد اس کو کہے کہ میں نے تجھ کو سلسلہ نقشبندیہ یا قادریہ وغیرہ میں بیعت کیا ہے  
پھر اس سلسلہ کے مطابق اس کو اسباق و اذکار بتلائے۔

## ظاہر اور باطن

- انسان کا ایک ظاہر ہے اور دوسرا باطن ہے۔
- ظاہر جسم و جان ہے اور باطن قلب و روح ہے۔
- انسان دونوں چیزوں سے مرکب ہے۔
- ظاہر کا عکس باطن پر پڑتا ہے اور باطن کا عکس ظاہر پر پڑتا ہے۔
- اس لئے ظاہر اور باطن دونوں کو پاکیزہ ہونا چاہئے۔
- تا کہ جب ظاہر کی روشنی باطن پر پڑے تو دل روشن ہو جائے
- اور جب باطن کی روشنی ظاہر پر پڑے تو چہرہ منور ہو جائے

اگر جسم میں بدبو ہو تو انسانیت بیزار اور اگر رُوح میں بدبو ہو تو اللہ اور اس کا رسول بیزار  
اس لئے ظاہر بھی پاک، باطن بھی پاک، جسم بھی پاک، رُوح بھی پاک ہونی چاہئے  
تا کہ سب کا پیار و محبت نصیب ہو جائے

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی  
ہم نے دل جلا کے سر بام رکھ دیا

### نفس اور شیطان

انسان کے دو بڑے دشمن ہیں ایک نفس امارہ دوسرا شیطان  
ایک ظاہری دشمن، دوسرا باطنی دشمن۔  
ایک ظاہر کا دشمن، دوسرا باطن کا دشمن۔  
دونوں دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔  
اور دونوں دشمنوں کو شکست دینی چاہئے۔

شیطان کو سوچتی ہے ہر دم نئی نئی  
گو سیاہ کار ہے پر روشن دماغ ہے

### جنت دو قدم پر

ایک اللہ والا آواز لگا رہا تھا، جنت دو قدم پر۔ جنت دو قدم پر  
کسی نے کہا اللہ والے تو نے جنت کو بڑا سستا کر دیا۔  
اللہ والے نے کہا، ہاں جنت بڑی سستی ہے صرف دو قدم کے فاصلے پر ہے۔  
تم پہلا قدم نفس اور شیطان پر رکھو تمہارا دوسرا قدم جنت میں پڑے گا۔  
ہے غنیمت کہ سکتے ہیں ابھی چند چراغ  
بند ہوتے ہوئے بازار سے کیا چاہتے ہو

## کائنات کی تخلیق و تقسیم

اللہ رب العزت نے کائنات کو دو انداز سے تخلیق کیا اور دو حصوں میں تقسیم کیا  
(۱) عالم امر (۲) عالم خلق۔

عالم امر کو یکدم لفظ کُن سے پیدا کیا۔

عالم خلق کو تدریجاً اپنی قدرت سے پیدا کیا۔

عالم امر عرش سے اوپر ہے۔

عالم خلق عرش سے نیچے ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

آلَاءُ الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ. (اعراف: ۵۴)

پیدا کرنا اور حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے۔

اے اہل نظر، ذوقِ نظر خوب ہے لیکن

جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا

## تصوف و سلوک کی دس منزلیں

ہر ولی اور بزرگ کو قربِ الہی اور محبتِ الہی کے حصول کیلئے تصوف و سلوک کی  
دس منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

پہلی پانچ منزلوں کا تعلق عالم خلق سے ہے اور دوسری پانچ منزلوں کا تعلق عالم امر سے ہے۔  
پہلی منزل تزکیہ: یعنی تزکیہ نفس اپنے ظاہر کو، یعنی جسم و جان کو پاک کرے اور  
شریعت کے مطابق ڈھالے۔

دوسری منزل تصفیہ: یعنی تصفیہ قلب اپنے باطن کو، یعنی قلب و روح کو مانجھے

اور صاف کرے اور آئینہ کی مانند روشن کرے کہ اس میں، تصویرِ یار، نظر آنے لگے!

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار  
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی  
دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن  
بیٹھے رہیں تصویرِ جاناں کئے ہوئے

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں  
اک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کیلئے

تیسری منزل تَحْلِيِيَّة: اپنے دل سے غیر اللہ کو نکال دے اور ماسویٰ اللہ کے ہر  
نقش کو مٹا دے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے خالی کر دے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی  
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی  
لاکھ جہز کو اب کہاں پھرتا ہے دل  
ہوگئی اب تو محبت ہوگئی  
آگے پہلو میں راحت ہوگئی  
چل دیئے اٹھ کر قیامت ہوگئی

چوتھی منزل تَحْلِيِيَّة: انسانی اوصاف سے نکل کر اب اپنے باطن کو، رحمانی اوصاف،  
سے سجادے، سنوار دے تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ اور اِتَّصِفُوا بِأَوْصَافِ اللَّهِ کے حکم  
کا خود کو مصداق بنا دے، جس طرح حلیہ، زیور پہن کر انسان کا ظاہر روشن اور چمکدار  
ہو جاتا ہے اور جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے، اسی طرح، رحمانی اوصاف، اپنا کر انسان کا

باطن روشن اور چمک دار ہو جاتا ہے۔ اور جگمگ جگمگ کرنے لگتا ہے!  
 پھر چھیڑا حُسن نے اپنا قصہ  
 بس آج کی شب بھی سو چکے ہم  
 پانچویں منزل تجلیہ: تجلیات کا سفر۔ اب انسان کے باطن پر اللہ کی تجلی اور نور کا  
 ظہور ہوگا۔ اور انسان اللہ کی تجلی و نور سے اپنے دل کو روشن اور منور ہوتا ہوا پائے گا۔

دل بیٹا بھی کر خدا سے طلب  
 کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں  
 چھٹی منزل تدری: مقام عروج، عالم خلق سے عالم امر کا سفر۔

اللہ کی قربت کا نصیب ہونا۔ اللہ کی محبت کا نصیب ہونا

دل کیا ہم روح میں اترے ہوتے  
 تو نے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح  
 ساتویں منزل تدری: اللہ کا مزید قرب اور نزدیکی کا حاصل ہونا۔  
 دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو  
 عجب چیز ہے لذت آشنائی  
 آٹھویں منزل ترقی: ہر لمحہ، حال و مقام میں ترقی و بلندی کا نصیب ہونا۔  
 ہر لمحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی  
 کیا شام کا سناٹا کیا رات کی تنہائی  
 نویں منزل تلقی: ہر لمحہ، اللہ کی عطا و عنایات سے ملاقات کا نصیب ہونا۔

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

دسویں منزل تو تیری: مقام نزول، عالمِ امر سے واپس عالمِ خلق کا سفر،

اللہ رب العزت کے عنایات و انعامات، قربت و محبت کے حصول کے بعد واپسی کا سفر،

اب تو چلتے ہیں میکدہ سے میر

پھر ملیں گے گر خدا لایا

اب انسان کا ظاہر عالمِ خلق میں مخلوق کے ساتھ ہوگا لیکن اُس کا باطن عالمِ امر میں اللہ

کے حضور ہوگا۔ اب جس سالک کا عروج کامل ہوگا تو اُس کا نزول بھی کامل ہوگا اور

زندگی ماتحت الاسباب عام لوگوں کی طرح گزرے گی! اور جس سالک کا عروج ناقص

ہوگا تو اس کا نزول بھی ناقص ہوگا اور زندگی مافوق الاسباب خاص لوگوں کی طرح

گزرے گی!

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے

سارے جہاں کو کوچہٴ جاناں کئے ہوئے

## دل کو قابو میں لا

پانی پر تیرنا کمال نہیں، کیونکہ پانی پر تو تنکا اور کچرا بھی تیرتا ہے۔ ہوا میں اڑنا کمال نہیں،

کیونکہ ہوا میں تو مکھی اور چھپر بھی اڑتا ہے اصل کمال دل کو کنٹرول کرنا اور قابو میں لانا ہے

تاکہ انسان صحیح معنوں میں انسان بن جائے اور اللہ اور اُس کے رسول اللہ کا فرماں

بردار بن جائے۔ اس لئے تمام اللہ والے دل پر محنت کرتے ہیں اور تمام سلاسل میں

بھی دل کی پاکیزگی پر زور دیا جاتا ہے۔ کیونکہ، مال و دولت، سپاہ و لشکر، تاج و تخت، یہ

سب باہر کی چیزیں ہیں اس سے انسان باکمال نہیں بنتا  
اخلاص و للہیت، انصاف و اعتدال، آداب و اخلاق یہ اندر کی چیزیں ہیں اس سے  
انسان باکمال بنتا ہے

جب اندر بن گیا تو اب ظاہر چاہے عالی شان ہو یا سادہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اُس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر  
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

## اللہ دل میں رہتا ہے

دل آخرت کا عضو ہے اس لئے دل میں صرف اللہ اور اس کے رسول اللہ کا پیار  
ہونا چاہئے اور کچھ نہیں

اللہ عقل میں نہیں آتا لیکن دل میں آتا ہے

اللہ کائنات میں نہیں سماتا، لیکن دل میں سما جاتا ہے

اللہ کی ذات کو عارفین کے دل جانتے بھی ہیں اور پہچانتے بھی ہیں

اللہ کی ذات کے لئے عارفین کے دل تڑپتے بھی ہیں اور مچلتے بھی ہیں،

اللہ کی ذات کیلئے عارفین کے دل بے قرار بھی ہوتے ہیں اور بے تاب بھی ہوتے ہیں!

اس لئے اللہ کی ذات بھی مؤمن کے دل کو اپنا گھر بنا لیتی ہے

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

رکھتا نہیں ہے ذہن میں گرچہ خدا وجود

دل میں دھڑک رہا ہے مگر اس کے باوجود



ارض و سما کہاں تیری وسعت کے سامنے  
میرا ہی ہے وہ دل کہ جہاں تو سما سکے

## اقسام صوفیائے کرام

صوفیائے کرام کے بارہ گروہ ہیں۔

اقطاب، غوث، امامین، اوتاد، ابدال، اخیار، ابرار، نقباء، نجباء، عمد، مکتومان، مفردان۔

قطب عالم ایک ہوتا ہے۔ اس کو قطب العالم و قطب اکبر و قطب الارشاد و قطب الاقطاب و قطب مدار بھی کہتے ہیں اور عالم غیب میں اس کا نام عبداللہ ہوتا ہے اس کے دو وزیر ہوتے ہیں جو لفظاً امامین کہلاتے ہیں، وزیر یمن کا نام عبدالملک ہوتا ہے اور وزیر یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے اور بارہ قطب اور ہوتے ہیں، سات اقلیم میں رہتے ہیں ان کو قطب اقلیم کہتے ہیں اور پانچ یمن میں ان کو قطب ولایت کہتے ہیں

یہ عدد تو اقطاب معینہ کا ہوتا ہے اور غیر معین ہرستی، ہر شہر میں ایک ایک قطب رہتا ہے غوث: ایک ہوتا ہے اور بعض نے کہا کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ وہ اور ہوتا ہے اور وہ مکہ شریف میں رہتا ہے اور بعض نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔

اوتاد: چار ہوتے ہیں عالم کے چاروں رکن میں رہتے ہیں۔

ابدال: چالیس ہوتے ہیں۔ بائیس یا بارہ شام میں اور اٹھائیس یا اٹھارہ عراق میں رہتے ہیں۔

اخیار: پانچو ہوتے ہیں یا سات سو، اور ان کو ایک جگہ قرار نہیں ہوتا،

سیاح ہوتے ہیں ان کا نام حسین ہوتا ہے  
ابرار: اکثر نے ان کو ابدال کہا ہے۔

نقباء: تین سو ہوتے ہیں ملک مغرب میں رہتے ہیں سب کا نام حسن ہوتا ہے  
عمد: چار ہوتے ہیں اور زمین کے چار گوشوں میں رہتے ہیں سب کا نام محمد ہوتا ہے  
غوث: ترقی کر کے فرد ہو جاتا ہے اور فرد ترقی کر کے قطب وحدت ہو جاتا ہے  
مکتوم: تو مکتوم ہوتے ہیں یعنی نام معلوم، مخفی اور پوشیدہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء  
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

## تصوف، صوفیا کی نظر میں

خواجہ جنید بغدادیؒ تصوف، مخلوق سے منہ موڑنے اور خالق سے تعلق جوڑنے کا نام ہے۔  
حضرت ابوالحسن نوریؒ تصوف، تمام خواہشات نفسانی کے چھوڑ دینے کا نام ہے۔  
حضرت خواجہ شبلیؒ تصوف، دونوں جہانوں میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھنے کی  
خواہش کا نام ہے۔

حضرت ابو حفص نیشاپوریؒ تصوف، مجموعہ آداب کا نام ہے۔

حضرت مرتضیٰؒ تصوف، مجموعہ اخلاق کا نام ہے۔

خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ تصوف، اجمالی معاملہ کے تفصیلی ہو جانے اور استدلالی  
معاملہ کے کشفی ہو جانے کا نام ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ تصوف، شریعت پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔

حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ تصوف، اللہ ہو کے بڑے مزے جو چاہے چکھ لے

کا نام ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ تصوف، خود کو مٹا دینے کا نام ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ۔ تصوف، ابتداء میں اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کا اور انتہا میں اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، کا نام ہے۔

مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ تصوف، بابا رشتہ سب سے توڑ، بابا رشتہ رب سے جوڑ، کا نام ہے۔  
مولانا احمد علی لاہوریؒ۔ تصوف، اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے اور مخلوق کو خدمت سے، راضی کرنے کا نام ہے۔

مولانا محمد عبداللہ در خواستیؒ۔ تصوف یہ ہے کہ، ہر ہر ادا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کی جھلک نظر آنے لگے۔

مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ۔ تصوف یہ ہے کہ، ہتھ کارِ دل، دل یا رِوَل، یعنی ہاتھ کام کاج میں مصروف رہیں۔ اور دل اللہ کی یاد میں مصروف رہے۔

مولانا شفیق الرحمن در خواستیؒ۔ تصوف یہ ہے کہ تمہیں حلوے اور مٹھائی میں اتنا لطف اور مزہ آئے جتنا اللہ کا نام لینے میں لطف اور مزہ آئے۔

جہاں میں اہل ایمان صورتِ خورشید جیتے ہیں

ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

نطق کو سونا ہے تیرے لبِ اعجاز پر

موجِ حیرت ہے ثریا، تیری رفعتِ پرواز پر

## سلاسلِ تصوف

تصوف کے اکثر سلسلے حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہیں۔

صرف سلسلہ نقشبندیہ حضرت ابو بکر صدیق کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔  
تفصیل اس طرح ہے۔

- (۱) سلسلہ نقشبندیہ۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ہندوستان، پاکستان، ماوراء النہر میں مشہور ہے۔
- (۲) سلسلہ قادریہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ عرب اور ہندوستان و پاکستان میں مقبول ہے۔
- (۳) سلسلہ چشتیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں بہت مشہور و مقبول ہے۔
- (۴) سلسلہ سہروردیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں مشہور ہے۔
- (۵) سلسلہ کبرویہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ توران اور کشمیر میں مقبول ہے۔
- (۶) سلسلہ شطاریہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ ہندوستان میں مشہور ہے۔
- (۷) سلسلہ شازلیہ۔ حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے اور یہ سلسلہ مغرب، مصر، سوڈان اور مدینہ میں مشہور ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہ ہے  
کہ دروے بود قیل و قال محمدؐ

## سلاسلِ اربعہ کی مثال

حضرت شاہ ابوسعیدؒ نے سلاسلِ اربعہ کی مثال انہار اربعہ کے ساتھ یوں دی ہے

دودھ کی نہر سلسلہ نقشبندیہ، شہد کی نہر سلسلہ قادریہ

شراب کی نہر سلسلہ چشتیہ، پانی کی نہر سلسلہ سہروردیہ

خُم لگا دے میرے منہ سے تیرے مے خانے کی خیر

اک دو جام سے ساتی میرا کیا ہوتا ہے

## نفس کے اقسام

نفس کے تین قسم ہیں (۱) نفس مطمئنہ: اگر نفس اکثر بھلائی و نیکی کی خواہش کرے تو اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں، جیسے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

(پ ۳۰ فجر آیت ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: اے اطمینان کرنے والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل

اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔

(۲) نفس لوامہ، اگر نفس اپنے کئے پر شرمندہ ہونے لگے تو اس کو نفس لوامہ کہتے ہیں۔

جیسے فرمایا۔

وَلَا تُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (پ ۲۹ قیامہ آیت ۲)

ترجمہ: اور قسم کھاتا ہوں میں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے۔

(۳) نفس امارہ: اگر نفس اکثر برائی کی طرف خواہش کرے اور اس پر شرمندہ بھی نہ ہو

تو اس کو نفس امارہ کہتے ہیں جیسے فرمایا۔

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ (پ ۱۳، یوسف، آیت ۵۲)

ترجمہ: تحقیق نفس البتہ حکم کرنے والا ہے ساتھ برائی کے۔

نفس نتواں گشتِ اِلَّا ذاتِ پیر  
دامنِ آں نفسِ کشِ محکمِ گبیر

## شریعت کے احکام

شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں۔

(۱) وہ احکام جو ظاہر سے متعلق ہوں خواہ ما مورات کے قبیلہ سے ہوں جیسے نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوٰۃ، نکاح، طلاق بیع وغیرہ یا منہیات کے قبیلہ سے ہوں جیسے کفر، شرک، زنا، چوری، سود وغیرہ، ان ظاہری احکام کو علم الفقہ کہتے ہیں۔

(۲) وہ احکام جو باطن سے متعلق ہوں خواہ ما مورات کے قبیلہ سے ہوں جیسے خوف خدا، عقائد دینیہ، اخلاص، صبر، شکر وغیرہ یا منہیات کے قبیلہ سے ہوں جیسے حرص، تکبر، عجب، حسد، ریا وغیرہ ان باطنی احکام کو علم تصوف کہتے ہیں تو تصوف کی حقیقت اصلاحِ نفس ہے کہ انسان عادات و کیفیاتِ حسنہ سے مزین ہو جائے اور عادات و خصائلِ رذیلہ سے پاک ہو جائے۔ اس کے لئے دو مجاہدے ہیں۔

پہلا مجاہدہ: اوصافِ حمیدہ کو اپنانا

یہ پندرہ ہیں۔

(۱) توحید (۲) اخلاص (۳) توبہ (۴) توکل (۵) صدق (۶) صبر (۷) شکر (۸) خوف

(۹) رجاء (۱۰) زہد (۱۱) شوق (۱۲) محبت (۱۳) تفکر (۱۴) مراقبہ (۱۵) محاسبہ

اوصافِ حمیدہ اور ان کے مصداق کا تفصیلی تذکرہ، فضائلِ صوفیا اور فضائلِ اہل اللہ میں موجود ہے

دوسرا مجاہدہ: اوصاف مذمومہ کو چھوڑنا

یہ بارہ ہیں۔

- (۱) کثرت اکل (۲) کثرت کلام (۳) غصہ (۴) حسد (۵) بخل (۶) حُب جاہ  
(۷) حُب مال (۸) تکبر (۹) خود پسندی (۱۰) ریاء (۱۱) بد نظری (۱۲) حُب نساء

مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر  
شبتانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا  
گور جا بن کے سیلِ شہدِ رُو گُوہ و بیاباں سے  
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

### اوصافِ مذمومہ اور ان کا علاج

(۱) کثرت اکل یعنی زیادہ کھانا و پینا کیونکہ پیٹ بھرنے سے حُب جاہ و مال کی خواہش پیدا ہوتی ہے جس سے بہت آفات پیدا ہوتی ہیں اور کم کھانے سے دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے اور اللہ سے مناجات کا مزہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس سے شہوتیں کمزور ہوتی ہیں اور عبادت گراں نہیں ہوتی۔

علاج اپنی خوراک مقررہ سے ایک لقمہ روزانہ کم کرو تو ایک ماہ میں ایک روٹی کم ہو جائے گی اور اس طریق سے نفس پر گرانی بھی نہ ہوگی، کیونکہ یک لخت پڑی ہوئی عادت کو چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ تدریجاً علاج ہوگا۔

جو تھوڑا ماہ ہے تو سارا نہ چکھ

تھوڑا سا کھا اور تھوڑا سا رکھ

حق نے فرمایا کُلُوا وَاشْرَبُوا

ساتھ ہی فرمایا وَلَا تُسْرِفُوا

(۲) کثرتِ کلام یعنی فضول اور بے ہودہ گفتگو زیادہ کرنا جس سے انسان کی زبان میں جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے، جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کے دل میں کچی آجاتی ہے اور غیبت کرنا ایسا ہے جیسے کوئی مُردہ مُسلمان کا گوشت کھائے اور یہ قبیح عمل ہے۔

فائدہ: غیبت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی مُسلمان کی پیٹھ پیچھے ایسی بات ذکر کرنی کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار گزرے، جیسے کسی کو بے وقوف یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب و نسب میں طعن کرنا یا کسی کے مکان، لباس، مویشی میں ایسا عیب لگانا جو اس کو ناگوار ہو خواہ زبان سے کہے یا اشارہ یا کنایہ سے کہے یا ہاتھ و آنکھ کے اشارہ سے یا نقل اتارنے سے یہ تمام امور غیبت میں داخل ہیں۔

علاج: بے ہودہ گفتگو کی سزا، نقصان پر غور کرے کہ اس کا انجام کیا ہوگا کیونکہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے تکبر، کینہ جیسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جھوٹ و غیبت وغیرہ کا انجام ظاہر ہے۔ اس لئے کثرتِ کلام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت

جس کا جتنا طرف ہے وہ اتنا ہی خاموش ہے

(۳) غصہ: اس سے دوسرے پر ظلم اور گالی دینا، زبان درازی کرنا جیسا گناہ ہوتا ہے اور اس سے کینہ، بدگمانی اور افشائے راز اور ہتکِ عزت کے عزم جیسی اندرونی معصیتیں پیدا ہوتی ہیں اور انتقام کے لئے خون جوش مارتا ہے جس سے ظاہری بیماری بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

علاج: اس کے دو طریقے تھے ہیں۔



۱۔ ریاضت و مجاہدہ سے اس کو توڑنا چاہئے مگر اس سے یہ مقصود نہیں کہ غصہ کا مادہ ہی باقی نہ رہے کیونکہ اگر غصہ کا مادہ ہی باقی نہ رہے گا تو کفار سے جہاد کیسے ہوگا۔ فساق اور اہل بدعت کی غیر شرعی باتوں پر ناگواری کا اظہار کیسے ہوگا اور ریاضت سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ انسان شریعت کے تابع ہو جائے اگر شریعت حکم دے تو بھڑک اٹھے اور کام کرے ورنہ چپ رہے۔

۲۔ دوسرا طریقہ عملی ہے کہ غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد کرو، نیز حالت کی تبدیلی کرو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور اگر اس سے بھی غصہ ختم نہ ہو تو وضو کر لو اور اپنا رخسار زمین پر رکھو تا کہ تکبر ٹوٹے اور نفس دے اور غصہ چلا جائے۔

فطرت کو ناپسند ہے سختی زبان میں

پیدا ہوئی نہ ہڈی اس لئے زبان میں

(۴) حسد یہ ہے کہ کسی کو خوشحالی میں دیکھ کر جلے اور گدھے اور اس کی اس نعمت کے زائل ہونے کو پسند کرے، قرآن و حدیث میں اس کی مذمت آئی ہے۔

اکثر حسد کی بیماری غرور، عداوت و خباثت نفس سے پیدا ہوتی ہے، حاسد اللہ کی نعمت میں بخل کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جیسے میں کسی کو کچھ نہیں دیتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اس کو کچھ نہ دے یہ شرعاً حرام ہے۔ البتہ اگر یہ خواہش کرے کہ جیسے دوسرے کے پاس نعمت ہے اسی طرح مجھے بھی مل جائے تو یہ غنبطہ ہے اور شرعاً جائز ہے۔

علاج: دو طریقہ پر ہے

۱۔ علمی علاج کہ حاسد اس حسد کے انجام پر غور کرے کہ اس میں حاسد کے لئے دنیا

کا نقصان ہے کہ وہ ہمیشہ اس رنج و بلا میں مبتلا رہے گا کہ دوسرے کو ذلت حاصل ہو اور دین کا بھی نقصان ہے کہ حاسد کے نیک عمل ضائع ہو جاتے ہیں محسود کا تو کچھ نہیں بگڑتا بلکہ اس کا نفع ہے کہ حاسد کی نیکیاں مفت اس کے ہاتھ میں آرہی ہیں۔

۲۔ عملی علاج کہ جس پر حسد ہے اس کی بہ تکلف تعریفیں کرے اس کے سامنے تواضع کرے اور اس کی نعمت پر مسرت کا اظہار کرے، جب چند دن ایسے کرے گا تو محسود کے ساتھ محبت پیدا ہو جائے گی اور حسد ختم ہو جائے گا اور اس بیماری سے نجات مل جائے گی۔

افسوس عمر کٹ گئی رنج و ملال میں  
دیکھا نہ خواب میں بھی جو تھا خیال میں

بند کر دیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیروں نے  
یہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہے

(۵) بخل۔ یہ اصل میں مال کی محبت کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ حُب مال سے دل دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے اللہ کی محبت والا تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور جب بخل مرتا ہے تو جمع کئے ہوئے مال کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اللہ کی ملاقات اس کو محبوب نہیں ہوتی۔ جبراً و قہراً آخرت کا تصور کرتا ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے مال کی کثرت و فراوانی سے انسان ذکر الہی سے غافل ہوتا ہے، صرف رقم حاصل کرنا پھر اس کی نگرانی کرنا پھر اس کو کسی کام میں لگانا، اسی میں اس کا وقت صرف ہوتا ہے اور یہ تمام دھندے دل کو سیاہ کرنے والے

ہیں، اس لئے بخل کا علاج اصل میں وہ ہے جو حُب مال کا علاج ہے۔

علاج: دو طریقہ پر ہے

۱۔ علمی علاج کہ بخل کے نقصانات معلوم کرو جس سے آخرت کی بربادی ہے اور دنیا کی بدنامی ہے۔

۲۔ عملی علاج کہ نفس پر جبر کرو خرچ کرنے کی بہ تکلف عادت ڈالو اور ضرورت سے زیادہ مال رکھنے سے پرہیز کرو اور اتنی مقدار حاصل کرو کہ اپنے اہل و عیال کا خرچہ حاصل ہو، باقی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور تمام وقت اللہ کی یاد میں گزارو۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر

خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں

کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

(۶) حُب جاہ۔ یعنی اپنی شہرت کی خود خواہش کرے اور اپنی مدح و ثناء کی خواہش کرے اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے اور اس سے انسان ریا اور مختلف گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں لوگوں کو دھوکہ دے کر جاہ کو حاصل کرتا ہے حُب جاہ سے مقصد وہی ہے جو حُب مال سے ہے کیونکہ اس سے بھی انسان مال حاصل کرنے کے لئے تدبیریں کرتا ہے کیونکہ جب لوگوں کے دلوں میں تعظیم کا اعتقاد پیدا ہو جاتا ہے تو لامحالہ لوگ اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور دوسروں کو اس مضمون میں ہم خیال بناتے ہیں تاکہ خلقت کے مطیع ہونے کے سبب مال کا جمع کرنا آسان ہو ورنہ مال جمع کرنے میں بہت حیلے و تدبیریں کرنی پڑتی ہیں

علاج: موت کی یاد ہے کہ ایک دن موت آنے والی ہے نہ یہ لوگ باقی رہیں گے نہ ہم باقی رہیں گے آخر یہ تعریف کتنے تک ہوگی، پھر یہ غور کرو کہ تعریف کرنے والا کس چیز کی تعریف کر رہا ہے اگر عزت و مال کی تعریف کر رہا ہے تو یہ وہی ہے کمال کی چیز نہیں کمال تو اللہ کی معرفت میں ہے۔ اگر تعریف تمہارے زہد و تقویٰ کی ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر واقعی تم میں زہد ہے تو یہ بات خوشی کی ہے نہ کہ دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اور اگر تم میں زہد نہیں تو اس تعریف پر خوش ہونا حماقت ہے۔

نہ پوچھو میری انتہا موت ہے

وہ مجرم ہوں جس کی سزا موت ہے

(۷) حُب و نیا: یہ صرف حُب جاہ و حُب مال کا نام نہیں بلکہ موت سے پہلے جس حالت میں ہو وہ سب دُنیا ہے اور دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، دُنیا کے تمام جھگڑے اور مخلوقات اور تمام موجودہ چیزوں کے ساتھ تعلق رکھنے کا نام دُنیا کی محبت ہے۔ جب انسان کو حیاتِ دُنویٰ کی زیبائش کا شوق پیدا ہو جاتا ہے تو صنعت و حرفت تجارت و زراعت کے ناپائیدار مشغلوں میں پھنس جاتا ہے کہ مبداء و معاد کی کچھ خبر نہیں رہتی اور اس کا باطن ان امور میں مشغول ہو جاتا ہے جس سے اکثر بیماریاں غرور و نخوت، حسد و کینہ، ریا و فخر، حرص و ہوس جیسی ظاہر ہوتی ہیں، حالانکہ دُنیا ذریعہ تھی آخرت کی زندگی بنانے کا، اس لئے چاہئے تھا کہ بقدر ضرورت دُنیا پر اکتفاء کرتا اور قناعت کرتا اور ذکرِ الہی میں مشغول ہوتا۔

علاج: اپنی موت کو یاد کرے اور اکثر یہ تصور کرے کہ ایک وقت خویش و اقرباء و مال سب کو چھوڑ کر جانا ہے تو پھر دُنیا کو مطلوب و محبوب و مقصود کیوں بنائے۔

زندگی کو خواہشِ زر میں بسر کرتے رہے

اک کفن کے واسطے کتنا سفر کرتے رہے

(۸) تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے کو صفاتِ کمالیہ میں دوسروں سے زیادہ سمجھے اور اس وقت اس کا نفس پھول جاتا ہے جس کی علامات یہ ہیں کہ راستے میں چلتے وقت دوسروں سے آگے قدم رکھنا، مجلس میں صدر مقام یا عزت کی جگہ بیٹھنا، دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا، اگر کوئی سلام کرنے میں پیش قدمی نہ کرے تو اس پر غصہ ہونا، اگر کوئی تعظیم نہ کرے تو اس پر راضی نہ ہونا، اگر کوئی نصیحت کرے تو ناک بھوں چڑھانا، حق بات معلوم ہونے پر اس کو نہ ماننا، عوام کو ایسی نگاہ سے دیکھنا جیسے کوئی گدھوں کو دیکھتا ہے۔ تکبر انتہائی بُری بیماری ہے تکبر کرنے والا تواضع سے محروم رہتا ہے۔ حسد اور غصہ دُور کرنے پر قادر نہیں ہوتا، ریا کاری کو نہیں چھوڑ سکتا اور نرمی کا برتاؤ نہیں کر سکتا، مسلمان بھائی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

علاج: اپنی حقیقت یاد کرے کہ میں ایک نجس اور ناپاک مٹی کا قطرہ ہوں اور آخر میں مُردار اور کیڑے مکوڑوں کی غذا ہوں اور اس وقت پیٹ میں نجاست بھری ہوئی ہے اور ہزاروں مصیبتیں و امراض بھوک و پیاس، سردی و گرمی کے حالات میں مقید ہوں تو پھر تکبر کس بناء پر ہے۔

ایک بات بہت تلخ کہی تھی اس نے  
بات تو یاد نہیں یاد ہے لہجہ اُس کا

گو ذرا سی بات پہ برسوں کے یارانے گئے  
لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

(۹) خود پسندی یعنی اپنے آپ کو اچھا سمجھنا، جب انسان اپنے کو نیکو کار سمجھنے لگ

جاتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور سعادتِ اُخروی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی تکبر کی ایک شاخ ہے۔ فرق یہ ہے کہ تکبر میں دوسرے لوگوں سے اپنے نفس کو بڑا سمجھتا ہے اور خود پسندی میں اپنے نفس کو اپنے خیال میں بڑا سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کی ضرورت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو اپنا حق خیال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم نہ سمجھنا اور اس کے زوال سے بے خوف ہو جانا ہے اس کو عُجْب و خود پسندی کہتے ہیں اور اگر اپنے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی مرتبہ اور با وقعت سمجھے تو یہ ناز کہلاتا ہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اپنی دُعاء کے قبول نہ ہونے سے اور اپنے موذی دشمن کو سزا و عذاب نہ ملنے پر حیرت ہوتی ہے۔ اور اگر اللہ کی نعمت پر خوش ہو اور اس کے چھن جانے کا دل میں خوف بھی ہو تو یہ خود پسندی نہیں۔

علاج اگر عُجْب غیر اختیاری نعمتوں پر ہو جیسے قوتِ حُسن و جمال تو اس وقت یہ سوچے کہ ان چیزوں کے حاصل کرنے میں میرا کیا دخل ہے کہ اس پر ناز کروں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے بغیر استحقاق کے یہ خوبیاں مجھے عطا کر دی ہیں۔ نیز یہ خوبیاں معرضِ زوال میں ہیں کہ بیماری و ضعف سے سب جاتی رہتی ہیں تو اپنی ناپائیداری پر عُجْب کرنا کیا ہے..... اور اگر عُجْب اختیاری نعمتوں پر ہو جیسے علم و ہنر و عبادت و غیرہ پر ناز ہو تو اس وقت غور کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ذہن و طاقت و ہمت و دماغ و ہاتھ پاؤں و بینائی نہ دیتے تو کمال کیسے حاصل کرتا یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے یہ چیزیں عطا کی ہیں اس پر عُجْب کیوں کروں.....

بس اتنی سی حقیقت ہے فریبِ خوابِ ہستی کی

کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی فسانہ ہو جائے

(۱۰) ریاء یہ ہے کہ عبادت و عملِ خیر کے ذریعہ سے لوگوں کے دلوں میں اپنی وقعت

ومنزلت کا خواہاں ہو اور یہ چیز عبادت کے مقصود کے خلاف ہے کیونکہ عبادت سے مقصود تو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا ہے اور اس جگہ لوگوں کی خوشنودی حاصل کر رہا ہے یہ شرک اصغر ہے ریاء مہلک مرض ہے۔

علاج دو طریق پر ہے (۱) اس کا سبب یا اپنی تعریف کی خواہش یا دنیاوی مال کا حرص یا مذمت کا خوف و اندیشہ ہوتا ہے اگر اس کا باعث مذمت کا خوف ہو تو اس وقت سوچے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہوں تو لوگوں کی مذمت سے مجھے کیا نقصان ہوگا اور اگر پسندیدہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کی فکر کروں ان کی مذمت سے کیا ہوگا اور اگر باعث اپنی مدح یا حرص ہے تو اس کا علاج گزر چکا ہے۔

(۲) جو اللہ و رسول کی طرف سے وعید آئی ہے اس انجام پر غور کرے کہ ریاء شرک ہے اور شرک کی سزا جہنم ہے۔ یہ سب شیطانی چالیں ہیں اور ان کا علاج موت کی یاد ہے

میں نے پوچھا جو زندگی کیا ہے  
ہاتھ سے گر کر جام ٹوٹ گیا

(۱۱) بد نظری: بُری نظر ایک بڑا فتنہ ہے اور شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا تھا،  
يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعُ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ  
(رواہ ابو داؤد عن بریدہ)

اے علی، اگر اچانک پہلی نظر اٹھ جائے تو معاف ہے لیکن دوسری نظر پر گرفت ہوگی بُری نظر، آنکھوں سے گزر کر ایک تصویر کی صورت دل میں جم جاتی ہے اور دل و دماغ میں گھومتی رہتی ہے!

جس سے صرف جسم و جان ہی نہیں، عقیدہ و ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے

خوب رُو خوب کام کرتے ہیں  
اک نگاہ میں غلام کرتے ہیں

تیرے آنے کا انتظار رہا  
عمر بھر موسم بہار رہا

علاج: بد نظری کی وجہ سے دنیا کی ذلت اور آخرت کی سزا پر غور و فکر کرنا چاہئے

اس سُراب رنگ و بو کو گلستان سمجھا ہے تو  
آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

حُسن والے حُسن کا انجام دیکھ  
ڈوتے ہوئے سورج کو وقتِ شام دیکھ

(۱۲) حُبِّ نِسَاءٍ: دنیا کے فتنوں میں سب سے شدید اور مشکل ترین فتنہ عورت کا

فتنہ ہے جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

ذُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ (آل عمران: ۱۴)

شیطان کے بارے میں قرآن کہتا ہے

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا شَيْطَانِ كَا مَكْرٍ وَفَرِيبٍ كَمُرُورٍ هَي

اور عورت کے بارے میں قرآن کہتا ہے

إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمًا (يوسف: ۲۸)

عورت کا مکر و فریب عظیم ہے، عورت وعدہ ایک سے کرتی ہے، ارادہ دوسرے کا کرتی ہے،

نظر تیسرے پر رکھتی ہے اور امید وارسب کو بناتی ہے

غضب کیا تیرے وعدے پہ اعتبار کیا



تمام رات قیامت کا انتظار کیا  
ہنسا ہنسا کے شب وصل اشک بار کیا  
تسلیاں دے دے کے مجھے بے قرار کیا  
تو نے وعدہ دیدار تو ہم سے کیا تھا  
یہ کیا کیا جہاں بھر کو امیدوار کیا

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

إِتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتَذِيرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ

(رواہ مسلم عن جابرؓ)

عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے  
مطلب یہ ہے کہ اجنبیہ عورت پر نظر کرنے سے شیطانی وساوس اور بُرے خیالات  
کا دروازہ کھل جاتا ہے

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

(رواہ الترمذی عن ابن مسعودؓ)

عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے مردوں کے  
سامنے خوب صورت بنا کر پیش کرتا ہے گویا کہ اجنبی عورت کا میک اپ شیطان کرتا  
ہے اس لئے وہ لوگوں کو خوبصورت لگتی ہے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ (رواه الترمذی عن عمرؓ)  
جب بھی کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے  
(جو گناہ کی دعوت دیتا ہے)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

(متفق علیہ عن اسامة بن زيدؓ)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ

(متفق علیہ عن ابی سعید الخدریؓ)

عورت باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے مرد انا کو بے وقوف بنا دیتی ہے!

اور بقول شاعر

کندیں اور بھی یوں تو کمند انداز رکھتے ہیں

تیری زلفوں کے خم کچھ اور ہی انداز رکھتے ہیں

چوم لیتی ہے کبھی لب کو کبھی زُخسار کو

تم نے زلفوں کو بڑا سر پہ چڑھا رکھا ہے

ایک عاشق نے اپنی محبوبہ کو سوائے ہوئے دیکھا تو کہا

چشم نیم باز عجب خوابِ ناز ہے

فتنہ تو سو رہا ہے درِ فتنہ باز ہے

ایک عاشق نے اپنی محبوبہ کو کہا میں نے تمہیں رات کو خواب میں دیکھا ہے آگے سے

اُس نے جواب میں کہا

آج یہ کہتے ہو دیکھا ہم نے تم کو خواب میں  
کل یہ کہتے تھے فرقت میں نہیں آتی ہے نیند  
اور انسان عورت کے فتنہ میں مبتلا ہو کر صرف مال و دولت ہی نہیں  
عزت و آبرو بھی گنوا بیٹھتا ہے!

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا ہی نہیں  
اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

نہ پھول تھے نہ چمن تھا نہ آشیانہ تھا  
چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا

یہ شکوہ بے وفائی کا یہ رونا کج ادائی کا  
سزا ہے دل لگانے کی مزہ ہے آشنائی کا

البتہ نیک اور صالح عورت اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ ، الطَّيِّبُ وَالْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ  
وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ،

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

(رواہ مسلم عن عبد اللہ بن عمروؓ)

علاج: موت کی یاد اور دنیا کی فنا ہے

کیونکہ دنیا بھی فانی ہے اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے

عورت بھی فانی ہے اور عورت کا حُسن و جمال اور جوانی بھی فانی ہے  
 پیام مرگ سے اے دل تیرا کیوں دم نکلتا ہے  
 مسافر روز جاتے ہیں یہ رستہ خوب چلتا ہے  
 عبث اس زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے  
 یہ جینا بھی کوئی جینا ہے، جس کے ساتھ مرنا ہے

### ابدال بننے کے تین طریقے

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آدمی تین اوصاف کی وجہ سے ابدال کی صف میں شامل ہوتا ہے۔

(۱) سلامتی قلب (۲) سخاوتِ نفس (۳) اصلاحِ ناس، یعنی لوگوں کی خیر خواہی  
 (۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس میں یہ تین اوصاف ہوں وہ زمرہ ابدال میں شمار ہوگا۔

(۱) رضا بالقضا (۲) احتراز عن المنہیات (۳) غضب لدین اللہ  
 (۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احياء العلوم میں فرماتے ہیں جو شخص ہر روز تین مرتبہ یہ دعائے نگی وہ درجہ ابدال میں لکھا جائے گا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ ارْحَمْ أُمَّةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## انسان پانچ قسم کے ہیں

(۱) غافل (۲) سائل (۳) مائل (۴) جاہل (۵) مُجادل، پہلے چار قسم کے انسانوں کو، انبیاء، علماء، صلحاء اور صوفیاء سے فائدہ اور نفع حاصل ہوتا ہے جبکہ پانچویں قسم مُجادل اور جھگڑالو انسان کی ہے جو نفع سے محروم رہتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے لئے تصوف کے سارے راستے آسان فرمادیں۔ آمین

## انمول موتی

درجہ ولایت کی انتہا، درجہ نبوت کی ابتدا ہوتی ہے

تصوف میں احوال نہیں، اوصاف مقصود ہوتے ہیں

عافیت تنہائی میں ہے، سلامتی خاموشی میں ہے

جب 'نیم شب' کی دولت ہاتھ آتی ہے تو 'نیم روز' کی دولت کو قربان کر دیا جاتا ہے

جب آدمی کامل ہو جاتا ہے تو اُس کی خاموشیاں بھی بولنے لگتی ہیں

تواضع کی حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی حق کی بات کرے اُسے فوراً قبول کر لو

مخلوق کی اجرت نہیں، خالق کی قربت کے طلبگار بنو

دین کی حقیقت تسلیم و رضا ہے

ہر عمل پہلے، ریا، پھر، عادت، پھر، عبادت، بنتا ہے

چار الفاظ تباہی و بربادی کا سبب ہیں

أَنَا وَنَحْنُ وَوَلِيُّ وَعِنْدِيْ جَب ان کا استعمال بطور تکبر کے ہو

## کمال شاعری

بعض اوقات شاعر اپنے اشعار میں کوئی نہ کوئی صفت استعمال کرتا ہے مگر چونکہ ہمیں اس صفت کا علم نہیں ہوتا اس لئے ہم ان اشعار کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ شاعر نے اپنا کمال دکھانے کیلئے اپنے بہترین لہجات اور دماغ کی تمام صلاحیتیں صرف کر دی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں چند اشعار لکھتا ہوں جس میں شاعر نے صفت مربع استعمال کی ہے!

کروں کیا خفا ہے الہی وہ دلبر  
خفا ہے وہ مجھ سے عبث کیوں سمن بر  
الہی عبث کیوں خفا ہے غضب ہے  
وہ دلبر سمن بر غضب ہے ستم گر

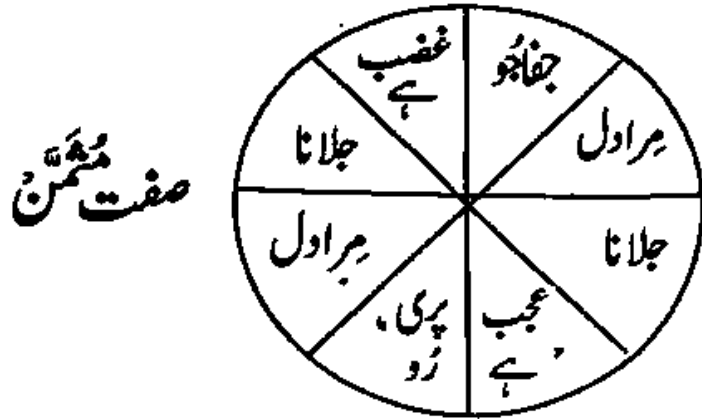
اب ان اشعار کو چار خانوں میں اس طرح تقسیم کریں

صفت مربع	کروں کیا	خفا ہے	الہی	وہ دلبر
	خفا ہے	وہ مجھ سے	عبث کیوں	سمن بر
	الہی	عبث کیوں	خفا ہے	غضب ہے
	وہ دلبر	سمن بر	غضب ہے	ستم گر

اب ان اشعار کو خواہ اوپر سے نیچے پڑھئے خواہ نیچے سے اوپر کی طرف یاد آئیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں پڑھیں آپ کو وہی اشعار نظر آئیں گے جو پہلے لکھے جا چکے ہیں!

اسی طرح یہ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

مرا دل جلانا غضب ہے جفا جو  
 مرا دل جلانا عجب ہے پری زو  
 اس شعر کو آٹھ خانوں والے دائرے میں یوں لکھ کر دیکھیں



مندرجہ بالا شعر کو آپ جس خانے سے شروع کریں گے آپ کو ایک نیا مصرع ملے گا اور اس طرح آپ کو ایک شعر کی بجائے آٹھ مصرعے اور چار شعر مل جائیں گے۔ اسی طریقے پر کمال شاعری کا زبردست نمونہ ملاحظہ ہو

سرخوش عجب این کہ ز اتفاق بے حد افتاد موافق بہ بحساب ابجد  
 ناز و محبوب عاشقی و آفت بے عقل و دراز قنہ و کوتاہ قد  
 ۵۳۵ ۵۳۵ ۲۱۳ ۲۱۳ ۲۸۱ ۲۸۱ ۵۸ ۵۸

اسی طریقے پر امیر خسرو کا یہ شعر بھی اعجازی حیثیت کا مالک ہے جو اگرچہ بے معنی سا ہے لیکن غور طلب ہے کہ الٹنے کی صورت میں بھی یہ ربط حروف کس خوبصورتی کے ساتھ بغیر کسی نقص کے قائم رہے اور اعراب تک میں فرق نہ آیا!

شکر بہتر از وی وزارت برکش  
 شو بہرہ بلبیل بلب ہر مہوش

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

# فضائل صوفیا

از انادات

شیخ الحدیث حضرت درخوآستی کے جانشین  
شیخ الحدیث و التفسیر خطیب اسلام

حیرت پر یقت حضرت مولانا  
محمد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
امین و ناشر

مہتمم - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
مرکزی راہنما - جمعیت علماء اسلام پاکستان  
نائب امیر مرکزی - مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

ناشر

مکتبہ شیعہ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور  
گرین ٹاؤن ضلع جیم یارڈن  
پوسٹ نمبر 5

Web: www.shaikedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448



## فضائل صوفیا

اللہ رب العزت سورہ توبہ میں ارشاد فرماتے ہیں  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ  
 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھی بنو۔  
 ابوداؤد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے  
 إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ أَحَبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ  
 اللہ رب العزت کا پسندیدہ عمل یہ ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لئے ہو  
 اور نفرت بھی اللہ کی رضا کے لئے ہو۔

### حضرت رابعہ بصریہؒ کے اشعار

تَفْصِي الْإِلَهَ وَأَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهُ  
 هَذَا الْعُمَرِيُّ فِي الْقِيَّاسِ بَدِيعُ  
 لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَا طَعْنَهُ  
 إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

اللہ کی نافرمانی بھی کرتے ہو اور اُس سے محبت کا دم بھی بھرتے ہو  
 واللہ یہ چیز عقل کے بھی خلاف ہے

اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اللہ کی فرمانبرداری کرتے  
 کیونکہ محبت کرنے والا محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے

## صوفی اللہ کا انتخاب

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اللَّهُ يُجْتَبَىٰ إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ. (شوریٰ: ۱۳)

اللہ کے بندوں کے دو گروہ اور دو جماعتیں ہیں۔

ایک جماعت وہ ہے جسے اللہ اپنی ذات کے لئے چن لیتا ہے۔ اور اسے، مجتبیٰ، مرتضیٰ اور مصطفیٰ بنا دیتا ہے۔ یہ وہی عمل ہے اور طالب کو وصالِ مطلوب کیلئے محنت اور جدوجہد نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ اللہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اور ایک جماعت وہ ہے جو محنت و جدوجہد اور انابت کے ذریعہ اللہ تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ اسے خود تک پہنچنے کا راستہ دکھا دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کبھی رب کی چاہت ہوتی ہے اس لئے بندے کو اپنی ذات کے لئے چن لیتا ہے۔ اور کبھی بندے کی چاہت ہوتی ہے تو اسے اپنی ذات تک پہنچنے کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید

یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

دل میں سماگئی ہیں قیامت کی شوخیاں

دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں

## صوفی کی حقیقت

صوفی وہ ہے جس کا ظاہر صاف ہو، صوفی وہ ہے جس کا باطن صاف ہو،

صوفی وہ ہے جس کا لباس صاف ہو، صوفی وہ ہے جس کا دل صاف ہو

صوفی وہ ہے جس کا لباس سادہ ہو، صوفی وہ ہے جس کا مزاج سادہ ہو  
 صوفی وہ ہے جس کی خلوت پاکیزہ ہو، صوفی وہ ہے جس کی جلوت پاکیزہ ہو  
 صوفی صافی ہوتا ہے، شریعت کا پیروکار ہوتا ہے، طریقت کا امیدوار ہوتا ہے  
 صوفی کے دل میں غبار نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی محبت کا ثمار ہوتا ہے  
 صوفی نفرت نہیں محبت، بخل نہیں سخاوت، تکبر نہیں تواضع، فنا نہیں بقا، کاسبق دیتا ہے!  
 صوفی مجرم نہیں جرم سے نفرت کرتا ہے۔

خدا رکھے بہت اونچا ہے معیار نظر اس کا  
 بوقت فیض جس نے اپنے بیگانے نہیں دیکھے

## صوفی کی توحید

صوفی کی نظر اپنی ذات پر نہیں بلکہ اللہ کی توحید پر ہوتی ہے۔  
 صوفی کو اپنی ذات سے نہیں بلکہ اللہ کی توحید سے پیار ہوتا ہے۔  
 حضرت منصورؒ حلاج کو جب دار پر لے جایا گیا تو آپ سے آپ کے مریدین اور آپ  
 کے منکرین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مریدین کی مجھ پر  
 نظر ہے اور مجھ سے حسن ظن ہے اس لئے ان کو ایک حصہ ثواب ملے گا جبکہ منکرین کی  
 توحید پر نظر ہے اس لئے ان کو دو حصے ثواب ملے گا۔  
 اور شریعت میں توحید اصل ہے، حسن ظن فرع ہے۔  
 پھر حضرت منصورؒ حلاج کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی ذات  
 پر قربان کر دیا

زباں سے کہہ بھی دیا لا اِلهَ اِلاَّ تو کیا حاصل  
 دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند  
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

اے میرے دوست ذرا دیکھ میں ہارا تو نہیں  
میرا سر بھی تو پڑا ہے میری دستار کے ساتھ

بجرم عشق تو ام می کشند و غوغا ایست  
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا ایست

چوں قلم در دست غدارے رسید  
لا جرم منصور بردارے رسید

ایک ہی منزل تھی ہم عشق کے دیوانوں کی  
قد و گیسو سے چلے دار و رسن تک پہنچے

یہ رُتبہ بلند ملا جس کو مل گیا  
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

## صوفی کا علم

حضرت بایزیدؒ بسطامی فرماتے ہیں۔

میں نے تیس سال مجاہدے میں صرف کئے

اور معلوم یہ ہوا کہ علم پر عمل کرنے سے زیادہ کوئی چیز مشکل نہیں۔

آنکھیں کھلیں تو جاگ اٹھیں حسرتیں تمام  
اس کو بھی کھودیا جسے پایا تھا خواب میں

## صوفی کا علم

حضرت معروفؒ کرنخی اپنے چند شاگردوں اور خلفاء کے ساتھ دریائے دجلہ کے کنارے موجود تھے ایسے میں چند نوجوان جو شراب کے نشے میں دھت تھے وہاں آدھمکے اور ملاں مولویوں کا مذاق اڑانے لگے۔

حضرت شیخ کے مریدین نے کہا حضرت ان کے لئے بددعا کریں اللہ انہیں تباہ و برباد کر دے۔ دیکھئے ناں، ایک طرف شباب ہے دوسری طرف شراب ہے اوپر سے اللہ والوں سے استہزاء و مذاق ہے۔

اور حضرت اشیخ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اور فرمایا  
اے میرے پروردگار، جیسے آپ نے ان نوجوان بچوں کو دنیا کی خوشیاں نصیب فرمائی ہیں،  
کیسے اچھل رہے ہیں، کود رہے ہیں، خوش ہو رہے ہیں۔

اے میرے پروردگار، میرے ان بچوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب فرما دیں  
تا کہ جنت میں بھی خوشیاں مناتے داخل ہو جائیں، سبحان اللہ  
ایسے واقعات خواجہ جنید بغدادیؒ اور خواجہ ذوالنون مصریؒ کی طرف بھی منسوب ہیں۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے  
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

تجھے یاد ہے ساقی تیرا رکھا تھا بھرم  
بے پیئے ہم نے قدم ڈالے تھے بہکے بہکے

## صوفی کی عبادت

صوفی کی عبادت درجہ احسان و اخلاص کا مصداق ہوتی ہے۔  
حضرت اولیس قرنی تین تین دن اور رات مسلسل بغیر کھائے پیئے اور سوئے اللہ کی  
عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

اُن کے خط کی آرزو ہے اُن کی آمد کا خیال  
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبار انتظار  
چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط  
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا  
تم میرے پاس ہوتے ہو گویا  
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

## صوفی کی محبت

صوفی مخلوق سے نہیں خالق سے محبت کرتا ہے۔ پھر خالق بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔  
صوفی مخلوق کو نہیں خالق کو اپنا محبوب بناتا ہے پھر خالق بھی اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔  
صوفی مخلوق کو نہیں خالق کو اپنے دل میں بساتا ہے  
پھر خالق بھی اُسے اپنے دل میں بسا لیتا ہے۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (ماندہ: ۵۴) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ  
سے محبت کرتے ہیں اور اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔ میرا بندہ عبادات اور  
نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا

ہوں اور پھر میں اس کا، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور زبان بن جاتا ہوں یعنی میں ان اعضاء کا محافظ بن جاتا ہوں اور یہ اعضاء گناہوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے جب اللہ رب العزت اپنے کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبریل کو بلا کر اطلاع کرتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر جبریل آسمان اور زمین والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ نے فلاں کو اپنا دوست اور محبوب بنا لیا ہے تو آسمان اور زمین والے بھی اُس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

بادِ نسیم آج بہت مُشک بار ہے  
شاید ہوا کے رخ پر کھلی زلفِ یار ہے

## صوفی کی توبہ

اللہ رب العزت کا فرمان ہے، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا.  
(تحریم: ۸)

اے ایمان والو! اللہ کی جانب سچی توبہ کرو،  
حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں عام لوگوں کی توبہ گناہ سے ہوتی ہے یعنی جب اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں تو پھر توبہ کرتے ہیں جبکہ خاص لوگوں کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے۔  
یعنی جب اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں تو پھر توبہ کرتے ہیں۔

مختصر حالِ چشم و دل یہ ہے

اس کو آرام اُس کو خواب نہیں

حضرت حبیبؒ عجمی، سود خورتھے توبہ کے لئے حضرت حسن بصریؒ کے پاس تشریف لے

جار ہے تھگی کے بچوں نے دیکھا تو کہنے لگے وہ دیکھو حبیب خائب جا رہا ہے  
توبہ کے بعد واپس لوٹے تو پھر گلی کے بچوں سے واسطہ پڑا تو انہوں نے کہا وہ دیکھو  
حبیب تائب آ رہا ہے!

ایک ہی دن، ایک ہی راستہ، ایک ہی گلی، وہی بچے، وہی لوگ لیکن جب انداز بدلاتا تو  
صدا بھی بدل گئی،

رب کی طرف سے محبت کی آواز لگ گئی اور اللہ کے بندوں کی نظر اور زبان بدل گئی۔

ہر اک مکاں کو ہے مکیں سے شرف اسد  
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

## صوفی کی تواضع

ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت مالکؒ بن دینار کو، ریاکار، کے نام سے بلایا  
تو آپ نے فرمایا بیس سال ہو گئے مجھے کسی نے اصلی نام سے نہیں پکارا۔  
لیکن تجھے میرا نام اور میرا کام، دونوں معلوم ہو گئے۔

حضرت معروف کرخیؒ پر بعض لوگوں نے خاک ڈال دی، داڑھی اور کپڑے خاک آلود  
ہو گئے، تو اپنے نفس کو خطاب کر کے فرمانے لگے اے نفس، شکر کر کہ تجھ پر صرف خاک  
ڈالی گئی جبکہ تو خاک نہیں آگ کے لائق تھا۔

ہم پر یہ سختی کی نظر، ہم ہیں فقیر راہ گزر  
رستہ کبھی روکا تیرا، دامن کبھی تھاما تیرا



## صوفی کی متاع

ایک صوفی کی کل متاع تین چیزیں تھیں  
(۱) لکڑی کا پیالہ (۲) چڑے کا تکیہ (۳) کنگھی  
پیالے میں پانی پی لیتے،

جب نیند آتی تو تکیہ پر سر رکھ کے لیٹ جاتے،  
جب بال بکھرتے تو کنگھی کر لیتے۔

ایک مرتبہ کسی شخص کو چلو سے پانی پیتے دیکھا تو پیالہ پھینک دیا،  
ایک اور شخص کو بازو پر سر رکھے لیٹے دیکھا تو تکیہ پھینک دیا۔  
ایک اور شخص کو بالوں میں انگلیاں پھیرتے دیکھا تو کنگھی بھی پھینک دی۔  
یوں دنیا کے سارے دھندوں سے صوفی آزاد ہو گیا۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے  
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

## صوفی کا شیطان سے مقابلہ

حضرت حاتم امّ قرماتے ہیں شیطان ہر روز صبح کو مجھے وسوسہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے  
تین سوال کرتا ہے۔

پوچھتا ہے کیا کھاؤ گے، میں جواب دیتا ہوں، موت  
کیونکہ آخری کھانا موت ہے  
پوچھتا ہے کیا پہنو گے، میں جواب دیتا ہوں، کفن

کیونکہ آخری لباس کفن ہے

پوچھتا ہے کہاں رہو گے میں جواب دیتا ہوں، قبر

کیونکہ آخری ٹھکانہ قبر ہے

پھر یہ کہہ کر چلا جاتا ہے، یا تم بہت برے شخص ہو۔ میری ایک بھی نہیں چلنے دیتے۔

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

## صوفی کا بیوی سے مکالمہ

حضرت حاتم اصفم نے ایک مرتبہ اپنی بیوی سے کہا، میں تجھ سے چار مہینے کے لئے دور جا رہا ہوں، بتاؤ تمہیں کس قدر خرچہ درکار ہوگا۔

بیوی بھی اللہ والی تھی، اس نے کہا جتنی میری زندگی ہے۔

حضرت حاتم نے کہا، تمہاری زندگی میرے ہاتھ میں نہیں،

بیوی نے کہا، پھر میری روزی بھی آپ کے ہاتھ میں نہیں

پھر کہا، آپ روزی کھانے والے ہیں روزی دینے والے نہیں۔

روزی کھانے والا چلا جائے گا، لیکن روزی دینے والا میرا رب رحمان کہیں نہیں جائے گا۔

خدا کو بھول گئے لوگ فکر روزی میں

خیال رزق ہے رازق کا خیال نہیں

## صوفی صانع کا نظارہ کرتا ہے

ایک دن موسم خوشگوار تھا، بادل اور بارش نے موسم کو حسین بنا دیا تھا۔

حضرت رابعہ بصریہ کمرے کے اندر عبادت میں مصروف تھیں خادمہ نے باہر سے آواز لگائی

رابعہ باہر نکلو میں تمہیں قدرت کا حسین نظارہ دکھلاؤں اور رابعہ نے اندر سے آواز لگائی  
اری تم اندر آؤ میں تمہیں قادر کا حسین نظارہ دکھلاؤں  
اور کہا میرا کام صنعت کو نہیں خود صانع کو دیکھنا ہے۔

ہر لمحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی  
کیا شام کا سناٹا، کیا رات کی تنہائی  
عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو  
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

## صوفی کی نظر

مولانا رومیؒ پر حضرت شاہ شمس تبریزؒ کی نظر پڑی تو ان کی دل کی دنیا بدل گئی  
ایک مرتبہ مولانا رومی علم کلام و منطق کے مشکل مباحث طلباء کو پڑھا رہے تھے  
حضرت شاہ شمس تبریزؒ تشریف لائے اور پوچھا، ایں چیست..... یہ کیا ہے، کونسا علم ہے  
مولانا رومی نے ارشاد فرمایا، ایں آں علمست کہ تونہ دانی  
یہ وہ علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔

تو شمس تبریز نے ساری کتابیں اٹھا کر پانی کے تالاب میں پھینک دیں  
تو شور مچ گیا علم گھل گیا، علم رل گیا، علم پانی پانی ہو گیا  
حضرت شاہ شمس تبریزؒ نے تالاب سے کتابیں باہر نکالیں تو ان پر پانی نے کچھ اثر  
نہیں کیا تھا۔

کتابوں کو جھاڑتے تھے تو مٹی اور گرد اڑتی تھی۔ مولانا رومیؒ یہ منظر دیکھ کر بڑے حیران  
ہوئے اور شمس تبریزؒ سے پوچھا، ایں چیست، یہ کیا ہے، کونسا علم ہے۔

حضرت شمس تبریزؒ نے جواب دیا، ایں آں علمست کہ تو نہ دانی  
یہ وہ علم ہے جسے تو نہیں جانتا۔

پھر مولانا رومی نے حضرت شاہ شمس تبریزؒ کی صحبت اختیار کی اور معرفت میں بھی بڑا  
مقام حاصل کیا۔ اور یہ شعر کہا

مولوی نہ شد ہرگز مولائے روم  
تا غلام شمس تبریز نہ شد

اور اقبال نے بھی کہا

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے  
وہی آب و گل ایراں وہی تبریز ہے ساقی

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش  
لاکھ حکیم سربجیب ایک حکیم سربکف

### صوفی کا ہدیہ

حضرت مالکؒ بن دینار نے ایک دیوانے اور مجذوب نوجوان کو کچھ مال بطور ہدیہ کے  
دیا تو اُس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا،

اگر یہ مال حلال ہو تو حساب دینا پڑے گا اور اگر مال حرام ہو تو عذاب بھگتنا پڑے گا۔  
مجھے حساب اور عذاب دونوں سے ڈر لگتا ہے۔

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق  
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

## صوفی کا دل

ایک اللہ والے نے ایک مجذوب کو دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں بندھے تھے اور وہ خوشی سے نعرے لگا رہا تھا۔ اللہ والا بڑا حیران ہوا۔ تو مجذوب نے کہا بیڑیوں نے میرے ہاتھ پاؤں کو جکڑا ہے میرے دل کو تو نہیں۔

اہل دل شدت غم سے کہاں گھبراتے ہیں  
اوس پڑتی ہے تو پھول اور نکھر جاتے ہیں

پڑا فلک کو دل جلوں سے کام نہیں  
جلا کر راکھ نہ کروں تو داغ نام نہیں

بچپن ہی سے لکھی تھی مقدر میں اسیری  
ماں باپ کہا کرتے تھے دل بند، جگر بند

## صوفی کی دولت

صوفی دنیا کی دولت نہیں بلکہ آخرت کی دولت کا طلبگار ہوتا ہے  
صوفی دنیا میں رہتا ہے لیکن دنیا کی محبت کو دل میں داخل نہیں ہونے دیتا  
صوفی مخلوق کی دولت نہیں بلکہ خالق کی قربت کا متلاشی ہوتا ہے  
پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے  
سارے جہاں کو کوچہ جاناں کئے ہوئے

## صوفی کا ایمان

صوفی کے ایمان کی حقیقت اللہ پر توکل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے  
 وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (مائدہ: ۲۳)  
 مومن تو اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؑ سے کسی نے سوال کیا ایمان کی حقیقت کیا ہے؟  
 آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس تمہارے سوال کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ جو  
 کچھ میں کہوں گا وہ قول ہوگا، جبکہ مجھے اس کا جواب عمل سے دینا چاہئے۔

ہاں ایک صورت ہے، میں مکہ مکرمہ جا رہا ہوں، تم میرے رفیق سفر بن جاؤ، راستے میں  
 تمہیں تمہارے سوال کا جواب بھی مل جائے گا وہ آدمی تیار ہو گیا، رفیق سفر بن گیا۔

راستے میں ہر رات غیب سے دوڑوٹیاں اور دو پیالے پانی کے ظاہر ہوتے،  
 حضرت ابراہیم ایک روٹی اور ایک پیالہ پانی خود لیتے اور دوسری روٹی اور پانی کا پیالہ  
 اپنے رفیق سفر کو دیتے، سلسلہ چلتا رہا اور سفر ہوتا رہا۔

ایک مرتبہ دوران سفر جنگل میں ایک بوڑھا گھڑسوار نمودار ہوا حضرت ابراہیم سے  
 ملاقات کی باہمی گفتگو کی اور کچھ دیر بعد وہ چلا گیا،

رفیق سفر نے پوچھا، اے شیخ، گھڑسوار کون تھا، آپ نے فرمایا وہ تیرے سوال کا جواب تھا!  
 فرمایا وہ بوڑھا آدمی حضرت خضر علیہ السلام تھے جو میرے ہم سفر بننا چاہتے تھے

لیکن میں نے انکار کر دیا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا اعتماد اللہ سے ہٹ جائے اور میں  
 خضر علیہ السلام پر اعتماد کرنے لگوں اور یہ چیز میرے توکل کے خاتمے کا سبب بن  
 جائے حالانکہ ایمان کی حقیقت تو، توکل علی اللہ ہے!

کبھی اے حقیقت منظر نظر آ لباس مجاز میں  
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

## صوفی کی طہارت

صوفی ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی طہارت کا بھی التزام کرتا ہے،  
جسمانی پاکیزگی کے ساتھ روحانی پاکیزگی کا بھی اہتمام کرتا ہے۔

نظافت بدن کے ساتھ نظافت قلب پر بھی نظر رکھتا ہے

ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے جس کے لئے طہارت شرط ہے۔

طہارت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی اب ظاہری طہارت کیلئے ظاہری چیز یعنی پانی  
کی ضرورت ہوگی جس سے آدمی اپنی ظاہری نجاست کو دور کرے گا اور باطنی طہارت  
کیلئے باطنی چیز یعنی توبہ کی ضرورت ہوگی جس سے آدمی اپنے باطن یعنی دل اور روح  
کی صفائی کرے گا اور غلط عقیدہ و عمل کی نجاست کو دور کرے گا اور معرفتِ الہی کو حاصل  
کرے گا۔ جیسا کہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (بقرہ: ۲۲۲)

اللہ کی ذات ظاہری اور باطنی طہارت اختیار کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتی ہے۔  
اسی وجہ سے وضو کے آخر میں یہ دعا پڑھی جاتی ہے جس میں ظاہری و باطنی دونوں  
طہارتوں کا ذکر ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (رواہ الترمذی عن عمّ)

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں

کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

## صوفی کا وضو

صوفی جب وضو کی نیت اور ارادہ کرے تو ظاہری اعضاء کی طہارت کے ساتھ باطنی اعضاء کی طہارت کی بھی نیت اور ارادہ کرے۔  
 جب ہاتھ دھوئے تو دل سے دنیا کی محبت بھی دھو ڈالے۔  
 جب کلی کرے تو اپنی زبان کو غیر اللہ کے ذکر سے اور اپنے منہ کو حرام چیزوں کے کھانے سے بھی خالی کر دے۔  
 جب ناک صاف کرے تو حرام چیزوں کو سونگھنے سے بھی اپنی ناک کو صاف کر دے۔  
 جب چہرہ دھوئے تو نفس اور شیطان کی تمام پسندیدہ چیزوں کو بھی دھو ڈالے  
 جب بازو دھوئے تو دنیا کی تمام لذتوں سے دست بردار ہو جائے  
 اور اب لازم ہے کہ ان ہاتھوں کو ظلماً کسی پر نہ اٹھائے  
 جب سرکان اور گردن کا مسح کرے تو اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کر دے  
 جب پاؤں دھوئے تو اب لازم ہے ان قدموں پر بغیر حق کے کھڑا نہ ہو  
 خود دار ہے جو خدا خدا کرتا ہے  
 حق گو ہے جو حق حق کی صدا کرتا ہے  
 کرتی نہیں کچھ زباں ہی شکرِ نعمت  
 ہر مومے بدن حمد و ثنا کرتا ہے

## صوفی کی نماز

حضرت حاتمِ اصمؓ سے پوچھا گیا آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں  
 جواب دیا، جب نماز کا وقت آتا ہے تو وضو کرتا ہوں ایک ظاہری وضو، دوسرا باطنی وضو



ظاہری وضو پانی سے کرتا ہوں اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں  
پھر مسجد میں جاتا ہوں اور اپنے سامنے بیت اللہ کا مشاہدہ کرتا ہوں، مقام ابراہیم کو  
دونوں ابروؤں کے درمیان رکھتا ہوں، دائیں جانب جنت کا اور بائیں جانب جہنم کا  
تصور کرتا ہوں

پل صراط کو پاؤں کے نیچے اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے محسوس کرتا ہوں پھر عظمت  
کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور احترام کے ساتھ قیام کرتا ہوں ہیبت سے قرأت، انکسار  
سے رکوع، عجز سے سجود، وقار سے قعود کرتا ہوں، اور شکرِ الہی سے سلام پھیرتا ہوں  
اور فرمایا توفیق دینے والا تو میرا اللہ ہی ہے۔

بس اک داغِ سجدہ میری کائنات  
جبینیں تری آستانے ترے

وہ سجدہ، روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی  
اُسی کو آج ترستے ہیں، منبر و محراب

یہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے  
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

## صوفی کی زکوٰۃ

صوفی سخی ہوتا ہے بخیل نہیں ہوتا صوفی اپنی ملکیت میں کچھ نہیں رکھتا سب کچھ اللہ کے  
راستے میں لٹا دیتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں صوفی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی پیروی کرتا ہے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول اللہ کے خوشی کے لئے اپنا سب

کچھ قربان کر دیا

اس لئے صوفی پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی کیونکہ وہ سرے سے مال کو ہی جمع نہیں کرتا  
اس وجہ سے نہ وہ صاحب نصاب بنتا ہے اور نہ اس پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے  
دل پہ لیا ہے داغِ عشق کھوکے بہارِ زندگی  
اک گلِ تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

## صوفی کا روزہ

صوفی فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت کے ساتھ رکھتا ہے  
مثلاً ایامِ بیض، یومِ عرفہ، یومِ عاشورا، یومِ الاثنین، یومِ النہیس کے روزے، شوال،  
رجب، شعبان میں روزے وغیرہ

خواجہ جنید بغدادی فرماتے ہیں الصوم نصف الطريقة۔ روزہ نصف طریقت ہے  
یعنی طریقت کا آدھا سفر صرف روزہ سے طے پا جاتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم صومِ داؤدی کو پسند فرماتے تھے یعنی ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا  
جائے، تاکہ روزہ عادت نہ بنے بلکہ مجاہدہ اور عبادت بنے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں  
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

## صوفی کا حج

خواجہ جنید بغدادی فرماتے ہیں صوفی کے لئے لازم ہے  
جب وہ حج کیلئے ملک، وطن، قوم سے کوچ کرے تو ساتھ میں گناہوں سے بھی کوچ کرے،

جب راستے کی منزلیں طے کرے تو ساتھ میں راہِ حق کی منزلیں بھی طے کرے  
 جب منزلوں پر قیام کرے تو ساتھ میں راہِ عشق میں بھی قیام کرے۔  
 جب میقات پر احرام باندھنے کے لئے اپنے وجود سے لباس اتارے  
 تو ساتھ میں اپنے بشری اوصاف کو بھی وجود سے جدا کر دے  
 جب اپنے وجود پر احرام باندھے تو ساتھ میں اپنے وجود کو  
 اتصفوا باوصاف اللہ کے مصداقِ خدائی اوصاف سے بھی متصف کرے  
 جب زبان سے لیک اللهم لیک کا ترانہ گائے تو ساتھ میں اپنے جسم و جان کو بھی  
 تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداقِ صبغة اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔  
 جب اس کا جسم ”خانہ کعبہ“ کا طواف کرے تب اس کا دل بھی ”عرش معلیٰ“ کا  
 طواف کرے  
 جب اُس کی چشمِ ظاہر، خانہ کعبہ، کا دیدار کرے تب اُس کی چشمِ باطن، جمال یار، کا  
 نظارہ کرے۔  
 جب صفا اور مروہ کی دوڑ لگائے تو نفس اور شیطان کی بھی دوڑ لگوا دے۔  
 جب اُس کا جسم منیٰ، عرفات، مزدلفہ کا چکر لگائے تو اس کی رُوح کو بھی مشاہدہِ حق  
 نصیب ہو جائے۔  
 جب شیطان کی طرف کنکریاں پھینکتے تو اپنی بُری خواہشات بھی اُس کی طرف پھینک دے  
 جب قربان گاہ میں جانور کی قربانی کرے تو اپنی خواہشاتِ نفس کو بھی قربان کر دے  
 یہ کس مقام پہ لایا جنوں، خدا جانے  
 سنبھل سنبھل کے قدم رکھ رہے ہیں دیوانے

## صوفی کی قربانی

لوگ اللہ کے راستے میں جانور کی قربانی دیتے ہیں

جبکہ صوفی اللہ کے راستے میں اپنی جان کی قربانی دیتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں میں نے حج کے ایام میں منیٰ کے میدان میں ایک نوجوان کو دیکھا جو نہایت ہی اطمینان اور سکون کے ساتھ دعا مانگنے میں مصروف تھا جبکہ باقی تمام لوگ قربانی کے عمل میں مصروف تھے۔ تو میں اُس کا عمل دیکھنے اور اُس کی دُعا سُننے کیلئے اُس کے قریب ہو گیا تو میں نے سنا وہ نوجوان اپنے رب کریم سے یوں مخاطب تھا۔

اے پروردگار عالم! تمام لوگ قربانی میں مصروف ہیں

تمام لوگ تیرے راستے میں جانور قربان کر رہے ہیں

اے میرے پروردگار! میرے پاس کوئی جانور نہیں جو تیرے راستے میں قربان کروں

اے میرے پروردگار! میرے پاس صرف میری جان ہے اور کچھ نہیں

اے میرے پروردگار! اپنے راستے میں میری جان کی قربانی قبول کر لو۔

اے میرے پروردگار! مجھے قربانی سے محروم نہ کرو اور مجھے شرمندہ و رسوا نہ کرو۔

یہ الفاظ کہے، کلمہ پڑھا، اور شہادت کی انگلی سے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور نیچے گر پڑا،

فرماتے ہیں میں جلدی سے دوڑ کر اس کے قریب پہنچا تو دیکھا

اس کی روح پرواز کر چکی تھی اور اس کی قربانی قبول ہو چکی تھی۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جان تم پر نثار کرتا ہوں  
 میں نہیں جانتا وفا کیا ہے  
 ہمارے پاس ہے کیا کہ فدا کریں تجھ پر  
 مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

### صوفی کا دن

صوفی کا دن بے قراری میں گزرتا ہے  
 صوفی کا دن رات کے انتظار میں گزرتا ہے  
 کیونکہ رات کو، وصل یار، ہوتا ہے  
 صوفی کا دن کالے نہیں کٹتا  
 اور صوفی کی رات لحوں میں گزر جاتی ہے  
 اور صوفی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے  
 وصل کی شب اور اتنی مختصر  
 دن گئے جاتے تھے، اس دن کیلئے

### صوفی کی رات

دین پور شریف کی خانقاہ میں ایک مست فقیر، شیر محمد رہتا تھا،  
 ساری رات جاگتا رہتا تھا اور کہتا رہتا تھا  
 اللہ ہو کے بڑے مزے جو چاہے چکھ لے  
 حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری فرمایا کرتے تھے

یہ فقیر شیر محمد کا کمال نہیں، یہ مہربان کی مہربانی ہے  
جو اسے جگائے رکھتا ہے اور سونے نہیں دیتا

عجب لطف رکھتا ہے شب خلوت میں دلبر سے  
سوال آہستہ آہستہ ، جواب آہستہ آہستہ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد  
رُوئے گل سیرندیدم و بہار آخر شد

شام ہوتے ہی چراغوں کو بجھا دیتا ہوں  
اک دل ہی کافی ہے تیری یاد میں جلنے کیلئے

شام ہونے کو ہے جلنے کو ہے شمع محفل  
سانس لینے کی بھی فرصت نہیں پروانے کو

شمع خاموش دل افسر وہ نگاہیں بے نور  
ہم نے دیکھی ہے قیامت شب تنہائی کی

شب انتظار کی کشمکش یہ نہ پوچھ کیسے سحر ہوئی  
کبھی اک چراغ جلا دیا کبھی اک چراغ بجھا دیا

نم ہیں پلکیں تری اے موج ہوا رات کے ساتھ  
کیا تجھے بھی یاد آتا ہے کوئی برسات کے ساتھ

## صوفی کی خوشی

ایک صوفی سالہا سال سے، جنگلوں، غاروں اور پہاڑوں میں اللہ کی عبادت میں مصروف تھا، کسی اللہ والے کو کشف میں اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ فلاں صوفی کو جا کر بتادو کہ اس کی عبادت غیر مقبول اور غیر منظور ہے!

جب اللہ والے نے پیغام پہنچایا تو صوفی اٹھ کر خوشی سے ناچنے لگا تو اللہ والے نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو صوفی نے جواب دیا، مقبول ہوں یا مردود اس سے مجھے کچھ غرض نہیں ہے، میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے محبوب کی نظر میں آ گیا ہوں، شمار اور قطار میں آ گیا ہوں

نئے دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم  
مگر نازم بہ آں ذوقے کہ پیش یاری رقصم  
بصد سامان رسوائی، سربازار می رقصم  
بگیرد مرکب خود، صورت پرکاری رقصم

وہ دشمنی سے دیکھتے ہیں، دیکھتے تو ہیں  
میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

## صوفی کا غم

ایک صوفی چالیس سال تک مسلسل حج کے لئے جاتا رہا  
لیکن ہر سال جب بھی حج کے لئے جاتا اور صد اگاتا  
لبیک اللہم لبیک تو غیب سے آواز آتی

لا لیک، تیرا آنا منظور نہیں، تیرا حج اور عمرہ منظور نہیں  
 اور صوفی غم میں ڈوب جاتا،  
 کسی نے کہا ہر سال آتے ہو اور ناکام واپس جاتے ہو  
 آنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے  
 صوفی نے جواب دیا، اس رب کے علاوہ کوئی رب ہو تو بتاؤ  
 اس در کے علاوہ کوئی در ہو تو بتاؤ  
 بس اللہ کو یہ ادا پسند آگئی، اور غیب سے صدا آگئی  
 تیرا آنا بھی منظور، تیرا حج اور عمرہ بھی منظور  
 اور تیری وجہ سے سب کی عبادت بھی مقبول و منظور

ادھر وہ در نہ کھولیں گے ادھر میں در نہ چھوڑوں گا  
 حکومت اپنی اپنی ہے کہیں اُن کی کہیں میری  
 ہمارا کام ہے یاد دلبر میں راتوں کو رونا  
 ہماری نیند ہے محو خیال یار ہو جانا  
 جب کبھی اُن کی توجہ میں کمی پائی گئی  
 از سر نو داستانِ عشق دہرائی گئی

## صوفی کی دعا

ایک صوفی اللہ سے یوں دعا مانگ رہا تھا، اے پروردگار! میرے گناہوں کو معاف  
 فرما اور مجھے جنت کا داخلہ نصیب فرما اور اگر میرے گناہوں کی شامت مجھے جہنم میں  
 پہنچا دے تو پھر میرے جسم کو اتنا پھیلا دے کہ ساری جہنم میرے وجود سے بھر جائے اور



باقی ساری مخلوق جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائے  
اللہ کو یہ ادا پسند آگئی اور بخشش کا فیصلہ فرمادیا۔

خنجر چلے کسی پر تڑپتے ہیں ہم امیر  
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

## صوفی کا پیار

شبلی دیوانہ جا رہا تھا، بچوں نے شرارت کی، پتھر مارے وجود سے خون نکلا، زمین پر  
پٹکا، ایک آدمی نے یہ منظر دیکھا تو بچوں کو ڈانٹ کر بھگا دیا  
اور خود مرہم پٹی کیلئے شبلی کے قریب ہوا تو عجیب منظر دیکھا کہ شبلی دیوانے کے وجود سے  
خون کا جو قطرہ نکل کر زمین پر پڑتا ہے وہ لفظ اللہ میں بدل جاتا ہے، اُس آدمی کی  
آنکھوں میں آنسو آگئے، اور اُس نے کہا شبلی ہم تجھے دیوانہ سمجھتے تھے  
آج پتہ چلا، تو اپنے رب کے پیار اور محبت میں دیوانہ ہے

شبلی، تیرے وجود کے ذروں اور خون کے قطروں میں بھی تیرے رب کا پیار سمایا ہے!  
دل کیا ہم روح میں اترے ہوتے  
تو نے چاہا ہی نہیں چاہنے والوں کی طرح

## صوفی کا دوست

ایک صوفی اپنے گھر میں آرام کر رہا تھا کہ اس کے گھر میں چور گھس آیا اور صوفی کی  
چادر چرا کر واپس جانے لگا لیکن اُسے دروازہ نظر نہ آیا، اُس نے مایوس ہو کر چادر کو  
نیچے رکھا تو اُسے دروازہ نظر آ گیا، اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور باہر جانے لگا تو  
دروازہ دوبارہ غائب ہو گیا ایسا تین مرتبہ ہوا، پھر اس چور کو غیب سے صدا سنائی دی،

ایک دوست سو رہا ہے تو کیا ہوا، دوسرا دوست تو جاگ رہا ہے  
 آج شب وصل ہے بجا دو ان چراغوں کو  
 خوشی کی بزم میں کیا کام ہے جلنے والوں کا

### صوفی کا کعبہ

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں میں پہلی مرتبہ حج کیلئے گیا تو صرف خانہ کعبہ کو  
 دیکھا، دوسری مرتبہ حج کیلئے گیا تو خانہ کعبہ اور صاحب خانہ کعبہ دونوں کو دیکھا اور  
 تیسری مرتبہ حج کیلئے گیا تو صرف صاحب خانہ کعبہ کو دیکھا یعنی صرف اور صرف اللہ کی  
 تجلیات کا دیدار نصیب ہوا

پھرتا ہوں دل میں یار کو مہماں کئے ہوئے  
 سارے جہاں کو کوچہٴ جاناں کئے ہوئے  
 دھوم ہے پھر بہار کے آنے کی  
 کچھ کرو فکر اس دیوانے کی

### صوفی کی تاثیر

دین پور شریف کی خانقاہ میں، حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوریؒ کے دور میں  
 ایک کُتار ہتا تھا جو رمضان کے احترام میں صرف سحری و افطاری کے وقت ہی کھاتا پیتا  
 تھا باقی اوقات میں خاموش بیٹھا رہتا کھانے پینے کے قریب بھی نہ جاتا۔  
 حضرت خلیفہ صاحب اسے فقیر کہتے تھے اور سحری و افطاری کے وقت اس کے لنگر اور  
 کھانے کا خصوصی بندوبست کیا کرتے تھے  
 اور دیکھنے والوں نے دیکھا اور کہنے والوں نے کہا

اس کتے کے عادات و اطوار اصحاب کہف کے کتے سے ملتے جلتے تھے شاید اس کا تعلق بھی اصحاب کہف کے کتے کی نسل سے ہو جس کا تذکرہ قرآن میں بھی موجود ہے

سگ اصحاب کہف روزے چند  
پئے نیکاں گرفت و آدم شد

## صوفی کی عمر

کسی نے ایک صوفی سے پوچھا، آپ کا کیا حال ہے

اس نے جواب دیا، اُس کا کیا حال پوچھتے ہو

جس کی عمر گھٹتی جا رہی ہو اور اُس کے گناہ بڑھتے جا رہے ہوں

ہو رہی ہے عمر مثل برف کم

چپکے چپکے، رفتہ رفتہ، دم بدم

## صوفی کا خاندان

پیر فضل علی قریشی مسکین پوری ارشاد فرماتے ہیں کہ خواجہ نور محمد مہارویؒ کی اولاد میں سے

ایک شخص میرے پاس آیا تو میں نے حالتِ وجدانی میں دیکھا کہ خواجہ نور محمد مہارویؒ

اپنی قبر میں سے سر اٹھا کر دیکھ رہے ہیں کہ میری اولاد کا احترام کرتا ہے یا نہیں،

فرماتے ہیں میں نے خواجہ صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے اور کہا،

میں آپ کا بھی غلام اور آپ کے خاندان کا بھی غلام

پھونک کر اپنے آشیانے کو

بخش دی روشنی زمانے کو

## صوفی کی صدا

حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب دین پوری رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی جماعت اور خلفاء کے ساتھ کسی بستی اور علاقے میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے، حق اللہ اور حق ہو، کی صدا لگاتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا بیٹا دیکھتے نہیں ہو یہ ریزھی والے اور پھیری والے، جس کے پاس جو مال ہوتا ہے وہ اپنے مال کی صدا لگاتا ہے!

ہم بھی اپنے مال کی صدا لگا رہے ہیں

ہمارے پاس مال ہے، اللہ اور اس کے رسول اللہ کا

ہمارے پاس مال ہے، قرآن اور حدیث کا

ہمارے پاس مال ہے، دل کو مانجھ کر آئینہ کی مانند روشن اور منور کرنے کا،

تا کہ اس میں، تصویر یار، نظر آنے لگے

اس لئے ہم بھی اپنے مال کی صدا لگا رہے ہیں

شاید کوئی دل کی دنیا بدلنے کا طلبگار آجائے

شاید کوئی حق کا پرستار آجائے

شاید کوئی روحانیت کا پیروکار آجائے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

فقیرانہ آئے صدا دے چلے

میاں خوش رہو ہم دعا دے چلے

## صوفی کی گفتگو

ایک اللہ والے کی خدمت میں ایک بوڑھا شخص توبہ کے ارادہ سے آیا، تو اللہ والے نے کہا، تو نے دیر کر دی بوڑھے آدمی نے کہا، میں نے دیر نہیں کی کیونکہ میں مرنے سے پہلے آ گیا، اور توبہ کا دروازہ موت تک کھلا ہے

اللہ والے نے کہا، مرحبا، تیرا آنا بھی خوب اور تیرا بولنا بھی خوب

گزری سیاہ کاری میں تمام عمر یا رب

آدمی شباب میں کئی آدمی خضاب میں

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے

رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے

مہنگی ہوئی شراب تو کیفی نے چھوڑ دی

کافر کو مفلسی نے مسلمان بنا دیا

کتاب زیت کا ایک اور باب ختم ہوا

شباب ختم ہوا، اک عذاب ختم ہوا

## صوفی کا ذوق

میرے نانا جان حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواسی کا ذوق تھا گلی گلی،

مگر نگر ایک ہی صدا لگاتے پھرتے تھے، سب کہو سبحان اللہ

ماقصہ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم

از ما بجز حکایت مہر و وفا مہرئیں

## صوفی کی چاہت

میرے والد ماجد شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی کی چاہت تھی کہ ہر زبان پر ہر وقت اللہ کا نام رہے اس لئے فرمایا کرتے تھے لوگو، تمہارے حلوے اور مٹھائی میں اتنا لطف اور مزہ نہیں جتنا میرے اللہ کے نام میں لطف اور مزہ ہے

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور  
چراغِ راہ ہے منزل نہیں

## صوفی کا کشف

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے چالیس سال فقر و فاقہ میں گزار دیئے لیکن حرام لقمہ کے قریب نہیں گئے۔ اللہ رب العزت نے یہ صلہ عطا فرمایا کہ پھر رزق خود بتاتا تھا کہ میں ”حلال ہوں یا حرام“ اور حضرت لاہوری فرمایا کرتے تھے مجھے قبرستان لے چلو میں تمہیں بتاؤں گا کون سی قبر، جنت کا باغ ہے اور کونسی قبر، جہنم کا گڑھا ہے۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغِ اپنا جلا رہا ہے  
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

## صوفی کی توجہ

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی اپنی آپ بیتی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے استاد اور میرے شیخ حضرت مولانا محمد امیر دامانی گرفتار ہوئے اور میرے ذمہ اپنے گھر کی خبر گیری لگائی لیکن میں تعمیل ارشاد نہ کر سکا اور واپس اپنے گھر چلا آیا لیکن گھر آتے ہی اضطراب شروع ہو گیا کئی بار خودکشی کا ارادہ کیا لیکن اللہ کے فضل و کرم

سے اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہ پہناسکا اضطراب کے خاتمے کے لئے پیر فضل علی قریشی، مولانا محمد عمر جان چشموی، مولانا حسین علی واں پھراں و دیگر اکابر کے پاس تشریف لے گئے ان حضرات نے توجہ کی اور خلافت سے بھی نوازا لیکن اضطراب ختم نہ ہوا دوبارہ مولانا امیر محمد دامائی کی خدمت میں حاضری دی آپ نے شفقت فرمائی آٹھ سلاسل میں اجازت بھی عطا فرمائی لیکن اضطراب تھا کہ ختم ہونے میں نہ آتا تھا اور اضطراب کا یہ سلسلہ ایک طویل مدت تک پھیل گیا بالآخر اللہ کا فضل و کرم متوجہ ہوا اور پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی، فرماتے ہیں میں مقام ابراہیم کے قریب بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص جس کے بارے میں میرا یہ گمان تک نہ تھا کہ ایسا باکمال ہے اُس نے تصوف کی تقریر فرمائی پہلے قالی پھر حالی جس سے میرا سارا اضطراب ختم ہو گیا اور میری زندگی میں سکون پیدا ہو گیا لیکن اُس بزرگ نے وعدہ لیا تھا کہ میرا نام و پتہ کسی کو نہیں بتانا، اس لئے ان کا نام نہیں بتا سکتا۔ احقر (حماد اللہ درخواستی) عرض کرتا ہے یہ واقعہ پڑھ کے میرے دل میں خیال آیا کہ جس بزرگ سے حضرت بہلوی کو اتنا بڑا نفع اور فائدہ ہوا کہ آپ کا اضطراب ختم ہوا اور آپ کو قلبی سکون حاصل ہوا آپ ان کا نام وضاحت کے ساتھ تو نہیں لے سکتے کیونکہ اس بزرگ نے منع کر دیا تھا لیکن کہیں نہ کہیں اس کی طرف اشارہ ضرور کیا ہوگا لیکن اُس اشارہ کا سمجھنا بھی تو اللہ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہ ہوگا اور جانے یہ کس کے نصیب میں ہوگا اور کیا خبر کہ یہ راز ہمیشہ راز رہے گا یا پردہ اٹھ پائے گا۔ یہ آپ بیتی میں نے تین مرتبہ تین مختلف مواقع پر پڑھی جب تیسری مرتبہ یہ واقعہ پڑھا تو اچانک ایک جگہ پر پڑھتے پڑھتے یکدم دل و دماغ میں روشنی کا جھماکہ ہوا اور یوں لگا کہ اللہ نے یہ راز مجھ پر ظاہر کر دیا ہے۔ آپ بھی سنیں۔ جہاں حضرت بہلوی نے بزرگ کا نام نہ لینے کی وجہ

بتائی ہے کہ انہوں نے نام بتانے سے منع کر دیا تھا اُس کے دوسرے صفحہ پر یوں تحریر فرماتے ہیں

”دوسفر حج کے مزید کئے ان میں بہت سے بزرگوں سے ملا سب نے مجھ پر احسان کیا اور بندہ حسب استطاعت ہر ایک سے فیض لیتا رہا الحمد للہ حمداً کثیراً، پہلا سفر حج جس میں بزرگ ملے تھے اس میں حضرت مولانا عبید اللہ سندھی قدس سرہ سے بہت کچھ علمی و روحی فیض حاصل کیا“

اس تحریر کا انداز بتا رہا ہے اور پہلے جو یہ جملے کہے تھے، اتنے میں ایک شخص جس پر میرا یہ گمان تک نہ تھا کہ ایسا با کمال ہے، دونوں چیزیں بتا رہی ہیں کہ وہ بزرگ جن کی وجہ سے حضرت بہلویؒ کا اضطراب ختم ہوا حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ ہیں کیونکہ حضرت سندھیؒ باوجود اس کے کہ آپ عظیم الشان محدث، مفسر، متکلم، مؤرخ، مُدبر اور شاہ ولی اللہ کے علوم کے امین تھے اور وقت کے قطب اور ابدال تھے لیکن آپ کی شہرت، ایک سیاستدان، ایک فلسفی، ایک انقلابی اور تحریک ریشمی رومال کے قائد کی حیثیت سے زیادہ تھی اس لئے حضرت بہلویؒ کیا کسی کے لئے بھی حضرت سندھیؒ کا یہ روحانی مقام کسی عجب سے کم نہیں تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

لہریں سمندر سے اٹھتی ہیں کناروں سے نہیں  
منزلیں ہمت سے ملتی ہیں سہاروں سے نہیں

## صوفی کا خواب

حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک مرتبہ حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، موقع غنیمت جانا



اور سوال کیا مجھے ایسا راستہ بتادیں جو آپ تک پہنچنے کے لئے سب سے نزدیک ہو،

جواب ملا، دَعُ نَفْسَكَ وَتَعَالَى اپنے آپ کو چھوڑ دو اور چلے آؤ

ہر لمحہ تجھے چاہا ہر دم تیری یاد آئی  
کیا شام کا سناٹا کیا رات کی تنہائی

### صوفی کے آنسو

ایک اللہ والے نے خواب میں ایک خور کو دیکھا جو مسکرا رہی تھی

اللہ والا خور کے حسن و جمال کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا

جب خور کے سراپا پر نظر ڈالی تو یوں محسوس ہوا

کمر دھوکا، دھن عقدہ، غزال آنکھیں، پری چہرہ

شکم ہیرا، بدن خوشبو، جبین دریا، زباں عیسیٰ

اور جب اس کے باحیا مسکراتے چہرے کو دیکھا تو بے اختیار پکارا اٹھا

جو اس کے چہرے پہ رنگِ حیا ٹھہر جائے

تو سانس، وقت، سمندر، ہوا ٹھہر جائے

وہ مسکرائے تو ہنس پڑیں سارے موسم

وہ گنگنائے تو بادِ صبا ٹھہر جائے

اب اللہ والے نے اپنے دل کو سنبھالا اور پوچھا یہ حسن و جمال کہاں سے آیا اور کیسے ملا

تو حور نے جواب دیا، ایک رات تم نے یا خداوندی اور محبتِ الہی میں چند آنسو بہا دیئے تھے

بس انہی آنسوؤں سے میرا چہرہ دھو دیا گیا، تب سے ایسے نظر آتی ہوں

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے  
 قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے  
 واقف ہو اگر لذت بیداریِ شب سے  
 اُونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پراسرار

### صوفی کا خاتمہ

حضرت عطاء بن یسارؓ ارشاد فرماتے ہیں ایک صوفی کے انتقال کا وقت قریب آیا تو شیطان اُس کے پاس آیا اور بولا، آخر تو مجھ سے بچ ہی گیا، تو صوفی نے کہا، ابھی کہاں، جب تک میرا خاتمہ ایمان پر نہ ہو جائے مجھے تم سے اطمینان نہیں ہو سکتا!  
 شیطان کو سوچتی ہے ہر دم نئی نئی  
 گوہے سیاہ کار پر روشن دماغ ہے  
 اللہ رب العزت ہمیں بھی صوفیاء کے اوصاف نصیب فرمائیں اور صوفیاء کی صف میں  
 شامل فرمائیں۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حضرت عمر بن خطابؓ  
 حضرت علقمہ بن وقاص لیسنی  
 شیخ محمد بن ابراہیم حمیقی  
 شیخ سحلی بن سعید انصاری  
 شیخ سفیان بن عیینہ کئی  
 شیخ ابوبکر عبد اللہ بن زبیر الحمیدی  
 [امیر المؤمنین فی الحدیث شیخ ابو عبد اللہ  
 محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری انصاری]  
 شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف القریبی  
 شیخ ابو محمد عبد اللہ بن احمد سرخسی  
 شیخ ابوالحسن عبدالرحمن بن مظفر الدودی  
 شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب البہروزی  
 شیخ سراج حسین بن مبارک زبیدی  
 شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب الحجازی  
 شیخ ابراہیم بن احمد التوتوی  
 شیخ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی  
 شیخ احمد زکریا بن محمد ابو یمنی انصاری  
 شیخ شمس الدین محمد بن احمد الرئی  
 شیخ احمد بن عبدالقدوس ابوالموہب البخاری  
 شیخ احمد قفاشی  
 شیخ ابراہیم کردی مدنی  
 شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی

ہمارے سلسلہ سند کے تین حصہ ہیں

**حصہ اول**

ہم سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہؒ تک ہے

**حصہ دوم**

حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لے کر

اصحاب صحاح ستہ تک ہے

جس کو شاہ عبدالعزیزؒ نے اپنے رسالہ

عجالہ نافعہ میں ذکر کیا ہے۔

ہم نے صرف شاہ ولی اللہؒ کی بخاری

کی سند ذکر کر دی ہے۔

**حصہ سوم**

ائمہ صحاح ستہ سے لیکر حضور ﷺ تک ہے

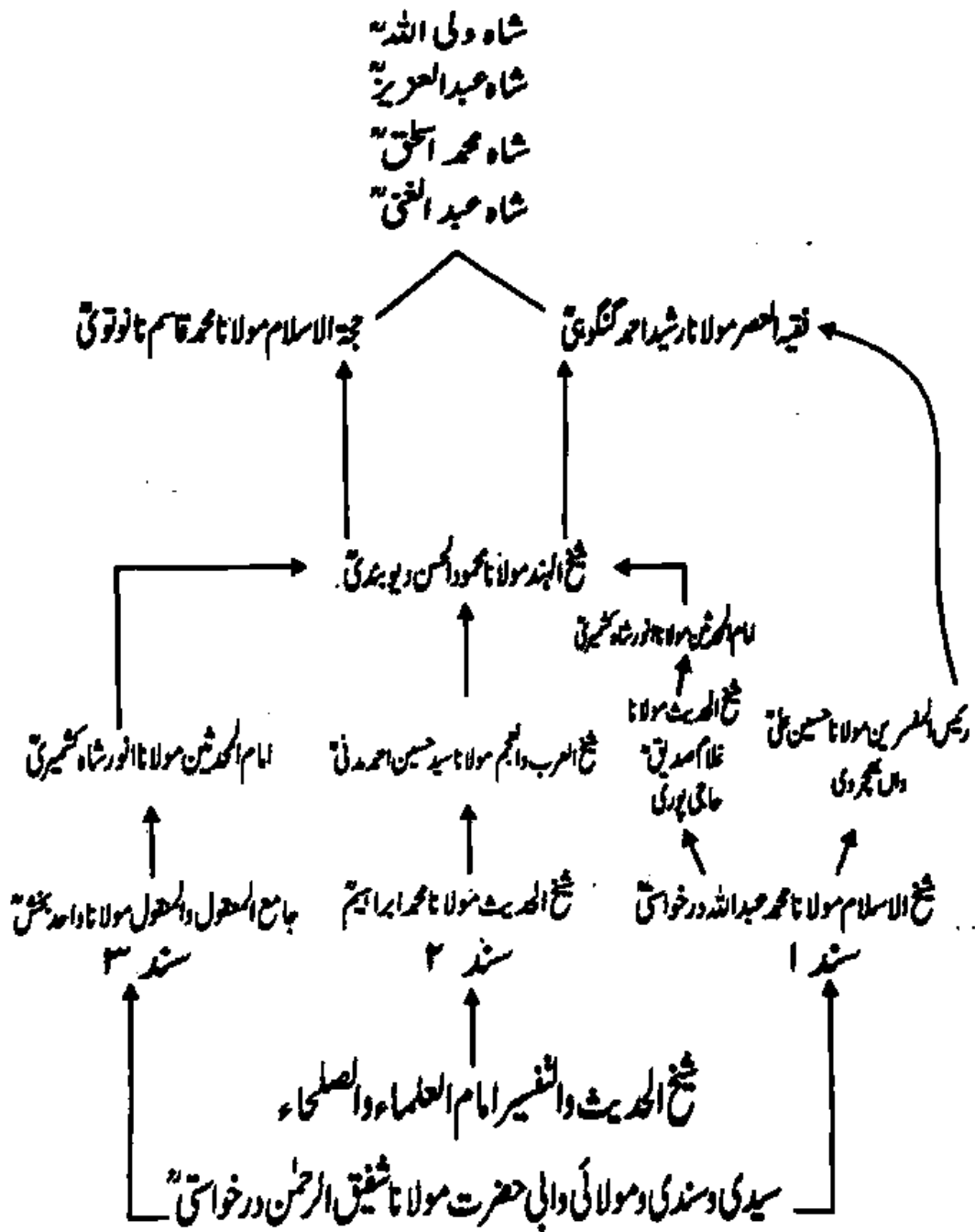
یہ حصہ ان کتابوں میں لکھا ہوا ہے

ہر روایت کے ساتھ پوری سند ذکر

کر دیتے ہیں ہم نے بطور نمونہ صرف

حدیث نیت کی سند بیان کر دی ہے

تاکہ سلسلہ سند حضور ﷺ تک پہنچے



انقر الی اللہ  
 حماد اللہ در خواستی

علمی شجرہ یعنی تفسیر و حدیث کی سند



# مکتبہ شیخ درخوآستی

حافظ الحدیث والقرآن  
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخوآستی  
رحمۃ اللہ علیہ

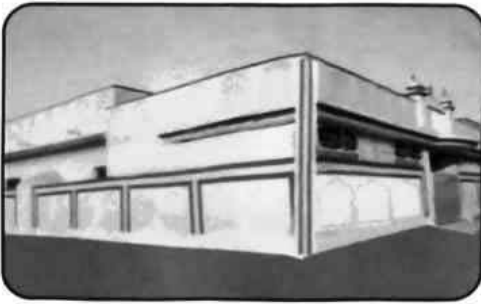
شیخ الحدیث والمفسرین  
حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب درخوآستی  
رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث والتفسیر  
حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخوآستی  
مدظلہ

کی ۱۵۰ سالہ دینی-تعلیمی-تدریسی-تبلیغی-فقہی-تصنیفی-سیاسی-اصلاحی-اخلاقی  
اور اشاعت قرآن و حدیث پر مشتمل خدمات کو منظر عام پر لانے کا اہم

مکتبہ شیخ درخوآستی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور پست ہاؤس 5  
منجانب

Web: www.shaikhedarkhwasti.org Mob: 0300-0939448



مرکزی جامعہ، جامع مسجد، خانقاہ شیخ درخواستی، مکتبہ شیخ درخواستی کے  
چند حسین اور دلنشین مناظر



ShaikheDarkhwasti



ShaikheDarkhwasti.org

# مَرکزی جَامِعہ عَبدِالْمَدِیْنِیْنِ مَسْعُودِیْنِ

گرین ٹاؤن خان پور



مہتمم

+92 3000 93 94 48

حضرت مولانا حماد اللہ درخوآتی

نائب مہتمم

+92 333 7497323

+92 300 4484323

مولانا محمد نعمان درخوآتی

ناظم تعلیمات

+92 304 7476096

مولانا محمد سرفیاض درخوآتی

ناظم اعلیٰ

+92 303 9496690

مولانا محمد مسلمان درخوآتی

مخط و کتابت کیلئے مولانا حماد اللہ درخوآتی، مرکزی جامعہ گرین ٹاؤن خان پور پوسٹ بکس نمبر 5

اکاؤنٹ بنام: حماد اللہ درخوآتی اکاؤنٹ نمبر: 0102141314

میزان بینک خان پور براچ کوڈ: 4601

تعاون کے لئے



# مطبوعات مکتبہ شیخ درخوآستی

## بے مثال، لازوال اور شاہکار تصنیفات



شیخ الحدیث و الشفیر خطیب اسلام  
 شیخ الحدیث و المفسرین امام العلماء و الصالحین شیخ الحدیث و الشفیر  
 شیخ طریقت حضرت مولانا شفیق الرحمن درخوآستی نورانیہ حضرت مولانا  
 امین و ناشر حماد اللہ درخوآستی مدظلہ علوم درخوآستی  
 مدیر - مرکزی جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور بانی - جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور

مضامین القرآن  
 للدرخوآستی

مقدمۃ البخاری  
 للدرخوآستی

مقدمۃ الحدیث  
 للدرخوآستی

مقدمۃ القرآن  
 للدرخوآستی

خطبات درخوآستی  
 جلد چہارم - جلد پنجم  
 (متفرق اسلامی خطبات)

خطبات درخوآستی  
 جلد دوم  
 (صحابہ و اہل بیت)

خطبات درخوآستی  
 جلد دوم  
 (سیرت النبی ﷺ)

خطبات درخوآستی  
 جلد اول  
 (توحید خداوندی)

دروس درخوآستی  
 مجالس درخوآستی

حیات درخوآستی  
 عجائبات درخوآستی

فیضان درخوآستی  
 معمولات درخوآستی

فیوضات درخوآستی  
 مجربات درخوآستی

جنت کے مناظر

موت و حیات

تصوف و صوفیا

ذکر اللہ و اہل اللہ

منازل

قربانی  
 فضائل و مسائل

ماہ رمضان المبارک  
 فضائل و مسائل

چہل حدیث

میرا پیغمبر ﷺ  
 (چارٹ) (ظہر)

زکوٰۃ کے  
 فضائل و مسائل

حج کے  
 فضائل و مسائل

میرا نبی ﷺ  
 (چارٹ) (نثر)

شیخ درخوآستی کی دینی و سیاسی خدمات، حیات، خطبات، معمولات، عملیات جاننے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ اور سوشل میڈیا پیجز لائیک کریں